انڈکس تواریخ ضلع ڈیرہ اسمعیل خان

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	خلاصہ مضمون	[illegible]
۱۷	[illegible]	۷	۰	-	سلسلہ انساب اقوام و نام ملکان و خانان معہ تعداد و قوم تعلقہ کی ہر ایک قوم	۳۷۱ ۳۸۱
۱۸	[illegible]	۸	۰	۰	ذکر انتظام سرحد	۳۷۶ ۳۷۷
۱۹	〃	۹	۰	۰	ذکر سختی و نرمی سرحد ملحقہ غربی سرحد ضلع ہذا بمقابلہ دیگر سرحدات	۳۷۷
۲۰	〃	۱۰	۰	۰	زمینداری درہ جات کوہستان و خرچ عمل دار	۳۸۱ ۳۷۸
۲۱	〃	۱۱	۰	۰	ذکر شکل و شباہت ساکنین علاقہ غیر	۳۸۲
۲۲	〃	۱۲	۰	۰	ذکر خورش و خوراک	۳۸۲
۲۳	〃	۱۳	۰	۰	ذکر پوشش و طرز پوشش مردانہ	۳۸۳ و۳۸۲
۲۴	〃	۱۴	۰	۰	ذکر پوشش زنانہ	۳۸۴ و۳۸۳
۲۵	〃	۱۵	۰	۰	ذکر زیورات زنانہ و مردانہ	۳۸۴
۲۶	〃	۱۶	-	-	ذکر محنت	۳۸۴
۲۷	〃	۱۷	۰	۰	شوق علم	۳۸۵ ۳۸۴
۲۸	〃	۱۸	۰	۰	ذکر پیری مذہب	۳۸۵
۲۹	〃	۱۹	۰	۰	تاریخ و تولد طفل و ختنہ وغیرہ کی رسومات	۳۸۸
۳۰	〃	۲۰	۰	-	ذکر عہدہ خالی معہ حقوق	۳۸۶ و۳۸۵
۳۱	〃	۲۱	۰	-	عہدہ ملکی معہ استحقاق	۳۸۶
۳۲	〃	۲۲	-	۰	درباب اختیارات ملکان و خانان	۳۸۶
۳۳	〃	۲۳	۰	۰	انتظام شورہ یعنی لشکر کشی	۳۸۷ و۳۸۶
۳۴	〃	۲۴	۰	۰	ذکر سارقان	۳۸۷
۳۵	〃	۲۵	۰	۰	درباب مقدمات قتل	۳۸۸ و۳۸۷
۳۶	〃	۲۶	۰	-	درباب تصفیہ مقدمات زنا	۳۸۹ و۳۸۸
۳۷	〃	۲۷	۰	۰	زنا بالجبر	۳۸۹

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	خلاصہ مضمون	[illegible]
۳۸	[illegible]	۲۸	۰	۰	ڈاکہ زنی	۳۸۹
۳۹	[illegible]	۲۹	۰	-	تصفیہ امر مشتبہ	۳۸۹ ۹۰
۴۰	۰	۳۰	۰	۰	ذکر بیگا یعنی عورت کو	۳۹۰
۴۱	۰	۳۱	۰	۰	تصفیہ مقدمات چوری	۳۹۱ ۳۹۰
۴۲	۰	۳۲	۰	۰	ذکر معاہدہ نیب	۳۹۱
۴۳	۰	۳۳	۰	۰	ذکر راز داری باہمی	۳۹۱ ۳۹۲
۴۴	۰	۳۴	۰	۰	ذکر صلح و حدی باہمی	۳۹۲
۴۵	۰	۳۵	۰	۰	ذکر بدرقہ برائے سفر علاقہ غیر	۳۹۲
۴۶	〃	〃	۰	۰	نقشہ غیر علاقہ	۳۹۳ ۳۹۴

یادداشت

صفحہ نمبر ۲۹۶ کے آگے جو نقشہ لگایا ہوا ہے وہ صفحہ نمبر ۳۰۸ کے آگے چاہیے

تمام شد

باب اول جغرافیہ

دفعہ اول ذکر حدود اربعہ - دریای سندہ کی مشرقی ملک تھل اور مغربی داماں کا ایک ایک حصہ ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کی شامل ہوا ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کہلاتا ہی - حدود اربعہ ضلع یہہ ہی -

مشرق	مغرب	جنوب	شمال
ضلع جھنگ و شاہپور	علاقہ غیر جس میں سب آزاد قومیں رہتی ہیں و تحصیل سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازیخان -	ضلع مظفرگڈہ و ضلع ڈیرہ غازی خان	ضلع بنون

سنہ ۱۸۴۹ء میں جب ملک پنجاب تسلط سکہان میں سی بقبضہ سرکار انگریزیہ ہوا - تو ضلع بندی کا انتظام اس طریق پر کیا گیا تہا کہ دریای سندہ حدود ضلع مقرر کر کی مشرقی طرف ملک کا ایک ضلع بنام ہنا دضلع لیہ مقرر کیا گیا اور مغربی طرف کی ملک کا تعلق بہ ضلع بنون رکہا گیا تہا - لیکن پہر جنوری سنہ ۱۸۶۱ء میں لیہ سی صدر اسٹیشن اوٹہایا گیا اور پرگنہ سناوان ضلع مظفرگڈہ میں و پرگنہ میانوالی ضلع بنون و کچہہ دیہات متعلقہ خوشاب ضلع شاہپور میں شامل کئی گئی - اور بجای لیہ کی صدر اسٹیشن ڈیرہ اسمعیلخان بنایا گیا -

دفعہ دوم ذکر تحصیلہای ضلع - فی الحال یہہ ضلع پانچ حصوں یعنی پرگنوں ذیل میں منقسم ہی -

ڈیرہ اسمعیلخان	ٹانک	کلاچی	لیہ	بہکر

حدود و شکل ہر ایک کا نقشہ مشمولہ سی معلوم ہو سکتی ہے - کل دیہات و رقبہ و جمع و مردم شماری ضلع ہذا پرگنہ وار حسب ذیل

ہی -

تھل عموم دیسی لغت میں ایسی زمین کو کہتی ہیں جسمیں ریگ زیادہ اور مٹی کم ہو۔ تھل وداماں سی جو رقبہ وقتاً فوقتاً
دریائی برد ہو کر برآمد ہوتا ہی۔ وہ ہر دو قسم سی نام علیحدہ حاصل کرتا رہا ہی۔ اس رقبہ کو جہک کہتی ہیں جہک بندی گی
نچلی زمین کو بولتی ہیں۔ اندر داماں وتھل وجہک کی قدرتی اختلاف سی کئی قسمیں ہیں۔ جنکا ذکر جگہ وار میں آئیگا۔

دفعہ پنجم ذکر آب وہوا ضلع ۔ علی العموم آب وہوا اس ضلع کی سرد وخشک ہی۔ اور گرمی شدت سی پڑتی
ہی درجہ حرارت سایہ میں بموجب پیمانہ تھرمامیٹر کی۔ مئی۔ جولائی۔ ڈسمبر میں حسب ذیل اکثر ہوتا ہی

مئی			جولائی			ڈسمبر		
اعلی	ادنی	متوسط	اعلی	ادنی	متوسط	اعلی	ادنی	متوسط
۰	۰	۱۱۴٫۰	۰		۰	۸۰٫۰	۲۵٫۰	۵۲٫۴۴

یہ گرمی کل حصص ضلع میں مساوی نہیں داماں میں گرمی شدت سی پڑتی ہی۔ بہ اعتدال [illegible] چند و نشیب میں اس سی کم۔ تھل کلاں میں
سب سی زیادہ۔

اول داماں۔ ملک داماں میں چاہات نہیں۔ جہاں کہیں لگائی کم ہی گئی ہیں۔ پانی اونکا تلخ پینی کی قابل نہیں الا
قدرت نی اونکا گذارہ آبنوشی اس طرح پر بنا رکھا ہی کہ پہاڑی خشک نالوں سی بوقت بارش پانی آتا ہی۔ اوسکو چندی جمع
رکھکر گذارہ کرتی ہیں۔ اور جب وہ پانی ختم ہو جاتا ہی۔ بشکم نالہ جات رودکوہی میں چھوٹی سوراخ لگاتی ہیں انمیں سی
تھوڑا تھوڑا پانی نکلتا ہی۔ اوس سی آبنوشی کا گذارہ کرتی ہیں۔ آب وہوا داماں کی ایک صورت کی ہی۔ اور بیماری کی
شکایت بہت کمتر۔ باشندگان اس ملک کی قوی بدن اور محنتی ہوتی ہیں الا داماں میں بسبب آبنوشی پانی بارشی کی
جسکو مویشی خراب کر دیتی ہیں اکثر مرض نارو کی نکلتی ہی

دوم جہک۔ بباعث کنارہ دریا آب وہوا اس علاقہ کی سرد تر ہی۔ آبنوشی لوگ چاہات و دریا کی پانی سی
کرتی ہیں۔ امراض بلغم وتپ کی بیماری خصوص موسم برسات میں زیادہ ہوتی ہی۔ اور سبب اوسکا یہہ ہی کہ موسم برسات
میں زیادہ پانی جمع رہنی کی سبب انجرہ زمینات بہت اوٹھتی ہیں اور وہ خاص سبب بیماری کا ہی۔

اتھل عموماً ویسی لغت میں ایسی زمین کو کہتی ہیں جسمیں ریگ زیادہ اور مٹی کم ہو - تھل و دامان سی جو رقبہ وقتاً فوقتاً
دریای برد ہوکر برآمد ہوتا ہی - وہ ہر دو قسم سی نام علیحدہ حاصل کرتا ہی - اس رقبہ کو جھک کہتی ہیں جھک ہندی میں
نیچلی زمین کو بولتی ہیں - اندر دامان و تھل و جھک کی قدرتی اختلاف سی کئی قسمیں ہیں - جنکا ذکر علیحدہ اوپر آئیگا -

دفعہ پنجم ذکر آب و ہوا ضلع - علی العموم آب و ہوا اس ضلع کی سرد خشک ہی - اور گرمی شدت سی پڑتی
ہی درجہ حرارت سایہ میں بموجب پیمانہ تھرمامیٹر کی - مئی - جولائی - دسمبر میں حسب ذیل اکثر ہوتا ہی

مئی			جولائی			دسمبر		
اعلی	ادنی	متوسط	اعلی	ادنی	متوسط	اعلی	ادنی	متوسط
.	.	۱۱۲٫۰	.	.		۸۰٫۰	۲۵٫۰	۵۲٫۴۲

یہ گرمی کل حصص ضلع میں مساوی نہیں دامانمیں گرمی شدت سے پڑتی ہی - [illegible] چند دو نشیب میں اس سی کم - اتھل کلان میں
سب سی زیادہ -

اول دامان - ملک دامان میں چاہات نہیں - جہان کہیں لگائی بھی گئی ہیں - پانی اونکا تلخ پینی کی قابل نہیں الا
قدرت نی اونکا گذارہ آبنوشی السطلاح پر بنا رکھا ہی کہ پہاڑی خشک نالون سی بوقت بارش پانی آتا ہی - اوسکو چندی جمع
رکھکر گذارہ کرتی ہیں - اور جب وہ پانی ختم ہوجاتا ہی - سنگم نالہ جات رودکوہی میں چھوٹی سوراخ لگاتی ہیں انمین سی
تھوڑا تھوڑا پانی نکلتا ہی - اوس سی آبنوشی کا گذارہ کرتی ہیں - آب و ہوا دامان کی ایک صورت کی ہی - اور بیماری کی
شکایت بہت کمتر - باشندگان اس ملک کی قوی بدن اور محنتی ہوتی ہیں الا دامان میں بسبب آبنوشی پانی بارشی کی
جسکو مویشی خراب کردیتی ہیں اکثر مرض ناروا کی نکلتی ہی

دوم جھک - بباعث کنارہ دریا آب و ہوا اس علاقہ کی سرد تر ہی - آبنوشی لوگ چاہات و دریا کی پانی سی
کرتی ہیں - امراض بلغم و تپ کی بیماری خصوص بموسم برسات میں زیادہ ہوتی ہی - اور سبب اوسکا یہہ ہی کہ موسم برسات
میں زیادہ پانی جمع رہنی کی سبب انجرہ زمینات بہت اوٹھتی ہیں اور وہ خاص سبب بیماری کا ہی -

دفعہ ہفتم ذکر بارش باران - اس ضلع میں بموسم برسات بارش کم ہوتی ہے - بلکہ اگرچہ ان مہینوں میں ضرور ایک دو
بارشیں ہو جاتی ہیں - کسی سال بالکل نہیں ہوتی - دار فصل کا اس جگہ کی بارش پر نہیں ہے - دامان کی لوگ بیشک ان مہینوں میں بوقت بارش
کوہستان غربی سے پانی آتا ہے - اسے مار کر اپنی کھیتوں میں پانی بھر لیتی ہیں - باقی حصہ ضلع کی آبادی زیادہ تر چاہات پر ہے لہذا ان کو
بارش کی چندان احتیاج نہیں ہوتی -

دفعہ ہشتم دریای سندھ کی گذرات اور اونکی آمدنی و حال طغیانی ہای - موضع تی خیل واقعہ تحصیل
ڈیرہ میں دریای سندھ ضلع ہذا میں داخل ہوتا ہے - اور [illegible] میل تک حدود ضلع میں گذرتا ہوا موضع شریف آرائیں واقعہ
تحصیل الیہ سے گذر کر داخل ضلع ڈیرہ غازیخان ہو جاتا ہے - سوای اسکی اور کوئی دریا حدود ضلع میں نہیں گذرتا - الا
پہاڑ جو جانب غربی حد ضلع سے بہت سی خشک و تر نالہ نکل کر علاقہ دامان میں گذرتی ہوئی شامل اس دریای کی ہو جاتی ہیں
اور چند نالہ دریای سے نکلتی ہیں - ان نالوں کا ذکر جدا جدا باب ختم حالات دریای کی آئیگا - اس دریای پر اندر حدود ضلع
کی [illegible] گذر بطور دریای مقرر ہیں - جنکی نام و فاصلہ اوپر بحساب [illegible] حسب ذیل ہے -

ڈیرہ فتح خان - [illegible] - کھیری - مرل - فتح محمد [illegible] - کاہجن - دال - جامع بیشمول دال
[illegible] اسماعیل [illegible] جار [illegible] اسماعیل

بلوٹ [illegible] - [illegible]

دفعہ نہم ذکر طغیانی ہای کلان - بموسم گرما دریای کا اس ضلع میں بڑا زور و شور ہوتا ہے - شروع ماہ بیساکھ
جب سے برف گلنی ڈھلنی شروع ہوتی ہے - تو دریای کا پانی روز بروز طغیانی پر آتا جاتا ہے - حتی کہ ساون بھادوں میں
پانی برفانی و بارشی پہاڑی جا بجا ملکر دہانہ تھل سے دامان تک دس میل پانی ہی پانی ہو جاتا ہے - اور تمام زمینات جو کہ
کو جو کنارہ ڈاہہ تک کی ہیں - غرقاب کر دیتا ہے - جہاں کی لوگ پانی آنی سے پہلی جلد جلد غلہ اوٹھانی کا انتظام شروع کر دیتی ہیں
اور خود بروقت پھیلنی دریای کی مال مویشی و عیال و اطفال اسباب لیکر تھل میں چلی جاتی ہیں - صرف ایک ایک آدمی گھر پر
و بھوسہ کی حفاظت کی واسطی رہ جاتا ہے - جو مچان بنا کر اس پر بیٹھا نگرانی رکھتا ہے - غلہ و بھوسہ بڑی اونچی مکان پر [illegible]

بناکر رکہا جاتا ہی- تاکہ اوسکو پانی کا صدمہ نہ پہونچی- پہر بہی ایسا اتفاق ہوجاتا ہی- کہ طغیانی دریای کی صدمہ سی غلہ کا بہرا خراب ہوجاتا ہی- چنانچہ سالہا ذیل کی طغیانی بطور یادگار کی مشہور ہی-
علداری دیوان ساونمل صوبہ ملتان مین دریای کا رخ اسطرف نہین تہا- اور نہ اسقدر پانی آتا تہا- علداری سرکار
سمت ۱۹ بکرمی مین بڑی زور شور کا پانی آیا- چونکہ لوگون کو اسقدر پانی کی امید نہ تہی- اسلئی بہت نقصان اسباب مال مویشی کا ہوا- پہر دو سال کی بعد سمت ۱۹۱ مین اسیطرح کا طوفان آیا- سمت ۱۹۱۳ مین پہلی سی بہی بڑا طوفان آیا- اس سال اسباب و مکانات کل جہنگ کی ویران ہوگئی بہت سی جانین بہی ضایع ہوئین لوگ نقصان کی سبب سی زیربار ہوگئی
سمت ۱۹ ایک حسب معمول زیادہ پانی آتا رہا- بعدش پانی کی آمد بالکل بند ہوگئی- اور بسبب آنی پانی کی جہنگ کی زمینات بالکل خشک رہگئین اوسوقت آبنوشی علاقہ کی واسطی بند بندہوای گئی- چنانچہ ایک بند موضع ٹھٹہ نورانی تحصیل میں مال پور وغیرہ پر دوسرا موضع چہرکل مین- بندات کی بند[illegible] جانی پہر پانی سیرابی زمینات کی واسطی جاری ہوگیا- بعد ازین سال کیلپوا آمد پانی کی روز بروز زیادہ ہوتی گئی-[illegible] کہ اب تمام جہنگ پر موسم گرما پانی پہیلا رہتا ہی- اور صرف پیداوار ایک فصل ربیع کی زمینات جہنگ میں ہوتی ہی

دفعہ دہم ذکر نالہ جات دریای سندہ- فہرست نالہ جات جو دریای سندہ سی نکل کر بعد سیرابی زمینات جہنگ پہر دریا مین داخل ہوتی ہین

نمبر	نام نالہ	ذکر مخرج و انتہا و تشریح اسکی کہ قدرتی جاری ہی- یا احداث شدہ
١	کسن سا[illegible] پور	اسمعیلخان ہوت نی اپنی عہد حکومت مین یہہ نالہ نار کرم سی کہدوایا تہا- اور پانی کی تو[illegible] پر ہوتا نوالہ مشہور تہا- مگر جب رفتہ رفتہ کری دریای پرد ہوا- تو اوسوقت دہانہ اسکا دریای برد ہوکر اجرای پانی کا قطعاً بند ہوگیا- علداری سرکار عالیہ مین مسٹر ایچ سنیٹ جی کرصاحب بہادر مہتمم بندوبست نی بعہد حکومت اسٹنٹی ضلع حد موضع نور پور سی پہر دہانہ اس نالہ ویران شدہ کا کہدوایا جسکی بہر صورت آبادی مواضعات کی ہوگئی- یہہ نالہ بذریعہ سد جو زمیداران دیہات آبنوشی باندہتی ہین

جاری ہوکر مواضعات ذیل کو سیراب کرتا ہوا نالہ پوران مین جا گرتا ہی - نورپور - ہنال - ستوالا شاہ - راجن - پچھوڑا - کوٹلہ - جاڑا - کاہنگر - بگوالی - پہاڑپور -		
یہہ نالہ اوپر نام رقبہ آبنوشی رنگ والہ مشہور ہی - ہوتون نی اپنی عہد حکومت مین یہہ نالہ کرم سی کہدوایا تہا - مگر بسبب دریا برد ہوجانی دہانہ کی ویران ہوگیا تہا - عملداری سرکار عالیہ مین - مسٹر لیچ سٹیٹ جی تکر صاحب بہادر نی بعہد حکومت اسسٹنٹی ضلع بلحاظ آبادی مواضعات متعلقہ موضع خانوخیل کی حد مین نیا دہانہ اس نالہ کا کہدوایا - تب سی برابر جاری ہی اور مواضعات ذیل خانوخیل - دبلا - سکری ستوالا شاہ - حاجی الیاس - لاڑ - لانگ - مہتہ پور جوڑو - مہتہ پور کچان میان وڈہ - امیر شاہ - ندہ - ترکیان - سیکرہ - شاہ داؤ - بوچرہ - کہوڑ - خان پور رنگ پور - کالا گہور - قاضی - دہپ - لانگ نالی جیر شاہ - کو سیرابی کرتا ہوا موضع لانگ مین شامل نالہ پوران کی ہوجاتا ہی - [illegible] شی کا یہہ ہی کہ جب پانی کسی موضع متعلقہ مین آتا ہی تو آبنوش اوسکی بذریعہ ستہ تل نالہ پانی کسیو [illegible] سایل آبپاشی اندر دیہہ کی مین - کہلی موہنہ جاری کرکر آبپاشی کرتی ہین - اور ہر ایک کسی مین سر دیہہ پایہ دستور ہی -	رنگ والہ	
یہہ نالہ قدرتی قدیمی جاری ہی - موضع پچہوڑہ کی حد مین دریا سندہ سی نکل کر جاری ہوتا ہی پہلی یہہ نالہ دیہات ذیل پچہوڑہ - جاڑہ - کاہنگڑ - بگوالی - میان وڈہ - امیر شاہ - سیکرہ - پہاڑپور - حاجی شاہ راکہہ - لانگ جیر شاہ - نیلی والہ - مین گذرتا ہوا موضع شیال مین شامل دریا کی ہوجاتا تہا - اور اس سی سوای اسکی کہ بحالت ازدیاد پانی بذریعہ چہل نشیب کی زمینات سیراب ہوجاوین فائدہ میسر نہ تہا - اب [illegible] مین حسب الحکم سرکار میرزا اولاد حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست پرگنہ ڈیرہ نی ایک بند جو سرکاری لاگت سی [illegible] کی لاگت کا ہی - زمینداران دیہات سی بذریعہ محنت دستی پچہوڑہ کی بند بندہوایا جس سی پانی بذریعہ دو شاخ نالہ نالہ رنگ والہ دکس پہاڑپور مین	پران	۳

جاری ہو گیا ہی - اس سند سی مواضعات متعلقہ کو آب سیرابی خاطر خواہ ہوتی ہی -

۳ — پوزل معروف بوزو —

بلوچان والی واقعہ تحصیل بھکر کی حد سی دریای سندہ سی قدرتی نکل کر جاری ہوتا ہی اور سکہر شاہ کی حد سی گذر کر جب تک کلان میں پہونچتا ہی - تو اسکی ساتھہ نالہ جھیڑو بھی شامل ہو جاتا ہی اور کلان سی آگی - چھوک کچھیان والی - کارلو - جھوکا - جھوک شاہ محمد - بدنانی - ملدانی - بہادر اور کچھی ستھانی - میں گذرتا ہوا جب کچھی جوزو کی حد میں پہنچتا ہی - تو اس موقعہ پر اس سی نالہ (گرگی) علیحدہ جاری ہوتا ہی اور موضع کنیری کی حد میں آکر دو نالہ ذیل - ناگنی والہ - پکی والہ - اور کنیری سی آگی موضع شیال میں پہونچکر دو نالہ دیگر ایک موسوم بہ (بالی) دوسرا (درینگی) اس سی نکلتی ہیں مشیخ باڑی کوچہ ویڈانی میں گذر کر جب گڈانولی میں پہونچتا ہی - تو اس سی نالہ سکولا نکلتا ہی پہر چھوک حافظ - پہری نوابصاحب - ڈانڈلہ - کاٹھیان والہ - بیٹ بوکہا - کی حد میں ہو کر موضع دین پور میں داخل و پیار [illegible] لیہ ہو جاتا ہی - تحصیل لیہ میں دین پور - کاٹھیان والہ - روڈا بستی محمد شاہ سی گذر [illegible] زہ نوالی میں پہونچتا ہی - تو اس جگہہ نالہ (لالہ) اور وڑانوالی سی آگی وارہ سیٹراں کرور سی گذر کر جب لنگڑی والہ کی حد میں آتا ہی - تو اس سی نالہ (کگان) جاری ہوتا ہی - سرگانی والہ آگی کبھی بہار شاہ و بصیرہ میں گذرتا ہوا بمو سہ حدہ لسکانی و بصیرہ و کبھی بہار شاہ داخل دریای سندہ ہو جاتا ہی - وجہ تسمیہ اسکی معلوم نہیں - جو نالہ اس سی حسب تشریح بالا نکلتی ہیں انکا ذکر جدا جدا ذیل میں کیا جاتا ہی -

نالہ کھوگی - کچھی جوزو سی یہہ نالہ پوزل سی نکلتا ہی - اور دیہات تحصیل بھکر سی گذرتا ہوا موضع چونی سی موضع چیہ کل میں داخل دیہات تحصیل لیہ ہوتا ہی - اس جگہہ اسکا پہلا نام (کھوگی) تبدیل ہو کر موالن نام ہو جاتا ہی - وجہ تسمیہ معلوم نہیں - چیہ کل سی آگی بجانب شمال موقعہ حد پکہ وکھیب داخل ہو کر پہر موضع بوچی والہ دیہی کلان دیہی خورد کروڑ کی رقبہ میں گذرتا ہوا نالہ لالہ سی ملجاتا ہی -

نالہ ناگنی والہ - موضع کنری واقعہ تحصیل بھکر کی حد میں یہہ نالہ نالہ پوزل سی قدرتی جاری ہوتا ہی

اور موضع سیال کی حد میں نالہ بکی والہ میں جا گرتا ہے - وجہ تسمیہ معلوم نہیں -

نالہ بکی والہ - یہ نالہ موضع کنیری کی حد میں نالہ پونزل سے نکلتا ہے - اور بمواضعات ذیل کنیری
سیال شیخ باڑی نوانی جسٹ بھدوالی ٹلاوالی گدانوالی بستی حبیب سنجانی چھوکر
ضانی پہاوپور ہزارہ رشید پور یوسف شاہ تحصیل بھکر میں گذرتا ہوا موقعہ حدود یوسف شاہ چک
ورگنشاہ داخل دیہات تحصیل لیہ ہوجاتا ہے - اس جگہ پہلا نام بدل کر اسکا نام (چھبر) ہوجاتا ہے - وجہ تسمیہ
دونوں اسماؤں کی معلوم نہیں - تحصیل لیہ میں بمواضعات ذیل رشید محمد بوچی والہ بھی گان
کی رقبہ میں گذرتا ہوا آگے تل اسکا ہموار زمین ہو کر بے نشان ہوجاتا ہے -

نالہ باپلے - موضع شیال پرگنہ بھکر کی حد میں نالہ پونزل سے جاری ہوتا ہے - وجہ تسمیہ معلوم
نہیں قدرتی جاری ہے اور بمواضعات ذیل سیال شیخ باڑی نوانی میں گذر کر حد موضع
پرگنہ مذکور میں شامل نالہ پونزل کی ہوجاتا ہے -

نالہ درنیگی - یہ نالہ موضع شیال کی حد میں نالہ پونزل سے نکلتا ہے اور چھوک حافظ والی میں نالہ
بکی والہ میں جاملتا ہے -

نالہ سکو اجھا - گدانوالی کی حد میں یہ نالہ پونزل سے نکلتا ہے - چونکہ تل میں اسکی پانی دیر تک نہیں
رہتا جلد خشک ہوجاتا ہے - اسلئے دیسی لغت میں سکو اجھا مشہور ہے یہی نواب صاحب میں یہ نالہ پھر شامل
نالہ پونزل کی ہوجاتا ہے -

نالہ لالہ - موضع مڑانوالی تحصیل لیہ کی حد میں نالہ پونزل سے بموقعہ بند مڑانوالی پیدا ہو کر جاری ہوتا ہے
وجہ تسمیہ اسکی معلوم نہیں جب گذر لنگاہی والہ وسر گانی رکھوکھر اسرا و سانجھ اسرا میں گذرتا ہوا اندر
حد کھوکھر اسرا کی پہونچتا ہے - تو اس نالہ سے نالہ نکو بہر موضع سرا کی حد میں متصل چاہ ... کی دو نالہ ذیل
نکلی - ہزارہ دیگر اس سے جدا ہوتی ہیں - اور اصل نالہ سرا ڈولو نوانیچ سامٹہ کوٹ قاضی گگ
سے گذر کر اندر حد کوٹ کی نالہ چھتہ سے ملجاتا ہے - نام اسکا بسبب کثرت فوائد سیراب اراضیات لالہ نامزد ہے -

نالہ نکو

موضع کوکرا سرا کی حد میں قدرتی نالہ لالہ سی جاری ہوتا ہی۔ وجہ تسمیہ معلوم نہیں۔ مواضعات ذیل ڈگر پہنڈ بستی شادوخان نوشہرہ میں گذر کر شامل نالہ کمان کی ہو جاتا ہی

نالہ ہزارہ

موضع شمرا کی حد میں نالہ لالہ سی یہ شاخ بنام نالہ ہزارہ علیحدہ ہوتی ہی۔ اور مواضعات ذیل ڈوڈو شیدو سامٹہ کوٹلہ قاضی گٹ کوٹل سہ رشتہ جسّل ڈیرٹا وبجیرہ جام رڈ بہائی ہرام نورگراں سوبہ کلاں سوبہ خورد چھوٹر خونی کالرو دینی وال پہاڑپور ہی گذر کر آگی تل اسکا چوار زمین ہو کر بی نشان ہو جاتا ہی۔ نام اسکا بسبب اسکی کہ اس سی زمینات کو فائدہ بہت حاصل تھا۔ تعریفاً ہزارہ مشہور چلا آتا ہی۔ موضع لونانچ کی حد میں اسکی ساتھہ نالہ لکھی شامل ہو جاتا ہی۔

نالہ لکھی

حد موضع شمرا میں یہہ نالہ نالہ لالہ سی جاری ہوتا ہی۔ اور لونانچ وڈوڈو درزن مواضعات کی حد میں گذر کر ہوایل دیوان والہ کی متصل نالہ ہزارہ سی شامل ہو جاتا ہی۔ نام اسکا ہی باعث زیادہ فوائد اراضیات متعلقہ تعریفاً لکھی مشہور چلا آتا ہی۔

نالہ کمان۔ موضع لشکاری والہ کی حد میں نالہ پورل سی نکل کر بنام بنا وکس شیوارام والہ کی جاری ہوتا ہی مگر تھوڑی دور چلکر اوسی موضع میں نام اسکا کمان ہو جاتا ہی۔ کس شیوارام بنام پنڈت شیوارام تحصیلدار حسبی سمت ۱۹۰۱ میں بڑی محنت سی اسکا دہانہ پورا تہ درست کرایا تھا۔ موسوم ہوا۔ لیکن کمان نام ہو جانی کی وجہ تسمیہ معلوم نہیں۔ اور مواضعات ذیل ساہنجر اسرا موچی والہ مسیحو والہ نوریوالہ نوشہرہ وزیرہ کھوری ہتھند کلاں حسبی شمرا کوٹلہ حاجی شاہ شاہپل ڈوڈو لونانچ ساہتہ سی گذر کر حد موضع شاہپل میں داخل نالہ لالہ کی ہو جاتا ہی۔

۵	چھڑوی	موضع ککول کی حد میں دریای سندہ سی نکلتا ہی وانشدہ کالا باغ پنجگرائیں ہدنون

نمبر	نام	کیفیت
		میں گذرتا ہوا جب موضع سکھا شاہ کی حد میں پہونچتا ہے تو اس سے کس قدر اب والا جدا ہوتا ہے جو سکھا شاہ سندی دریاخان سورانی کپاڑا کوٹو جام چوق شمالی - میں گذر کر حد موضع بھکر میں متصل باغ دلکشا نالہ گوگی میں جا گرتا ہے - اور اصل نل سکھا شاہ موضع سندی کی حد سے گذر کر لک کلان میں نالہ پورل سے جا ملتا ہے -
۶	خیرواہ	موضع لسکوری کی حد میں دریای سندھ سے نکلتا ہے - اور مواضعات متعلقہ کو سیراب کرتا ہوا موضع بنگ کی میں نالہ پورل سے جا گرتا ہے -
۷	ٹولا	فتح الجمالی کی حد میں دریای سندہ سے نکلتا ہے - پیر چراغ شاہ کی حد میں پیرو ریا میں جا گرتا ہے
۸	تایلو	پیر چراغ شاہ کی حد میں دریای سندہ سے نکلتا ہے - موضع بیٹ ہوگا کی حد میں ہو کر دیہات تحصیل بہر میں چلا جاتا ہے -
۹	بندوی	ہمو نوالہ کی حد میں نالہ تایلو سے نکلتا ہے - بیٹ ہوگا کی حد میں ہو کر نالہ پورل سے جا ملتا ہے -
۱۰	ڈولو	یہ نالہ حد موضع شمرار میں قدرتی دریا سندہ سے نکل کر جاری ہوتا ہے - وجہ تسمیہ معلوم نہیں شاید موضع ڈولو کی نام جو متصل ہے - ڈولو مشہور ہو گیا ہے - مواضعات شمرار و ناچ ساہر سے گذر کر اندر موضع کوٹلہ قاضی کی نالہ لالہ میں جا گرتا ہے
۱۱	چھتہ	بستی چھتہ موضع شمرار کی حد میں قدرتی دریا سندہ سے جاری ہوتا ہے - چونکہ پانی اس میں زور شور کا ہوتا ہے - اسلئے چھتہ یعنی دیوانہ مشہور ہے - اور مواضعات ذیل شمرار ناگی لونانچ مرانی چکنہ کوٹلہ قاضی کونل سررشتہ جیسل کرل عظیم ڈیرا بیٹ دیوان بیٹ دساد شمالی بیٹ دساد جنوبی سے گذرتا ہوا بیٹ دساد جنوبی میں دریای سندہ کی شامل ہو جاتا ہے
۱۲	سگارا	موضع موگر کی حد میں دریای سندہ سے قدرتی جاری ہوتا ہے - اور موضع دہی دوارا اور راکھوان سے گذر کر دریای سندہ میں جا گرتا ہے - وجہ تسمیہ معلوم نہیں -
۱۳	بوڈہن	موضع مرانی کی حد میں بموقعہ چھلار چندرانوالہ دریای سے نکل کر قدرتی جاری ہوتا ہے - اور مواضعات ذیل

مشہور ہی - جس موقعہ پر یہہ ہر دو نالہ ملتی ہین - اوس موقعہ سی آگی نام اسکا زام ٹانک معروف ہوتا ہی سو یہہ زام علاقہ
[illegible]ستان مین بہتی ہوئی حد موضع ڈ ر یبون در ہ ناتا مین درہ زام سی نکل کر علاقہ سرکار انگلشیہ مین داخل ہوتی ہی
[illegible] سی باہر اسکی قدسقی چہہ شاخ حسب ذیل - ٹکواڑہ ۔ ستتی چوآ ۔ پیرپچہ ۔ توبڑہ ۔ کریانی ۔ ہو کر جدا جدا رود کہلاتی
ٹکواڑہ ۔ پیرپچہ ۔ کریانی ۔ مین بارشی باقی شاخون مین زام کا کالا پانی جاری رہتا ہی - اور تمام رودون کا پانی سوای ٹکواڑہ
[illegible] کردہ مواضعات تحصیل کلاچی ٹانک ڈیرہ کو سیراب کرتا ہوا شامل دریا سندہ کی ہو جاتا ہی) آبپاشی مواضعات تحصیل
ٹانک مین ہی صرف ہو جاتا ہی -

چہارم زام گمبل - اصل مقام زام گمبل کا بخوبی معلوم نہین ہو سکتا - البتہ اسقدر سنا جاتا ہی - کہ علاقہ خراسان
مین پہاڑ سرونداسی دو نالہ سی گمبل کین گمبل سی گمبل از جانب راست اور کین گمبل از جانب چپ نکل کر مقام نا و نہ
پر شامل ہوتی ہین - اور وہان سی یہہ زام علاقہ یاغستان مین بہتی ہوئی حد موضع سرنگزونہ مین درہ گمبل سی نکل کر علاقہ
سرکار انگلشیہ مین داخل ہوتی ہی - اثنای یاغستان مین خوڑہ ہای ذیل ۔ نیلا ۔ یوب ۔ اسپین تنگی ۔ توتی ۔
ستندی ۔ شندر ۔ کوتتوی ۔ زبری ۔ سلسلہ دار مختلف مقامات علاقہ یاغستان سی نکل کر اس زام مین شامل
ہوتی ہین - وجہ تسمیہ اس زام کی اصلی معلوم نہین ہوتی - شاید قصبہ و درہ کی نام پر نام اسکا گمبل مشہور ہو گیا ہی
دیہات علاقہ گمبل کو سیراب کرتا ہوا آتل اسکا جب موضع لونی تحصیل کلاچی مین پہونچتا ہی - تو وہان بلحاظ نام موضع
لونی نام اسکا رود لونی ہو جاتا ہی - لونی پشتو کی دو الفاظ (لوی) و (نی) کی مجموعہ سی ایک نام ہی - جسکی معنی بڑی ندی کا
ہین - کہتی ہین لونی موضع کا نام ندی کی نام پر ہوا ہی - لونی سی اوپر علاقہ گمبل کی اندر اسمین ہمیشہ کالا پانی جاری رہتا ہی
لیکن اس سی نیچی جب پہاڑی بارشی پانی آتا ہی - تو جاری ہوتا ہی - اور تحصیل کلاچی و ڈیرہ کو سیراب کرتا ہوا موضع
بہرین داخل دریا سندہ ہو جاتا ہی - اس رود کی برابر دوسرا رود اس ضلع مین نہین ہی - اور بہت سا حصہ
تحصیل کلاچی و ٹانک و ڈیرہ کا اس سی سیراب ہوتا ہی - لوگون مین کہاوت ہی کہ لونی بادشاہ سنگھڑ وزیر اور درہ ہوا
کوتوال - یعنی کل ملک دامان کی رودون سی لونی بادشاہ یعنی بڑی ندی ہی -

پنجم زام خدر - مخرج اسکا تمن شیرانی مین درہ زام سی بفاصلہ ست کوس واقع ہی - وہان سی

یہہ زام نکل کر کوہستان مین گذرتا ہوا درہ خدر سی باہر موضع زرکنی مین داخل علاقہ سرکار ہوتا ہی - اس جگہ
اس سی وند سوان توئیہ مین رود جاری ہوتی ہین - وندین کالا پانی ہمیشہ جاری رہتا ہی - اور گرہ مدہ و زرکنی کی آبپاشی
مین صرف ہوتا ہی - توئیہ مواضعات علاقہ میانخیلی مین دوسری رود لوئیہ سی جو زام درائن سی آتا ہی - صدر ائن مین
مواضعات علاقہ میانخیلی کو سیراب کرتا ہوا تل لونی مین ملجاتا ہی اور سوان کوٹ سلطان وگرہ مدہ و زرکنی وکوٹ ظفر و دسکو
دسکو مین گذر آخری موضع مین رود لونی کی شامل ہوجاتی ہی -

ششم زام درائن - زام درائن مین دو قسم کا پانی آتا ہی - بارشی - تاند - بارشی پانی رمدو شیستا معروف کوہ
سی جو بفاصلہ تخمیناً ۔۔۔ کوس تمن شین خیل و اباخیل شیرانی مین واقعہ ہی آتا ہی - اس سی (۱۶) کوس کی فاصلہ
پر چہوٹی چہوٹی چشمون کا پانی مختلف موقوں سی نکل کر کوہ کالا المعروف کوہ سلیمان سی گذر کر موقو گٹ پر پہونچتا ہی
اسی موقو پر ایک چشمہ معروف گٹ بہی شامل ہوتا ہی - علاوہ اسکی اور بہی کئی چہوٹی چہوٹی ملکر ایک بڑا چشمہ ہوجاتا ہی
درہ کی اندر تمن شین خیل و اباخیل شیرانی اس سی اپنی زمینات کو آبپاشی کرتی ہین - درہ سی باہر لگو رنگ یکجا
سب پانی نکلتا ہی - اس موقو پر نام زام کا بلحاظ نام موضع درائن کی زام درائن مشہور ہی - یہہ رود قدیمی ہی لیکن
معلوم نہین کہ پہلی اسکا کیا نام تہا جب سی موضع درائن کا آباد ہوا ہی تب سی زام درائن مشہور ہی - بارشی پانی
درہ سی اول تین شاخ ہوکر درہ کی باہر جاری ہوتا ہی - شاخ شمالی کا نام ٹوئیہ درمیانی کا نام لوہڑہ اور جنوبی کا نام گڈی
جب شاخ درمیانی قریب (۱۰) کرم کی جانب شرق روان ہوتی ہی - تب ایک اور شاخ جسکا نام کوڑی ہی - اوس سی نکلتی
ہی - کالا پانی مالکان درائن رود لوہڑہ مین لاکر پہر اپنی بٹہ و گنگس مین جاری کرتی ہین - رود لوہڑہ و گڈ موضع درائن کی حد
ملحقہ موسی زئی پر گڈ سی ملجاتی ہین - اور ٹوئیہ رود لوئیہ سی - کوڑی مواضعات میانخیلی کو سیراب کرتی ہوئی جہل ہوکر شامل
رود لونی کی ہوجاتی ہی -

ہفتم زام چودہوان - کوہ کالا المعروف قیسی یا کوہ سلیمان جو درہ سی بفاصلہ ۔۔ کوس شاخ خفزی شیرانی
مین بنام واہنہ مشہور ہی - ایک خوڑہ المعروف جمستنی تہ زمین سی نکلتا ہی - دوسرا خوڑہ (ٹوئیہ) رود تمن جوہڑا خیل
شیرانی سی نکل کر اور خوڑہ (شارنہ) سی نکل کر دونون خوڑہ (ٹوئیہ و شارنہ) موضع پر دارہ علاقہ شیرانی مین شمالا موضع

مذکور کی ملجاتی ہیں - جب غزنہ خستی رود (زمنر) واقع (حی نذی) وشورہ گر واقع (اشتنی زئی) سی گذر کر موقع دو ماندہ پر

پہونچتا ہی - تو بیان شار رنہ ووٹیہ کا مجموعہ بھی شمول اسکی ہوجاتا ہی - بباعث شمولیت کی نام اس جگہ کا دو ماندہ مشہور ہی -

دو ماندہ سی گذرتا ہوا جب یہ رود تنگی کرہ کوہ ولایکیری کو سرکار و علاقہ غیر کی حد تقریبی - درہ سی میدان پر نکلتا ہی - تو بیان بلحاظ نام درہ متصل ہونی قبیلہ جو دیوان کی

نام اسکا [illegible] ہوجاتا ہی - درہ سی باہر یہ [illegible] گمل [illegible] نزدیک رود [illegible] باہر [illegible] ہی کر چلتا ہی [illegible] کا کالا پانی

جاری رہتا ہی - باقی رودوں میں بوقت بارش باران کوہستان سی پانی آتا ہی - ورنہ خشک پڑی رہتی ہیں - پانی ان رودوں

کا (سوائی گڈی کہ اسکا پانی بعد ابنوشی علاقہ میانخیل دیہات تحصیل ڈیرہ کو سیراب کرتا ہوا موضع بازہ میں جیل ہوکر دریا

سندہ میں داخل ہوتا ہی) پانی کا آبپاشی علاقہ میں صرف ہوجاتا ہی -

ہشتم رود گجستان - کوہ کالا المعروف فیسی حد ملحقہ میرزئی وشیلانی (کہ جو علاقہ سرکار سی بفاصلہ ۱۲ کوس ہی) تک

رود بنام شیرن شروع ہوتا ہی - تمن استرانہ میں فوزہ کرکن گرگ [illegible] واقع تمن مڑیل سی اور ہندی گجستان تمن زیرن سی اکر موقع شہیدان واقع تمن استرانہ

پر اس رود میں شامل ہوتی ہیں رود گجستان واقع حد استرانہ میں اگر تک اسکا بڑا ہوجاتا ہی - پہلی اس موقع پر نام اسکا بلحاظ نام رود کی مشہور ہوجاتا ہی

گجستان درہ سی بفاصلہ چھ کوس ہی - اس موقع سی گذرتا ہوا رود گجستان سی کوٹ تگا علاقہ بابڑ میں داخل علاقہ سرکار ہوتا ہی

اور مواضعات ذیل کوٹ تگا مُحمد یر مت کوٹی موگا سکندر سٹر کو سیراب کرتا ہوا آخری موضع میں شامل رود گد

کی ہوجاتا ہی -

نہم رود زرک - کوہ سلارہ اور بنیری حد مرزہ واقع علاقہ غیر سی (جو درہ سی بفاصلہ ۳۰ کوس ہی) تک اس رود کا

بنام (زرئی) زرک شروع ہوتا ہی - تمن استرانہ علاقہ غیر سی گذرتا ہوا جب یہ رود موضع زرک واقع علاقہ غیر کی بیچی

پہونچتا ہی - تو وہان پر (نئی زرک) جو درہ گجستان سی آتی ہی - اسکی ساتھ شامل ہوجاتی ہی اور اسی موقع پر نام اسکا بلحاظ

نام موضع زرک کی زرک ہوجاتا ہی - پہاڑ میں اور بھی چھوٹی چھوٹی گھنڈوں کا پانی اسمیں جابجا شامل ہوتا ہی - درہ زرک سی

یہ رود نکل کر موضع داون تمن استرانہ میں داخل علاقہ سرکار ہوتا ہی - اور مواضعات تمن استرانہ و دیہات تحصیل ڈیرہ

کو سیراب کرتا ہوا راکہ سرکار واقع میرن میں جیل ہوکر دریا سندہ میں جا گرتا ہی - پانی اسمیں بوقت بارش باران

کوہستان جاری ہوتا ہی -

...صور کر کے پھر گھڑی کا پہر یعنی وبل کی خوردن سے ایک جزئی حصہ مقرر کر لیتے ہیں - اور بلحاظ وارہ جات کی ہر ایک کو بقدر اوسکی
...پانی ملتا ہے -
...ڈنڈارہ شل وانتخاب رقبہ وقرعہ اندازی کا حال آگے آئیگا -
...شل میں کل پانی پہرہ پر مفروض ہے - بموجب حصہ کی ہر ایک پانی لیتا ہے - الا تالاب میں چند چند مواضعات کی مجموعہ مو رکہہ
...مقرر ہیں - ۱۰ ار اسیج کو موگرہ وال باتفاق اندازہ پانی زرام کی واسطی منصف مقرر کرتی ہیں - اور منصفون پر ایک سرپنچ
...ہا ہے - غرض معرفت منصفون کی تخمینہ پانی کا اور پیمانہ چند رود کی ہو کر ایک چند پانی نواب صاحب والی ریاست کو دیا جاتا ہے باقی
...سدی جمع پر بقدر مناسب پیمانہ چہٹی تخمر زمقرر ہو کر ہر رود میں بقدر حصہ اونکی مواضعات متعلقہ کی پانی چھوڑا جاتا ہے - ہر ایک
رود کی مواضعات بذریعہ قرعہ اندازی باہم وارہ مقرر کر لیتی ہیں اور اسیطرح اندر ہر ایک موضع کی موضع وال - بموجب وارہ جات
ہر ایک مالک بقدر جمع خود پانی باندازہ چہٹی تخمر یزی کی لیتا ہے - مالک میں اگر تمام مواضعات سیراب نہو جاوین - تو پانی نماند گان
...سو بماہ گھہر دو چند اگر مہینہ پوہ آجاوی - تو چہار چند پانی ملتا ہے - اگر کوئی شخص یا موضع کمی بینی سیرابی کا عذر کری - تو عذر اوسکا
سماعت ہو کر بذریعہ منصفان بمقابلہ دیگر مالکان تصفیہ ہو جاتا ہے -

فقرہ اول طریق ڈنڈارہ شل - ایک تختہ لکڑی صاف تل میں رود کی رکہہ کر اوسکی دونون سرون
پر دو خط دیجاتی ہیں - فاصلہ درمیانی دونون خطون کا اونگلیون سے پیمود ہو کر بروئی پہلاوٹ کل حصص جس قدر حصہ ہوا دیتی
ہین جنکا پانی علیحدہ کرنا منظور ہو آوین - پیمود ہو کر خط دیا جاتا ہے - بعد ازان تینون خطون پر لکڑی کیلہ یعنی میخ نصب کر دیجاتی
ہین - تختہ جس جگہہ تل میں رکہا جاتا ہے - قبل از نصب کیلہ پانی ڈالکر نشیب فراز اوس موقع کا دیکہا جاتا ہے - اگر پانی سطح تختہ
پر برابر پہیل جاوی - تو اوس سے صحت تختہ سمجھی جاتی ہے - اور گنگ کا تل آمد پانی کی طرف سے دو دو تین تین گز برابر کر دیا
جاتا ہے - حسب صراحت بالا جب شل لگائی جاتی ہے - اوسوقت دہانہ جات گنگ جنمین پانی چھوڑا جاتا ہے بقدر پانچ پانچ
...جیہ جیہ کرم باندازہ فاصلہ پیمائش کیلہ جات قائم کر دیجاتی ہیں - تاکہ پانی ٹکر کہا کر کسی طرف کم و بیش نہو جاوی -

فقرہ دوئم درباب ذکر قرعہ اندازی - شروع ہر فصل میں قبل از کاشت تمام مزارعان کالا پانی ...
...مشیران جو اونکی افسر ہوتی ہیں - قرعہ اندازی کی واسطی جمع ہوتی ہیں - اور اپنا اپنا قرعہ جسکو وہ بکہا بولتی ہیں ...

[…]ر دو بپانہ مین اتفاق نہو - تو اون ثالث کی منصفی پر بحالت عدم پذیرائی دوسری بولی کی رفت سی مقابلہ ہوکر فیصلہ ہوتا ہی

پس اور اگر کسی واریدار کا نقصان ہوجاوی - تو وہ دوسری سی پورا نہین کرسکتا -

فقرہ ششم ذکر کمی بیشی پانی وارہ - اگر کسی کی وارہ مین پانی گنگ مین تہوڑا رہجاوی - تو دوسری لوگ وارہ دار پورا کردینی کی نہین - نہ بحالت زیادتی مجرائی لینی کی - کمی بیشی پانی کی نصیب کی متعلق ہی - ہان اگر کسی وارہ مین گنگ ٹوٹ کر پانی اوسکو نہ پہونچی - یا بالکل گنگ خشک ہوجاوی - تو ایسی حالت مین وارہ واریدار تلف نہین ہوتا - بوقت آنی پانی کی اوسکو بمقدار اوسکی وارہ کی بلکہ بعد اوسکی آبپاشی ہوتی ہی -

فقرہ ہفتم ذکر تصفیہ چوری پانی - اگر مجرم پانی مین حصہ رکہتا ہو - تو اوسکی حصہ سی نقصان پورا کرلیا جاتا ہی اور سوائی اوسکی ایک قسم ناغہ بہی لی جاتی ہی - جو سرکار مین داخل ہوتی ہی - واریدار نقصان شدہ پانی کو پانی ملجاتا ہی -

فقرہ ہشتم ذکر صفائی گنگ - گنگ کی صفائی دو قسم کی ہوتی ہی - ایک بیرت یعنی پہاڑ کی نیچی یا تہہ رن مین بسبب ٹوٹنی کی جو پانی کا رستہ خراب ہوجاتا ہی - اوسکی درستی - دویم صفائی گنگ - بیرت کی خراب ہونی سی تمام ساکنین کو تکلیف ہوتی ہی - اسلئی کنارہ بیرت کیواسطی تمام ساکنین دیہہ بلا لحاظ مالک غیر مالک کنارہ کیواسطی جاتی ہین اور صفائی گنگون کی مزارعان کی ذمہ ہی - بوقت ضرورت صفائی جس قدر آدمی مطلوب ہوتی ہین - بموجب حصص شیران بہیجتی ہین - اور اندر یونیون کی وارہ مقرر ہوتی ہین -

فقرہ نہم درباب حقوق جندرہای زرام - جندرون سی جو آٹا پیسنی کی زامون پر بنی ہوئی ہین - مالکان آب سیاہ کو کچہہ حق حجوب نہین ملتا - اور نہ جندرون کو مالکان آب سیاہ بند کرسکتی - مگر ایسی حالت مین کہ زمین کاشت کی واسطی جندرون سی لیکر آمد پانی کیطرف منتخب ہوئی ہو - اور پانی ہر جندر مین نہ رکسکتا ہو - تو بند کرسکتی ہین - الا مالکان جندر کی سخت ذمہ داری ہی کہ احتیاط سی پانی ہر جندر مین چلاوین - اور نقصان نہونی دیوین - بشرط نقصان مالکان آب سیاہ ناغہ لیسکتی ہین - ہر ایک جندر پر معلوم مین [illegible] ترکہان [illegible] ہوتی ہین - ترکہان [illegible] اپنی اپنی متعلق کا کام درستی آلات جندر کرتی ہین - اور جندر روٹی ہر وقت جندر پر حاضر رہکر منتظم [illegible] فقط جندر رہتا ہی اور دانہ کا وزن کرکر لینا اور آٹا دینا بہی اوسکی متعلق ہی - جندروی ہر ایک جندر پر حصہ خور ہی - ترکہان لوہار بعض ہر فرد ور[…] سر دست لیتی ہین - اور بعض جندرونسی حصہ - جندروی کا حصہ ۱/۴ آمدنی سی اور لوہار ترکہان کا کچہہ برابر [illegible] اور […]

سردبہ باشندین اتفاق نہو - تو اون ثالث کی منصفی پر بجائے عدم پذیرائی دوسری بولی کی رفت سی مقابلہ ہوکر فیصلہ ہوتا ہی

اس طور پر اگر کسی واریدار کا نقصان ہوجاوی - تو وہ دوسری سی پورا نہین کرسکتا -

فقرہ ششم ذکر کمی بیشی پانی واڑہ - اگر کسی کی وارہ مین پانی گنگ مین تہوڑا رہجاوی - تو دوسری لوگ ذمہ دار پورا کردینی کی نہین - نہ بہ علت ایزادگی مجرائی لینی کی - کمی بیشی پانی کی نصیب کی متعلق ہی - ہان اگر کسی وارہ مین گنگ ٹوٹ کر پانی اوسکو نہ پہونچی - یا بالکل گنگ خشک ہوجاوی - تو ایسی حالت مین وارہ واریدار تلف نہین ہوتا - بوقت آنی پانی کی اوسکو بمقدار اوسکی وارہ کی ملکر پہر اوسکی آبپاشی ہوتی ہی -

فقرہ ہفتم ذکر تصفیہ چوری پانی - اگر مجرم پانی مین حصہ رکہتا ہو - تو اوسکی حصہ سی نقصان پورا کرلیا جاتا ہی اور سوائی اوسکی قسم ناغہ بہی لی جاتی ہی - جو سرکار مین داخل ہوتی ہی - واریدار نقصان شدہ پانی کو پانی ملجاتا ہی -

فقرہ ہشتم ذکر صفائی گنگ - گنگ کی صفائی دو قسم کی ہوتی ہی - ایک بیرت یعنی پہاڑ کی نیچی نہرون مین بسبب ٹوٹنی کی جو پانی کا رستہ خراب ہوجاتا ہی - اوسکی درستی - دویم صفائی گنگ - بیرت کی خراب ہونی سی تمام ساکنین کو تکلیف ہوتی ہی - اسلئی کنارہ بیرت کیواسطی تمام ساکنین دیہہ بلا لحاظ مالک غیر مالک کنارہ کیواسطی جاتی ہین اور صفائی گنگون کی مزارعان کی ذمہ ہی - بوقت ضرورت صفائی جس قدر آدمی مطلوب ہوتی ہین - بموجب حصص [illegible] بہیجتی ہین - اور اندر یوبیون کی وارہ مقرر ہوتی ہین -

فقرہ نہم در باب حقوق چندرہای زام - چندرون سی جو آٹا پیسنی کی زامون پر بنی ہوئی ہین - مالکان آب سیاہ کو کچہہ حق حبوب نہین ملتا - اور نہ چندرون کو مالکان آب سیاہ بند کرسکتی - مگر ایسی حالت مین کہ زمین کاشت کی واسطی چندر سی لیکر آمد پانی کیطرف منتخب ہوئی ہو - اور پانی پر چندر مین نہ اسکتا ہو - تو بند کرسکتی ہین - الا مالکان چندر کی سخت ذمہ داری ہی کہ احتیاط سی پانی نہر چندر مین چلاوین - اور نقصان ہونی دیوین - بشرط نقصان مالکان آب سیاہ ناندی سکتی ہین - ہر ایک چندر پر [illegible] ترکہان تو آر ہوتی ہین - ترکہان [illegible] [illegible] جو فقط چندر رکہتا ہی اور اپنی اپنی متعلق کا کام درستی آلات چندر کرتی ہین - اور چندر روئی ہر وقت چندر پر حاضر رہکر دانہ کا وزن کرکر لینا اور آٹا دینا ہی اسکی متعلق ہی - چندروی ہر ایک چندر پر حصہ خور ہی - ترکہان اوزار بعض پر مزدوری [illegible] سر دست لیتی ہین - اور بعض چندر و نسبی حصہ - چندروی کا حصہ ۱/۴ آمدنی سی [illegible] لوہار ترکہان کا کچہہ برابر [illegible] اور چندر [illegible]

روٹی بہی آمدنی مشترکہ سی کیا تا ہی خرچ چراغ چندر کل آمدنی مشترکہ سی نکالا جاتا ہی - بحالی برخاستگی ملازمان کی مرضی مالکان چندر پر ہی -

فقرہ دہم ذکر ملازمان زام و اونکی حقوق و خدمات -

ہر ایک زام پر مالکان زام کی طرف سی ان ملازمان کا حفاظت و انتظام پانی کیواسطی ملازم مقرر ہین حسب ذیل - چلبستی شلبانہ مشید ترکہان ڈُم - جو جو بولی بولی کی ملازم ہین - اونکی برخاستگی و تقرری مالکان بولی کی مرضی پر اور جو کل سی تعلق رکہتی ہین اونکو باتفاق تمن تقرر و برخاست کر سکتا ہی - عوض خدمات ہر ایک ملازم کو بروقت فصل بقیہ و پانی ملتا ہی تفصیل خدمات ہر ایک ملازم حسب ذیل ہی -

اول چلبستی

چلبستی تمام ملازمان زام پر افسر ہوتا ہی - وہ ماتحتون کی کام کی نگرانی اور انتظام پانی کا کرتا ہی

شلبانہ

یہہ ملازم ونڈارہ یعنی موقعہ تقسیم پر بیٹہکر نگرانی کرتا ہی کہ کوئی پانی چوری نہ توڑ لیوی - اور جو خس و خاشاک دہانہ ونڈارہ پر آجاتی ہین اونکو صاف کرتا رہتا ہی تاکہ کسی طرف پانی کم و بیش نہو جاوی

مشید

مشید ہر ایک بولی مین مزارعان بولی پر افسر ہوتا ہی جہان کہین پانی ٹوٹ جاوی - یا صفائی کی ضرورت ہو اپنی اپنی مزارعان ذیل کو ہمراہ لیجا کر درست کراتا ہی و نیز بیگارین جب آدمی کی ضرورت ہو - دیتا ہی -

ترکہان

مشل یعنی ونڈارہ بناتا ہی -

ڈُم

جب بیرت مین کُل ساکنین دیہہ کارہ کی درسگی ضرورت ہوتی ہی - حسب اجازت چلبستی منادی کرتا ہی -

ضمن دوم ذکر رواجات حُرّہ پانی

اول دیسی اصطلاحات متعلقہ رودہاکی تعریف - (رود) سی جو شاخ نکلتی ہی - اوسکو بعض جگہہ (کس) بعض جگہہ (پال) کہتی ہین - اور عمیق ہوجاوی (ڈہوہ) جو شاخ کس یا پال سی علیحدہ ہوتی ہی - اوسکا نام (کسی) و (قلبہ) - (بند) کہیت کو کہتی ہین (موہان) اوس موقعہ بند کو کہتی ہین جس جگہہ سی پانی بندین داخل ہوتا ہی (چہاپ) پانی روکنی کیواسطی گہاس بوٹی لاہہ کی بنائی جاتی ہی - اوسکو تل کسی مین رکہکر اوپر کلہ نصب کردیتی ہین (پتاری) کچہہ گارہ کی روک جو تل کس مین بنائی جاوی - (گٹہہ و کڑہ) تل مین کس کی جو سد پانی روکنی کیواسطی بنائی جاوی (گنڈی) جو بندی مین باندہا جاوی -

دوم درباب رواجات سروبہ پائینہ آبپاشی - سوائی چند رودون کی اجنین پانی بروی ونڈارہ شل جوڑہ ائی کارہ گنڈی پر لگاتی ہین - عموم سروبہ پائینہ آبپاشی کا دستور ہی - سروبہ سر کو اور پائینہ نیچی کو کہتی ہین - جب پانی رود مین آتا ہی - تو اول گنڈی کی ذریعہ سی پانی سروبہ کس مین پہر اوس سی پائینہ کستی مین - ہر ایک کستی کی تابع کئی ایک بند ہوتی ہین تمام بندات وال پانی آنی سی پہلی وکڑہ یا پتاری وچہاپ جیسا موقعہ ہو تیار کر رکہتی ہین - اور جسوقت پانی آتا ہی - تو اول سروبہ بند والہ اپنی بند کا موہان کہولدیتا ہی - جب بند سیراب ہو جاوی تو سروبہ اپنا وکڑہ کاٹ دیتا ہی - پہر اسطرح پائینہ - غرض جب صراحت بالا جب کل بندات کستی سیراب ہوجاتی ہین - تو پہر گٹہہ کستی کا ٹا جاتا ہی - اور اسطرح دوسری کستی مین پانی روان ہوکر سیرابی ہوتی ہی - غرض جب کل رقبہ متعلقہ کس سیراب ہوجاتا ہی - تو پہر گنڈی گنگر پانی دوسری گنڈی پر جاتا ہی بند کیواسطی پانی کی کچہہ مقدار مقرر نہین - جس قدر پانی کی بندین گنجائش ہوسکی ہر ایک بند والہ داخل کرنیکا مجاز ہی جب کوئی بند والہ اپنی بند کا موہان کہولتا ہی - تو بڑی احتیاط سی لٹہہ بند کو محفوظ کرتا رہتا ہی - تاکہ پانی ٹوٹ کر بہ تلف حق پائینہ غیر مستحق بندات یا زمین دگر مین نہ چلا جاوی - جب بند والہ بسبب زیادہ زور پانی کی لٹہہ بند نہ سنبہال سکتا ہو - تو فی الفور وکڑہ کاٹ دیتا ہی - اور لٹہہ کو درست کرکر پہر وکڑہ بناتا ہی - اگر کسی بند والہ کی لٹہہ ٹوٹ کر پانی غیر بندات کو چلا جاوی - یا بندات ملحق کا نقصان ہوجاوی تو اوسکا کچہہ ہرجانہ بند والہ پر عاید نہین ہوسکتا - کیونکہ لٹہہ ٹوٹنی سی خود بند والہ کی زمین بلا تردد بہجاتی ہی اور لٹہہ کا نقصان ہوجاتا ہی - اسلئی کوئی بند والہ بدنیتی سی ایسا کام نہین کرسکتا - ہان اگر بند والہ دانستہ کسی طرف سی کاٹ کر براہ بدنیت دوسری طرف پانی نکال دیوی - تو پائینہ والہ ہرجانہ لینی کا مستحق ہوتا ہی -

اس قسم کا کہ اگر سردبہ بند سیراب ہوکر
( ) اگر مجموعہ بندات سردبہ پائینہ کی سردبہ بند ڈہاوان ہو۔ اور پائینہ اوچاوان۔ اس قسم کا کہ اگر سردبہ بند سیراب ہوکر پہر سردبہ کا سونہا نکلتا ہی
وکرہ کا ماجاوی۔ تو پہر پائینہ پر پانی نہین چہڑ سکتا۔ تو پہر ایسی حالت مین پہلی پائینہ بند آبنوش ہوکر پہر سردبہ کا سونہا نکلتا ہی اوسموقعہ سی کہ جس سی پائینہ کا بند راہ
اگر سردبہ وسیعات مین معترض ہو۔ تو عذر اوسکا سوای ایسی حالت کی کہ اوسنی اپنی بندکی اوسموقعہ سی کہ جس سی پائینہ کا بند
ہو سکتا ہی۔ غلہ دیر پاہی۔ مسموع نہین ہوتا۔ اگر پائینہ سہولیت آبنوشی کی خاطر عذر اوچاوان کا کرتا ہو۔ تو ایسی حالت مین عذر

اوسکا قابل سماعت نہین سمجہا جاتا۔
( ) اگر کوی بند مشترک تقسیم ہوکر ایک کا حصہ ایسی بند سی جو بحالت مشترک اوسکی پائینہ منزلت رکہتا تہا۔ پائینہ حد تک پہونچ
جاوی۔ تو وہ بند اگر تل کس کی ذریعہ سی آبنوش کیا جاوی۔ تو بلحاظ دستور سردبہ پائینہ پائینہ پانی لینی کا مستحق ہوتا ہی جو پہلی
منصب پر اوسکی کچہہ لحاظ نہین ہوتا۔ البتہ اگر وہ اپنی سردبہ سی نوکوان پانی لیکر سیراب کری۔ یا غلہ لیکر لہروکرہ بحال رہی

تو بدستور سابق سردبہ سیراب ہوتا ہی۔
( ) اگر کوی رقبہ غیر آباد واقعہ برلب کس جو تا حال لٹہ بندی سی محفوظ ہی۔ لٹہ بند ہو جاوی۔ تو اوسکو بحیثیت سردبہ پائینہ پانی ملتا ہی
کستی پائینہ بند والہ کا عذر (جسکو بحالت غیر آباد اوسکی اول پانی پہونچتا تہا) مسموع نہین ہوتا۔ اگر وہ رقبہ کسی کستی کی متصل نہو۔
اور پانی اوسکو بندات غیر ملکیت سی غلہ لینی کی سوای نہ پہونچ سکتا ہو۔ تو ایسی حالت مین وہ بلا عوضانہ غلہ لی سکتا ہی مہ بندات
آباد وال کا عذر بدون اسکی کہ اوس نو آباد کو بدون لینی غلہ کی پانی پہونچ سکتا ہی۔ یا غلہ غیر آباد زمین کی نکالنی سی بہی سیراب
ہو سکتی ہو۔ مگر نو آباد وال اپنی سہولیت کی خاطر بندات آباد کا نقصان کرنا چاہتا ہی۔ تو قابل التفات نہین ہوتا۔ اگر
اس بارہ مین جہگڑا ہو۔ تو معتبران دیہہ کی متفقہ پر فیصلہ ہوتا ہی۔ اگر کوی بند والہ شرارت سی غلہ نہ لیوی۔ اور بندات غیر آباد
رہجاوین تو نو آباد والہ ہرجانہ کی نالش کر سکتا ہی۔
( ) اگر کوی بند سردبہ کہنڈ پڑجانی کی باعث اپنی پائینہ سی پائینہ درجہ تک پہونچ جاوی۔ تو پہر اوسکو سردبہ حیثیت سی پانی نہین
ملتا۔ پائینہ سردبہ ہو جاتا ہی۔ البتہ اگر سردبہ اپنی پورانہ وکرہ کو درست کرکر بند اپنا سیراب کرنا چاہی۔ تو پہر سردبہ حیثیت
مین اوسکی فرق نہین آتا۔
( ) ہر ایک مالک مجاز ہی۔ کہ وہ اپنی زمین دیگر غیر آباد خواہ اوسمین بندات پائینہ کی پامال ہی ہو۔ رہ رستہ پانی چہوڑ کر آباد

کری - اوسمین عذر پائینہ بندات وال کا خواہ اوسکی زیادہ سی بندات غیر آباد ہی رہجاوین سماعت نہین ہوتا - زمین بندات سی بلا لحاظ ملکیت ہر ایک پال بنا سکتا ہی -

( ) ہر ایک بند والہ ایسی حالت مین ہی کہ اوسنی اپنا بند سیراب کرکر پانی پائینہ کو چھوڑ دیا ہی - اور آبپاشی پائینہ کو ہو رہی ہی - پھر دوکڑہ قائم کرکر اپنی بند مین اوپانی داخل کرنا چاہتا ہی تو مجاز ہی - اور یہ عمل عموم ہوتا ہی - نام اسکا (توبی) ہی -

( ) اگر کسی بند والہ کا غلہ بسبب دہانہ پڑجانی کی خراب ہوجاوی - اور اوسکو سوای اسکی (کہ سروبہ سی غلہ لی سکتا ہی) سیرابی بند کا کوئی موقعہ نہ رہا ہو - تو ایسی حالت مین بلا عوضانہ سروبہ سی غلہ لی سکتا ہی - اگر کوئی کشتی بیکار ہوجاوی - تو اسیطرح بندات اوسکی اپنی اپنی سروبہ سی غلہ لی سکتی ہین -

( ) چند بندات متعلقہ گنڈی ایسی ہین کہ اگر اونکو گبہ سی سیراب کیا جاوی - تو پانی روکنی سی زور پڑکر گنڈی کو نقصان پہونچتا ہی - اور ساری موضع کی غیر آباد رہنی کا احتمال ہی - تو ایسی حالت مین ایسی بندات وال کو گبہ دینی کا اختیار نہین ہی - دیگر آبنوشان بندیوں و کوان یا خود جس طرح ممکن ہو اوسکی بندات کی سیرابی کی صورت کردیتی ہین - اگر نہ ہوسکی تو مجبور ویران رہتی ہین -

( ) اگر کسی کشتی کی عمیق ہوجانی کی باعث احتمال ہو - کہ اگر پانی اسمین چھوڑا جائیگا - تو آبادی دیہہ کو نقصان پہونچیگا یا بہت سی زمینات مین مغاک پڑکر ویران ہوجائینگی - تو ایسی حالت مین دہانہ کشتی بند کردیا جاتا ہی - اور اوسکی بندات جن جن کشتیون سی سیراب ہوسکین - شامل کردیجاتی ہین - بحالت ناممکن صورت سیرابی زمین متعلقہ کشتی ویران رہتی ہی اور عذر بندات وال پر لحاظ نہین ہوتا - سوائی اسکی کہ وہ بحالت کہلا رہنی اصل کشتی کی نقصان کا ذمہ اوٹھا دین - اور موضع وال کو مطمین کردیوین -

( ) کوئی آبنوش جو چند بندات رکہتا ہی - اگر اپنی سروبہ بند کی معاوضہ مین بجروی اوسکی پائینہ بند پر پانی لینا چاہی - تو اوسکا اختیار نہین ہی - کیونکہ جب پانی کشتی کی موہان سی گذر کر پائینہ پر پہونچ جاتا ہی - تو وہ پائینہ کا سمجھا جاتا ہی - سروبہ کا اوسکی ساتھ کچھ تعلق نہین رہتا - سوای اسکی کہ ہر اپنی سروبہ کو آبپاشی کری -

( ) ایک بند جسکی دونون طرف کسی ہی وہ منجملہ دو کسی کی ایک سی آبنوش ہوتا ہی - اور دوسری کشتی سی اوسکو بسبب کیدیا

فقرہ پنجم ذکر آبپاشی مٹ - زمین کی حیثیت کا دار مٹ کی آنی پر ہی - اور مٹ اوس مٹی کا نام
ہی - جو پانی سی بہکر آتی ہی - آبپاشی مٹ کی بعض روددون مین جہان پانی زور سی چلکر زمینات پر نہین پہیل
جاتا - اور تہوڑا مٹ آتا ہی - بیقدری وارہ جات ہوتی ہی - اور جن روددن مین زیادہ مٹی والہ پانی بکثرت آتا ہی
وہان سروبہ پائینہ طریق سی آبپاشی مٹ کی کرتی ہین - طریق یہہ ہی - کہ پہلی پانی آنی پر حسب دستور سروبہ پائینہ ہرایک
آبپاشی اپنی زمین کو کرتا ہی - جب کل موضع سیراب ہوجاتا ہی - تو وارہ مٹ والہ اپنی بند کا دکرہ پہر قایم کرکر نیچان
بند کہول دیتا ہی - اور ایک دوسرا موہان کسی کی طرف اوس موقعہ پر جہان پانی کل بندین گشت کرتا ہوا پہونچی اخراج
پانی کیواسطی قایم کردیتا ہی - اِس وسیلہ کی بنانی سی مٹ پڑتا جاتا ہی - مگر جو مٹ کا وکرہ قایم کرتا ہی اوسکا سخت ذمہ
ہی - کہ اپنی لٹہ پر حاضر باش رہکر نگران رہی - تاکہ کسی طرف سی لٹہ لوٹ کر پانی دوسری بندات کا نقصان نہ کردوی
جب مٹ والہ لٹہ کو اپنی اختیار حفاظت سی باہر دیکہتا ہی - تو اوسوقت وکرہ کاٹ کر درست کرتا ہی -

فقرہ ششم ذکر مسدودی گنڈیات - گنڈیون کی باندہنی مین کچہہ نقد خرچ نہین آتا - صرف جوڑون سی
گارہ کیا جاتا ہی - گنڈی مٹی سی بنائی جاتی ہی - الا اوسکی باندہنی کی واسطی چند جوڑہ ڈال لیکری لانہ جو قیمتی لکڑی کا نہین
ہوتی - کاٹ کرلاتی ہین - اور اوسکو گنڈی پر رکہہ کر اوپر مٹی ڈالتی جاتی ہین - اسطرح سی گنڈی طیار ہوتی ہی - اور گنڈی
مقدار مین اوس حد تک بنائی جاتی ہی - جسکو جملہ آبنوشان تسلیم کرین - چونکہ بعض بعض آبنوشان کو تہوڑی ہی بلندگی
بباعث نشیب رقبہ پانی چڑہ سکتا ہی - وہ زائد محنت سی پہلوتہی کرتی ہین - مگر اِس مین جب تک کہ کل گنڈی والی اوسکو تسلیم
کرکر اپنی تسکین نہ ظاہر کرین - اور داروغہ سرکاری اوسکی مضبوطی کو نہ دیکہہ لیوی تب تک برابر گارہ ہوتا رہتا ہی - جو شخص
گارہ سی غیر حاضر ہو - اوس سی ۲ روپیہ ناغہ وصول ہوکر داخل سرکار ہوتا ہی - کوئی گنڈی جب تک مالکان گنڈی اپنی مرضی
سی نہ توڑین - کوئی نہین توڑ سکتا - الا ہر ایک گنڈیوالہ کا ذمہ ہوتا ہی - کہ وہ پانی کو رائیگان نہ کری - اگر کوئی سروبہ نیت
نقصان رسانی پائینہ گنڈی نہ توڑی - اور پانی بہ تلف حق پائینہ رائیگان چلا جاوی - تو پائینہ والہ وغیرہ کو اطلاع دیکر معرفت اوسکی
گنڈی تڑوا سکتا ہی - اور پانی نقصان شدہ کی نالش

( ) اگر کسی بند والہ کی پاس بباعث سقیم الحالی کی جوڑہ نہ رہی - تو وہ پانی سی محروم نہین ہوسکتا - جو شخص اوس بند کو کاشت

کری - اوس سی کارہ لیا جاتا ہی - اگر غیر آباد پڑا رہی - تو کارہ اوسکا سب جو زہ وال کرتی ہین - الا ایسی حالت مین اوسکو

پانی نہین ملتا - جب تک کارہ مین شامل نہوی

( ) چند دیہات جو ایک گنڈی پر کارہ کرتا ہین - اگر منجملہ اون مواضعات کی ردو رو گردانی کرکی کسی موضع کی طرف چلا دی

اوس موضع کو بسبب رخ ہو جانی پانی رو دکی بلا وساطت گنڈی جیل سی سیرابی کی صورت ہو گئی ہو - تو ایسی حالت مین بہی

وہ موضع کارہ سی بری نہین ہو سکتا -

( ) کوئی موضع ایسی حالت مین ہی کہ بسبب ڈاہہ پڑجانی کس کی پانی اوسکو نہین چڑھ سکتا ہو - کارہ سی بری نہین ہو سکتا

جب تک کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بری نکرین - صاحب محتشم الیہ اگر کسی اور گنڈی کی شمولیت سی سیرابی موضع ممکن سمجہین

تو اختیار ہی - کہ شامل کردین - گنڈی والون کا عذر قابل التفات نہین ہوتا -

( ) سوائی حکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع موقوہ گنڈی تبدیل نہین ہو سکتا - اگر بسبب اونچا ہو جانی مونہان کس کی تبدیل موقوہ کی

ضرورت ہو - تو حکم صاحب ضلع حاصل کرکر اوس حد تک تبدیل موقوہ گنڈی ہو سکتا ہی - جس سی پائینہ گنڈی کو نقصان نہو

بشرط نقصان پائینہ تبدیل موقوہ نہین ہو سکتا -

( ) جدید گنڈی بعض حالت مین قایم ہو سکتی ہی - کہ جب صاحب ضلع ملاحظہ موقوہ فرما کر اسباب کا اطمینان کر لیوین - کہ اوسکی

طیار ہونی سی کسی گنڈی کو نقصان نہ پہونچتا ہو -

( ) اگر گنڈی سروبہ ٹوٹ کر پائینہ مواضعات اون سی پہلی سیراب ہو جاوین - تو ایسی حالت مین جب کہ پہر گنڈی بنا کر

آبپاشی شروع ہو - تو وہ مواضعات جو پہلی سیراب ہو گئی ہین - اگر اپنی نوبت پر بعض پائینہ منزلت پر پہر پانی لگانا چاہین

تو ممنوع نہین -

( ) اگر سروبہ موضع سیراب ہو کر گنڈی ٹوٹ جاوی - تو پہر وہ موضع اس عذر مین (کہ اوسکو ضرورت سیراب نہین رہی)

کارہ سی عذر نہین کر سکتا - سب مواضعات باتفاق گنڈی مسدود کرتی ہین -

( ) اگر کسی موضع سیراب شدہ کو ایسی حالت مین کہ کسی پائینہ کو آبپاشی کا شروع ہی - ضرورت آبپاشی کی ہو جاوی تو

گنڈی درست کرکر پہلا پانی روک سکتی ہین - کچہ عذر پائینہ کا اس بارہ مین (کہ پہلی آبنوشی ہو چکا ہی) لائق پذیرائی نہین

( ) اگر ایسی گنڈی کا موقعہ جسکی تعمیر آبنوشان متعلق چہوڑ کر دوسری گنڈی مین شامل ہوگئی ہین - درست ہو جاوی تو وہ مجاز ہین - کہ اپنی قدیمی سد کو آبپاشی زمینات کی واسطی مسدود کرین - مدت بیدخلی کی لحاظ سی دوسری گنڈی وال مانع نہین ہو سکتی - ہان اگر موقعہ گنڈی اونکی ثمولیت سی پہلی سی زیادہ ہوگیا ہو - تو پہر گنڈی وال اونکو علیحدگی سی معترض ہو سکتی ہین -

( ) اگر تل رود مین ہٹ پڑجانی کی باعث کسی موضع وال کو جو اپنی حد مین گنڈی باندہا کرتی ہتی - موقعہ مسدود ی گنڈی اپنی حد کی اندر نہ رہا ہو تو ایسی حالت مین بہ ثبوت وجوہات کافی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع سی موقعہ جدید گنڈی کی اجازت حاصل کر لیجاتی ہی - جو حکم صاحب ممدوح اس بارہ مین دیوین - ناطق سمجہا جاتا ہی -

فقرہ ہفتم ذکر حفاظت گنڈیات - گنڈی ہای حفاظت اونکی آبنوشان کرتی ہین - جب پانی آتا ہی تو مواضعات متعلقہ گنڈی سی ایک ایک دو دو آدمی رات دن گنڈی پر حاضر رہتی ہین - اور جہان کہین پانی کا زور پڑکر شگاف پڑتا نظر آتا ہی - فی الفور اوسکی درستی کرتی ہین - بشرط ضرورت زیادہ امداد تمام مواضعات متعلقہ کی نمبرداروں کو اطلاع پہونچاتی ہین - وہ تمام آبنوشان کو ساتہہ لاکر درستی کراتی ہین -

دفعہ سیزدہم درباب سڑک و پڑاؤ و ڈاک بنگلہ - دیکہو نقشہ نمبر ۲ سڑک پڑاؤ و ڈاک بنگلہ و سرای موتہانہ چوکی کو - اس ضلع مین سات سڑکین ذیل - سڑک بردی - سڑک لیہ و بہکر - سڑک پیزی - سڑک ٹانک سڑک بنون - سڑک شاہ پور - سڑک ڈیرہ غازیخان - پڑی سن - ڈاک بنگلہ و سرای و پڑاؤ و تہانہ چوکی ان سڑکون پر موجود ہین - سوای انکی باقی سب چہوٹی چہوٹی سڑکین ایک مقام سی دوسری مقام تک اندر حد ضلع کی آتی جاتی کی ہین - سڑک پیزی اب بتوجہ کپتان مکالی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نہایت مشکل راہ تہل سی نکال کر جاری ہوئی ہی - اور میل کاٹ اس سڑک پر چلایا گیا - کہ جو جہنگ سی گذرتا ہوا بمقام چیچاوطنی ریل کی سڑک پر جا ملتا ہی - سڑک بہ بہکر گذرشاہ سڑک ریلوی سی ملجاتی ہی - اسپر بہی نالیہ بتوجہ صاحب ممدوح میل کاٹ چلایا گیا ہی - اگر حکام ضلع مظفرگڈہ شاخ اس سڑک کو اپنی ضلع مین جاری کر کر گذر شیر شاہ پر سڑک ریلوی سی ملا دیوین - تو بسبب آب شیرین چاہات کنارہ سڑک مسافرین کو نہایت آرام حاصل ہو -

ضمن اول ذکر صفائی و مرمت سڑکہائی - داماں میں جو سڑکیں واقع ہیں - اگرچہ سال بسال مرمت اونکی ہوتی ہی - لیکن نہایت مشکل سی وہ مرمت بہم پہونچتی ہی - کیونکہ مشہور ہی - (داماں کی مٹی گگی گو ماسوکی لوڈا) یعنی نرم بشکل گو ماسخت بشکل آہن - علاوہ ازیں پہاڑی رودوں کی آنی سی اون ایام میں جب پانی پہیلا ہوا ہو - ان سڑکوں پر چلنا نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہوتا ہی - اور داماں کی تہوری آب تیز روان و کیچڑ سی اوس حالت میں جان سڑکوں پر ہوتی ہی - آمد و رفت اہل کی سڑکوں پر ہوتی ہی - مرمت تمام بسلا مستقل بھیجا منتظم ہیچ جہانتک پر جب پانی پہیل جاتا ہی -

سڑکوں کی زمینداران کی معرفت مزدوری دیکر سال بسال کرائی جاتی ہی -

ضمن دوم ذکر درختان برلب سڑک - سوائی سڑک ہائی جہانتک کہ اونمیں بباعث نمدار زمین شیشم کا درخت لگ سکتا ہی باقی پر سوائی درخت کگل کا اور درخت مشکل پیدا ہوتا ہی - چنانچہ آب تمام سڑکوں پر کگل لگائی گئی ہیں - اور حفاظت و خبرداری بخوبی ہوتی ہی - سڑک بڑی بڑی پر جو سب سی بڑی سڑک آمد رفت کی ہی - تمام جابجا اول سی جو سند احسان دیگر بنوائی گئی ہیں - پرورش و انتخاب درختان برلب سڑک کا خاص ذمہ لیا گیا ہی - اور جن جن جاہات والوں نی پرورش درختان میں محنت کی ہی - اونکو انعام صاحب ضلع سال بسال عطا فرماتی ہیں - جسکا نتیجہ تہوڑی دنوں میں اچھی درختوں کی رونق ہوتی جاتی ہی -

دفعہ چہاردہم ذکر زرخیزی مختلف اقسام رقبہ - پہلی دفعہ میں مختصر ذکر ہوا ہی - کہ رقبہ ضلع قدرتی اقسام ذیل والان جہانتک اہل پر محدود ہی - اب ہر ایک رقبہ کی اندرونی قسموں کا ذکر جو قدرتی اختلافات سی بنی ہوتی ہیں - بیان کیا جاتا ہی -

ضمن اول داماں - داماں کی عمدگی و ناقصی پہاڑی نالیوں کی مختلف اقسام مٹی سی بنتی ہی - جن نالیوں میں خالص مٹی ہوتی ہی - اوسکی پانی کا رنگ سفید زردی مائل - اور زمین آبنوش اوسکی زرخیز - مگر چونکہ خالص مٹ میں تو زیادہ ہوتی ہی - اور مٹی نرم خام اسلئی زمین کی اپنی ہی قوت اعلیٰ نم کو جذب کر لیتی ہی - دوران فصل میں اگر ایک بار نش ہو جاوی - تو اسمیں نہایت عمدہ فصل ہوتا ہی - خالص مٹ رود لونی کی زمینات میں پڑتا ہی - کسقدر کلراٹی مٹی اگرچہ خالص مٹ کی برابر نہیں ہوتی - لیکن ایک خوبی اسمیں زیادہ ہی کہ نم یعنی سیلاب اسمیں دیر تک محفوظ رہتا ہی

مثل سیٹ کی پیدا ہوتی ہین۔ (پکہ) جہنگ کا وہ رقبہ ہی جو کچہ سی مشرق اور تہل سی غرب واقعہ ہی۔ چونکہ دریائی کنارے سی
فاصلہ پکڑ جانی کی باعث زمین پختہ ہوگئی ہی۔ اسلئی دیسی زبان مین باسم پکہ مشہور ہی۔ باقی اگرچہ این زمین پر بوقت طغیانی چڑہ جاتا ہی
مگر بسبب فاصلہ پر ہونی کی دیر تک نہین رہتا۔ زیادی پکہ زیادہ تر چاہات پر ہی۔ لیکن غربی حصہ اسکا جو کچہ کچہ سی ملتحق ہی اوسمین
سیلاب دریائی سی کاشت ہوتی ہی۔ جو زمین پکہ کی نسبتاً ایلی کی ہی۔ اور اوسمین ہر دو فصل کاشت ہوتی ہین۔ باقی عام پکہ فصلی
زمین پکہ کی چکنی ہی۔ اوسمین مٹی زیادہ اور ریگ کم۔ بارش اگر موقعہ پر ہو جاوی۔ تو فصل اچھی ہوتی ہی۔ پکہ مین تمام تر کاران
واعلی قسمین کنک کماد کپاس وغیرہ پیدا ہوتی ہین۔ عمق چاہات پکہ و کچہ حسب ذیل

پکہ				کچہ			
زیادہ سی زیادہ		کم سی کم		زیادہ سی زیادہ		کم سی کم	
تا آب	زیر آب	تا آب	زیر آب	تا آب	زیر آب	تا آب	زیر آب
۱۵ فٹ	۹ فٹ	۱۰ فٹ	۱۱ فٹ	۸ فٹ	۳ فٹ ۱۰ انچہ	۱۲ فٹ	۱۲ فٹ

ضمن سوم تہل۔ تہل قدرتی دو قسم پر منقسم ہی تہل ڈگر تہل چولستان۔ ذکر ہر دو کا جدا جدا حسب ذیل ہی۔
(ڈگر) دیسی زبان مین ڈگر ایسی زمین کو کہتی ہین جسکا سطح ہموار ہو۔ زمین ڈگر کی پختہ زرد سرخی مائل ہی۔ زیادی چاہات پر ہوتی
مگر جب بارش کم ہوتی ہی۔ تو اوسوقت چاہات اکثر ویران ہو جاتی ہین۔ بسبب خشک زمین کی چاہات سی بمشکل بقدر چارہ زمینداران
فصل ہوتی ہی۔ لوگ ڈگر کی ناقص زمین کی سبب ہمیشہ سی قرضدار رہتی ہین۔ اسمین ایک ناقص فصل کا درجواب کی تجدہ فصلین بہی نہین کر سکتین۔ اچہی
فصل سہ واوسال کی تہی کافی ہوتی ہی۔ اگر بہت کچہ ہوئی۔ تو زمیندار ان ذیل خرید لیا یا چاہ کا ٹوٹا ہوا سامان درست کر لیا۔ اس زمین مین اجناس
ذیل گندم سرشف کپاس گوار کنگو ہندوانہ کی پیداوار ہوتی ہی عمق چاہات حسب ذیل

زیادہ سی زیادہ		کم سی کم	
تا آب	زیر آب	تا آب	زیر آب
۴۵ فٹ	۹ فٹ	۴۳ فٹ	۳ فٹ

(چولستان) دیسی اصطلاح مین چولستان ریگستان کو کہتی ہین۔ چونکہ چولستان مین ریگ بکثرت ہی۔ اسلئی چولستان کی نام سی مشہور ہی۔ اسکی زمین
مین خریف کا فصل بہت کم پیدا ہوتا ہی۔ اور یہ تہل ڈگر سی بہی ناقص ہی۔ پیداوار اجناس کی اسمین مثل تہل ڈگر کی ہوتی ہی۔ عمق چاہات
حسب ذیل

زیادہ سی زیادہ		کم سی کم	
تا آب	زیر آب	تا آب	زیر آب
۷۴ فٹ	۳ فٹ	۱۰۳ فٹ	۳ فٹ

دفعہ پانزدہم ذکر پیداوار چاہات مختلف اقسام رقبہ ضلع - پیداوار چاہات کا حال بکیفیت فہرست مشمولہ ذیل سے معلوم ہو سکتا ہے -

---

نقشہ اخراجات و منافع چاہات مختلف قسم رقبہ ضلع

دفعہ شانزدہم درباب محنت کرسانان - زمین اس ضلع مین زیادہ ہی اور زراعتکار کم - بباعث کمی زراعتکاران کی وجہ جو محنتین دوسری جگہون پنجاب مین دیکہی جاتی ہین - درباب طیاری زمین وہ اس جگہہ نہین - ہل کی محنت اس جگہہ بہت کم ہی داران مین تو اعلی ادنی جنس کی (باہا) اکثر ایک برابر ہی - لیکن جہنگ مین موٹی جنس کی واسطی کم اور اعلی کیواسطی زیادہ قلبہ رانی کیجاتی ہی - داران وتہل کلان مین باہاکا (جو بعد قلبہ رانی ڈہیلہ توڑنی کی واسطی پہیرا جاتا ہی م) دستور نہین - صرف جہنگ مین باہا پہیرتی ہین -

دفعہ ہفتدہم ذکر محنت کہات کوڑہ - داران مین سوائی چاہات سبزی ترکاری کی عموم کہات کوڑہ ڈالنی کا دستور نہین جہنگ پکہ وتہل مین زمین کی قوت بڑہانی کا مدار کہات کوڑہ پر ہی جس زمین مین نہ ڈالا جادی - زمین کی زرخیز بنانی کی باقی محنت سی بہی ناامیدی ہوجاتی ہی - تہل مین باوصف کہات کوڑہ کی بہی (جو زمین چاہ پر ایک سال کاشت کیجاوی) دوسری سال غیر آباد چہوڑ دیجاتی ہی - اور سال بہر اوسکی طاقت ٹہرانی کیواسطی کہات کوڑہ ڈالتی رہتی ہین - اور علاوہ آزان بہیڈ بکری والون کو بہی جو اونکی زمین مین بٹہلا دین - بحساب فی دو سو بہیڈ بکری بارہ ٹوپہ غلہ اور دیتی ہین - اور کوٹہہ بہیڈ بکری کا زمین مین پہیر پہیر کر بٹہلایا جاتا ہی - یعنی ایکدن ایک جگہہ دوسری دن دوسری جگہہ - اس طرح سیل زمین مین یکسان پڑجاتا ہی - تہل کی زمین مین جہنگ کی مٹی کا بہی ضرورت رہتا ہی - واسطی بسائی آذوں چاہ کی - تہل کی ریتلی مٹی کی اڑنی پانی سی جلد خراب ہوجاتی ہین -

دفعہ ہیژدہم درباب طریق تخم ریزی - کاشت عموم دو طرح پر ہوتی ہی بذریعہ نالی وچہٹہ - جس زمین مین حسب قاعدہ کاشت ہل سی زمین درست کرکر بذریعہ نالی تخم ریزی کیجادی - وہ نالی - اور جس مین بلاقلبہ رانی چہٹہ دیا جادی - چہٹہ کی تخم ریز کہلاتی ہی - نالی کی کاشت کی فصل اچہی ہوتی ہی - کیونکہ اوسمین فصل کی جہاڑون کی جڑ مضبوط اور نیچا ہونی کی سبب تازہ رہتی ہی - اور پانی کی بہ نسبت چہٹہ کی کم ضرورت رکہتی ہی چہٹہ کی فصل چندان پائیدار نہین ہوتی کیونکہ اوسکی پودون کی جڑ زمین کی اوپر ہوتی ہی - اگر جلد جلد پانی اوسکو نہ پہونچی - تو فصل خشک ہوجاتی ہی - چہٹہ کی کاشت اکثر کالا پانی دال کرتی ہین - جہنگ اور داران دالی کم - اور چاہات مین فقط نو عمل ہی - چہٹہ دالی بذریعہ چہٹہ بیج ڈالکر اور ایکدفعہ ہل چلاکر اور کیارہ بناکر پانی چہوڑ دیتی ہین - اور نالی دالی پہلی بذریعہ ہل وکہیت کوندہ زمین قابل کاشت کرکر پہر پانی بہرکر تخم ریزی کرتی ہین -

اور جہاں ۔۔۔ ہین ۔۔۔ اور ۔۔۔ گولائی ۔۔۔

وہ کا گیرہ اور دیگر مدور بنایتی ہین ۔ اور اوس دایرہ مین خلا دایرہ کی ساتھ

جب مرکز کی متصل ہو پہنچتی ہین تو اوس چھوٹا دایرہ کو جو بیچمین رہجاتا ہی ۔ درمیان

دوسکا ہی ختم ہو جاتی ہی تو پہر اسیطرح دوسری مین شروع کردیتی ہین ۔ بعد

دایرہ کا ایک ایک حصہ لیکر دایرہ بناکر قلبہ رانی کرتی ہین ۔ اس وقوہ کی اور زمین

کہیت مین پہلی تا پہر پیٹا پا جاتا ہی ۔ اور یہی یومیہ کم و بیش زمین کی ناقص کام کی

سخت زمین یعنی ۔۔۔ چار کنال تلہ و گہاس والی پانچ کنال یومیہ ۔

دفعہ بیستم ذکر صفائی فصل بحنت گوڈی ۔ اضلاع پنجاب کی زمیدار بیج کم

کرتی ہین ہرایک کرسان جب تک کہ بوٹہ زور نہ پکڑ جاوی گوڈی کرکر زمین کو پولا کرتا اور گہاس

تخم اور پولی زمین کی ہرایک جنس کا بوٹہ چہاڑدار ہوتا ہی ۔ اور خالی زمین کو جو بیچمین بوٹون کی کم

پہیل کر بہردیتی ہین ۔ اس ضلع مین برخلاف اسکی خواہ فصل مین کسقدر گہاس ہوت ہوکر نقصان

نہین کرتی ۔ گوڈی کسیکا نہ کرنا کرسانون کی کم ہمتی اور زیادہ زمین کی باعث سی ہی ۔ مگر اس جگہ یہ بتادینا

ہی ۔ اصلی بوٹہ چہاڑدار نہین ہوتا ۔ مگر زیادہ بیج کی باعث بوٹی اسقدر گنجان ہوتی ہین ۔ کہ اگر شروع بوئی

ال بوئی نہ چہوڑا جاوی ۔ تو فصل گندم زمین پر لیٹ پڑجاتی ہی ۔ پر اوسین دانہ نہین پڑتا اصلی تا

ابی بونی اور زیادہ فصل والی سوداگران خراسان کی گہوڑی با غذر رقم ذیل چہوڑدیتی ہین

کندم ماہواری گہوڑہ گہوڑی تین سی تین ثنیت پانچ روپیہ تک	جو ماہواری ۱۲ ارسی تین روپیہ تک حسب حیثیت فصل ۔	سرشت ماہواری مقطع فصل

جانکہ چرائی ہو کر فصل درست ہوجاتی ہی ۔

دفعہ ۱۲ ذکر کٹائی فصل پختہ و شرح یومیہ درو کنندگان ۔ جیک دہتی مین فصل کو زمین

کی د...
لونگ باشی موٹھ کا وڈ عمدہ ہوتا ہی - مکی او چاول کا سب سی اعلی قسم کنگ
مین نیشکر و باجری و تماکو کاشت کرتی ہین - وہان بعد موتی فصل کرکی پہر دوسری
مین اسکا لحاظ نہین ہوتا -
کومٹ زمین مین

دفعہ ۲۵ - ذکر باغات و درختان میوہ دار - پہلی عملداریون مین

اسواسطی کہ وہ بیرونی حملات و فسادات کی روکنی کی لئی مستعد اور ہوشیار رہتی
کل ضلع مین اسوقت صرف دو تین باغیچہ ڈیرہ و ٹانک مین نوابون کی ہوتی ہی
لوگون کو بیفکری کی وسعت ملی - اور اسپر ہی آئین سرکاری جسکی رو باغ لگانی والو
زیادہ تر شوق کو بڑھا دیا - اب روز بروز باغات کی ترقی ہوتی جاتی ہی - اور باغا
کی زمین موافق ہی - اور اسمین باغ لگوائی جاتی ہین - اور باغون مین درخت

انب	انار	آڑو	سیو
شہتوت	کہجی	جمون	لسوڑہ
کرنا	فالسہ	بیرپیوندی	گلگل
لگو	سوہانجنہ	کیلہ	انبلتاس
ترنجی	داخ		

ہوتی ہین - سنگترہ و لیمون کی
موافق ہی - اور آلوچا کی و دسعلی جہک کی - ٹانک و چودہوان کی باغون
اور انجیر داناں کی تمام باغیچون کی اچھی ہوتی ہی - بیکر کا طوطا انب و نیز سہارن
دفعہ ۲۶ - پیداوار درختان - پیداوار درختان کی اس ضلع مین باقسا

	دیسی لغت میں	فارسی لغت میں	کس جگہہ ہوتا ہے
۵	تلور	طعدری	ہرجگہہ
۶	نیل کنٹھ	سبزک	ایضاً
۷	کبوتر	حمام	ہتہل
۸	شیر لقال	شیر لقال	سیلابہ
۹	سبہڑا	کنجشک	ہرجگہہ
۱۰	چڑیا	ایضاً	آبادی
۱۱	ہدہد	ہدہد	ہرجگہہ
۱۲	گہہان	ایضاً	ایضاً
۱۳	لالی	لالی	یکہ جہک
۱۴	ممولا	صعوہ	ایضاً
۱۵	چہپاکی	کزل	ہرجگہہ
۱۶	بلبل	بلبل	ایضاً
۱۷	گرسو	.	باغات
۱۸	چمونہ	.	.
۱۹	مور	طاؤس	ناگ داران
۲۰	پہن	.	داران
۲۱	ال سفید	غلیواز	ہرجگہہ
۲۲	ہل سیاہ	ایضاً	ایضاً

	دیسی لغت میں	فارسی لغت میں
۲۳	[illegible]	
۲۴	[illegible]	
۲۵	طو[illegible]	
۲۶	مرغابی	
۲۷	بگلہ	
۲۸	ڈہینگ	
۲۹	سرخاب	
۳۰	ٹٹوہا	
۳۱	جبل گگڑ	
۳۲	کشائی	
۳۳	مہگ	.
۳۴	کونج	.
۳۵	ٹوبہ	.
۳۶	ہنس مرغ	.
۳۷	ببیاہ	.
۳۸	کالکڑچھی	.
۳۹	تبک	قاز
۴۰	ٹکڑی	مرغی

…تی کا اوسکی دہنی ہاتہہ پر دو ہرکر برہمن…
…نوفی کی روح کو تاریک و خوف ناک…
…لیتا یا اوسکی ہاتہہ پر رکہہ لیتا ہے۔ کہتی…
…۔ اگر سال بسال طلائی دیوا…
…پہونچتا جب دم نکل جاتا ہے۔ تو…
…شروع کردیتی ہین۔ اوسکو…
…طلاع سب لوگ ٹوپی…
…رنزل کیو اسطی مجبور کر…
…وہاں غسل کرتی ہیں…
…تا ہے۔ ایک کو کم…
…ابان بارلد…
…ل کر…
…رچوکا آ…

دفعہ شانزدہم درباب محنت کرسانا [illegible] ہوتی لڑکی کی بہ بڑی بہائی پر اوسکی شادی قیمتًا فرض ہوگی - اور
کی وجہ مختین دوسری جگہون پنجاب مین دیکہی جاتی ہی [illegible] اکثر ایسا ہی ہوتا ہی - کہ بوقت نسبت کی یہہ شرط ہوجاتی ہی - کہ جب
داران مین تو اعلی ادنی جنس کی (بابا) اکثر ایک [illegible] کا اختیار ہوگا - کہ اپنی گہر سی بالعوض اوسکی کسی کی شادی کریوین قیمتًا
کیجاتی ہی - داران و تحصیل کلان مین بابا کا (جو [illegible] برادرون مین برہمن کہتری سی کم - برہمن کہتری کا ناطہ الٹ ابار
ہیرتی ہین - [illegible] اس سی زیادہ معاوضہ کا آج تک نہین سناگیا - دستور نسبت کا یہہ ہی

دفعہ ہفتدہم ذکر محنت کہار کی [illegible] الدین دختر اوس خاندان کی گہر جس سی نسبت جائز ہی - وہ بہیجکر اپنی درخواست
دستور نہین جہک یکہ تحصیل مین زمین [illegible] چند معتبران و برہمن لڑکیوالہ کی گہر جاتا ہی - اور وہ بڑی تعظیم سی اونکو مثلاً کر ایک
بنائی کی باتی محنت سی جی نا امید [illegible] ہو تا مین بطور نذر پیٹ کی ڈالکر مبارکباد دیتا ہی اوسوقت برہمن سی کشن ہوجاکر اگر
دوسری سال غیر آباد چہوڑ دیجاتی [illegible] بارہ ٹکہ اپنی برہمن کو دیتا ہی - اسکا نام (بامہ) ہی - بعضون مین پوترہ والہ ہی والہ
بکری والون کو بہی جو اونکی زمین [illegible] اپنی برہمن کل کو سگن دیکر درسطی رسم (باسہ) کی ہتیا ہی - پوترہ والہ بعد رسم (باسہ)
مین بہیر بہیر کر مثلاً پا جاتا ہی [illegible]

کی زمین مین جہک کی [illegible] یعنی بیاہ شادی - بخلاف ہندوان اضلاع پنجاب اس جگہہ یہہ اچھا قاعدہ ہی - کہ جب
ہین [illegible] تو اونکی شادی کرتی ہین - مگر اب بعض بعض لوگ بخلاف رسم قدیم غلطی سی پنجاب کی رسم کا
دفعہ سیزدہم [illegible] ملین ایک بدعت فخر سمجہی گی - قاعدہ شادی یہہ ہی - کہ پوترہ والہ معرفت کسی معتبر آدمی کی لڑکیوالہ سی استمزاج
قاعدہ کاشت [illegible] مہینہ کا (ساہا) بتاتا ہو - اوس سی لڑکی والہ کو اطلاع کرتا ہی بعد حصول جواب کی اپنی اہل برادری
تخم ریز کہلاتی [illegible] پنڈت کی پاس ٹیوا لکہوانی کی واسطی جاتا ہی - وہ نیک لگن دریافت کرکر ایک ٹیوا یعنی فہرست بناتا ہی
رہتی ہی - [illegible] کی ماہی پر قشقہ کہینچتا ہی - وہ فہرست ہمراہ تعمیل لڑکی والی کی گہر بہیجی جاتی ہی - بعد ازان پوترہ والہ اپنی گہر مین
کی اوپر [illegible] رچاتا ہی - شروع سامان شادی سی وہ لٹہ کو گہوٹ اور دولہن کو کوار بولتی ہین - پہلی پہل برہمنون کو بہوجن
داران [illegible] جاکر کہدیا جاتا ہی - اور اہل برادری کی گردن مین سات سات لچی پوری - بعد ازان (جنج) یعنی ضیافت
ایمن [illegible] دری کی ہوتی ہی - معمول یہہ ہی - کہ جنج سی ایکدن پہلی سب برادری کو جمع کرکی صابن دیا جاتا ہی - برادری کی

معتبر لوگ صابن کو لیکر ایک شخص کی پاس جسکو ضیافت پر

اِس سی یہہ مراد ہی - کہ اوسکو ضیافت سی اطلاع ہوگئی - ضیافت

دو دو تہالیان پر ایک گہر مین پہونچائی جاتی ہین - اگلی دن

جو گہوٹ سی پہنوائی ہین - اور آپ اوسکی گرد کہری ہوکر گاتی ہین -

ہین - اور کچھہ اِس سی ساتہہ گہر پر اوسنی کوار کی بہیجا جاتا ہی - بٹنی کی بعد

آتی ایک منگا کچ برنگ سبز قدری قدری ریشم و سر شف باندہکر اِس قسم کی

کی ہاتہہ دہنی یا باقی پانچ اشیا ذیل - چہج - منی یعنی سوصہ گلی مین فراخ مشابہہ

ہین - اور یہہ گانی گہوٹ کی ہین باندہتی ہی بعد ازان پارچات کہنہ اوتروا کر گہو

بندی - دہوتی - پہنوائی جاتی ہین - الا بعض قومون کی وہ ہی پورانہ رہتی ہین -

تا وان اونین ترک کی گئی ہین - تبدیل پارچات ہوکر (نگٹ سہرا) باندہا جاتا ہی -

ہوتا - کاغذون کا ہوتا ہی - کہتی ہین - کہ مسلمانون کیوقت چاندی کا زیور معلوم ہوکر آدم

تہا - اسلئی نگٹ چاندی کا باندہنا ترک کردیا - نگٹ کی باندہنی کیوقت پہلی پرہمن ایک ل

ونا ک دیوتا ہی) - بنا کر تین دفعہ گہوٹ سی یہہ کلمہ (وناک دیوتا پہلی توں پوجی ہین)

ہی - اور اوسپر سہرا پہولون کا لٹکایا جاتا ہی - ایک آدمی گہوٹ کا بہنوئی یا خویش اشناشہ بالا

پر رہکر ہر وقت گہوٹ کی ساتہہ اوسکا محافظ رہتا ہی - بعد ازان جنج کی تیاری ہوتی ہی - گہوٹ کو

کر سرپر گشت کا سایہ کرکی معہ برات درخت جنڈی تک جاتی ہین - بوقت گہوڑی چہڑنی کی ہمشیرہ گہوٹ کی گہوڑی کی باگ

توفیق باگ چہوڑوائی کچہہ نقد دیتا ہی - گہوٹ تین دفعہ گرد جنڈی کی پہر کر شہ بالا سی تلوار لیکر ایک چہوٹی سی شاخ جنڈی کو

تمام جانجی براتی والدین گہوٹ کو (دوہایو) کہتی ہین باپ گہوٹ کا حتی الامکان خیرات کرتا ہی - اور تمام جانجی ایک

کا گہوٹ کی باپ کو دکہلاتی ہین - خاص برادری کی لوگون سی روپیہ روپیہ اور دوسرون سی فی کس ایک ٹکہ

لیجاتی ہی - بخلاف دیگر قصبات کی داماں کی مواضعات مین دہی والہ پانچ چہہ روز پہلی معہ اپنی لڑکی کی جسکی

مٹی کا اوسکی دہنی ہاتہہ پر دہر کر رہتی ہین کہ سنکلپ

وفی کی روح کو تاریک و خوف ناک رستون مین

لیتا یا اوسکی ہاتہہ پر رکہہ لیتا ہی - کہتی ہین کہ دیوا سنکلپ

اگر سال بسال طلائی دیوا سنکلپ کرکی

پہونچتا جب دم نکل جاتا ہی - تو سب خویش و اقربا

شروع کرتی ہین - اوسوقت جبکہ جسکا کام

اطلاع سب لوگ ٹوپی جگہہ ماتم کرو

سنرل کیواسطی مجبور کرتی ہین - اوسوقت

غسل کرتی ہین - بعد غسل کی

ایک کو کمر مین لپیٹ کر دوسری

اپان پا لیتا ہی - وہ سبب

کفن سفید مردہ کو او

جو کا آٹا جسمین شہد

پسر متوفی

دہرتا ہی - اور

چہوٹی

اوسکا سر شمال کی طرف پاؤن جنوب کیطرف کرکی ایک چراغ مٹی کا اوسکی دہنی ہاتہہ پر دہرکر برہمن سنکلپ
کرا دیتی ہین - جو انکی عقیدہ مین ویدون کی منترون کی سنگت سی متوفی کی روح کو تاریک و خوفناک راستون مین
روشنی کرتا ہی - دیوا سنکلپ کی بعد تعظیماً عورت یا بیٹا بیمار کا سر زانو پر لیتا یا اوسکی ہاتہہ پر رکہہ لیتا ہی - کہتی ہین کہ دیوا سنکلپ
کی بعد اگر بیمار تندرست ہوجاوی - تو وہ بعد اوسوقت تک کہ جیتا رہی - اگر سال بسال طلائی دیوا سنکلپ کرکی برہمن
کو نہ دیوی - مردہ کی موافق سمجہا جاتا ہی - اوسکا دان پن کیا ہوا اوسکو نہین پہونچتا - جب دم نکل جاتا ہی - تو سب خویش و اقربا
مردہ کو اندر چہوڑکر دروازہ کو قفل دیدیتی ہین - اور آپ باہر نکل کر گریہ و زاری شروع کردیتی ہین - اوسوقت جا بجا کسیکا کام
شادی و غمی مین اطلاع پہونچاتا ہی - تمام اہل برادری کو اطلاع پہونچاتا ہی - جب اطلاع سب لوگ ٹولی ٹولی اوس جگہہ ماتم کیوقت
لیتی ہین - رکہہ کر ماتم والی کی جگہ جمع ہوجاتی ہین - اور وارثان متوفی کو دلدہی کرکر سنسکار کیواسطی مجبور کرتی ہین - اوسوقت
پسران متوفی استثنائی چوٹی کی باقی تمام سر کی بال معہ داڑہی مونچہہ کی منڈوا کر کہوا کر غسل کرتی ہین - بعد غسل کی [illegible]
اوسکا پہلی کپڑی اوتار کر سفید دیسی پارچہ کی تین ٹوٹیون سی جو ہر ایک چار چار ہاتہہ کا ہوتا ہی - ایک کو کمر مین لپیٹ کر دوسری
کو کاندہی پر بطور رومال کی رکہہ لیتا ہی - اور بار پوش اوتار کر یا نوٹہین پورانی کمبل کی جرابان پار لیتا ہی - دو بوجہہ لونگون کی
واسطی غسل مردہ کی بہری جاتی ہین - زنانہ کو زنانہ اور آدمی کو آدمی غسل دیتی ہین - بعد غسل کی کفن سفید مردہ کو اوڑہا کر
اگر عورت ہو - تو اوسپر رنگین کپڑہ کا - آدمی پر کمخواب یا دوشالہ کا اوچہاڑ ڈالتی ہین - اور جو کا آٹا جسمین مل شہد گہی ملا
ہوا ہوتا ہی - ایک رکابی گلی مین گوندہ کر منجملہ اوسکی تہوڑی سی آٹی کی گولہ جسکو پن کہتی ہین - پسر متوفی سی سنکلپ
کرا کر برہمن مردہ کی چہاتی پر رکہا دیتا ہی - اگر عورت ہو - تو ایک گرہ ناریل پہل و سات عدد وغیرہ یا ہی - اور زیور حسب ذیل
دولتمند آدمی چاندی کی غریب سکہ کی ڈالتا ہی - چاندی کی زیور سوا روپیہ تک قیمت کی ہوتی ہین - چوڑیان بیل یعنی جو ہاتہہ مین [illegible]
انگوٹہی یعنی چہلہ - رکہہ سی - ٹہیڈیان - بعد سنکلپ پن وغیرہ کی مردہ کو بیالہ بیبان پر جسکی شکل چہوٹی سیڑہی کی ہوتی ہی
رکہہ کر چار آدمی کاندہون پر اوٹہا کر مسانون کیطرف لیجاتی ہین - راستہ مین برادری کی لوگ و دوست آشنا ہمراہ ہوتی
نوبت بنوبت کاندہا دیتی ہین - آگی آگی جا بجا [illegible] کی شاہنہ گیت اس قسم کی جس سی زیست کی ناپایداری کا خیال
ہوکر عاقبت کا خوف ہو گاتی جاتی ہین - پیچہی عوام لوگ یہہ کلمہ (رام رام ست ہی) کہتی ہوئی چلتی ہین - معنی اسکی یہہ ہین

خدا سچ ہی۔ اور سب فانی و ہیچ ہی۔
عورات اس جگہہ میت کی ساتہہ نہین جاتین۔ دروازہ شہر تک جاکر پہر نہانی دہونی کیواسطی واپس ہوجاتی ہین۔ جب آدمی
بیبان کو کاندہون پر اوٹہائی موقعہ گہڑہ پہینن پر پہونچتی ہین۔ تو اوس جگہہ بیبان کو شمالاً جنوباً رکہہ دیتی ہین۔ اور برہمن دوسرا
بن آرو جو کا پسر متوفی سی سنکلپ کراکر گہڑہ پہینن کی اجازت دیتا ہی۔ وہ گہڑہ بہرا ہوا کاندہون پر اوٹہاکر پانی ڈالتا ہوا
تین دفعہ بیبان کی گرد پردکہنہ لیتا ہی۔ یعنی طواف کرتا ہی۔ بعد پردکہنہ کی گہڑہ کو زمین پر مارکر توڑ دیتا ہی۔ اور دست بستہ
تعظیم کرتا ہی۔ گہڑہ پہینن ہوکر اہل برادری کی سوائی دوسری لوگ واپس چلی آتی ہین۔ اور کاندہی بیبان کو اوٹہاکر مسان
کی طرف چلتی ہین۔ اوس جگہہ مردہ کو مع کفن غسل کرایا جاتا ہی۔ لکڑیان پیشتر موجود کر رکہی ہوتی ہین۔ زمین پر چونکا
دیکر چتا مردہ کی جلانی کیواسطی چن دیتی ہین۔ اور چتا پر کفن کی اوپر کا جابجا کو ملتا ہی۔ اور مردہ کی عضوؤن پر روغن زرد بوقت
ہاتہی چتہ کی لگا دیتی ہین۔ اور ہون پر چڑہتی۔ جب چتہ تیار ہوجاتی ہی۔ تو برہمن پسر ابن سنکلپ کراکر بعد پردکہنہ کی لینو
یعنی آگ دلواتا ہی۔ بعد دو تین گہڑی کی مردہ جلکر جب ادہ سڑہ ہوجاتا ہی۔ تو پہر برہمن وید کی منتر پڑہکر اور تین پردکہنہ
دلواکر پسر متوفی کو کپال کریا کی اجازت دیتا ہی۔ کپال سنسکرت مین دماغ کو کہتی ہین۔ بموجب حکم شاستر کی وہ آلا اپنی
مارکر مردہ کی سر کو کہول دیتا ہی۔ اس سی مطلب یہہ ہی۔ کہ کہوپری کی سخت جگہہ بہی دوسری عضو جسم کی ساتہہ جل جاوے
اور مردہ کی جلنی مین دیری نہو۔ مردہ جلانی کی بعد لوگ غسل کیواسطی دریا یا کہوا وغیرہ کیطرف جیسا جس جگہہ موقعہ ہو
متوجہ ہوتی ہین۔ اور تہوڑی دور چلکر چتہ کیطرف پیچہا دیکر پانون کی بل بیٹہہ جاتی ہین برہمن اچارج مثل امام اوس
جماعت کی آگی بیٹہکر بعد کچہہ پڑہنی کی ایک چہوٹی سی لکڑی توڑکر پیچہی کیطرف پہینکتا ہوا یہہ کلمہ (جہون آئی تہی گئی بولو
بہگتو رام) کہنا شروع کر دیتا ہی۔ پہر دوسری لوگ بہی اسیطرح کہتی ہین۔ غرض دو دو تین تین دفعہ کہکر پہر لوگ دریا
پر جاکر بعد غسل کی واپس ہو متصل شہر ایک درخت کی نیچی جمع ہوجاتی ہین۔ اس جگہہ پنچایت برادر کریا کرم پسر
متوفی کو پگڑا چہار ہاتہہ کپڑہ کا چہواکر آگی وہ پیچہی پیچہی آپ چلکر اوسکی دروازہ تک آتی ہین۔ عورات کا داویلا
وجزع فزع شروع ہوتا ہی۔ پنچایت ضعیفہ عورات کو زبانی دلجوئی کرکی کہانا پکانی۔ اور دوسرون کی کہلانی جیر
کیواسطی تاکید کرکر رخصت ہوتی ہی۔ اسدن کریا کرم والا برت یعنی روزہ رکہتا ہی۔ اور برہمن کو بہوجن لڈو پیڑہ

کاہکر

کاریکرم برت اوپارتا ہی - اگلی دن تمام پنچایت و برادری کی لوگ ملکر متوفی کی گہر آتی ہین - کنب استہاپن کیواسکی
جسکا طریق یہہ ہی - کہ اوس مکان کی دروازہ کی سامہنی جسمین موت ہوئی تہی - ایک چہوٹا سا ٹوئیہ کہودکر اوسمین
چراغ روشن کردیتی ہین - اور اوسکی متصل کچہہ فرق سی ایک گنی کچی لسی سی بہرکر اور مونہہ پر اوسکی سرخ کپڑہ باندہکر
لگا دیتی ہین - نیچی اوس گنی کی سوراخ ہوتا ہی - اوسمین بلحاظ اسکی کہ قطرہ قطرہ پانی خارج ہوتا رہی - گہاس
دوب کی تنہ جسکو (کوتسا) کہتی ہین دیدیتی ہین - گنی کا نیچی ریگ بچہی ہوئی ہوتی ہی - گنی کا پانی سوراخ کی رستہ
تہوڑا تہوڑا ریگ پر ٹپکتا رہتا ہی - دس دن تک یہہ چراغ رات دن جلتا رہتا ہی - اور اسقدر ایام کریانشین برہمن
سی پتہ چاولون کی جسمین تلسی دل شہد گہی سرشف سفید قسقہ لگانی کا رنگ ملا ہوا ہوتا ہی - برہمن سی سنکلپ کراکر
ندی نالہ چہوٹی مین جیسا موقعہ ہو - ہر روز معہ ایک زنار کی پہینک آتا ہی - بعد استہاپن کنب کریا کرمی معہ ایک ہمراہی
کی جاکر تین لکڑیان (جنکو پرکاٹہیان کہتی ہین) چنچہ مین ڈالتا ہی - چار دن تک پنچایت برابر ماتم والہ کی گہر صبح و شام
ماتم پرسی کیواسطی جاتی رہتی ہی - چوتہی دن پنچایت تمام خویشاوندان متوفی سی سوائی کریانشین کی ماتم کا بیگار
اوتروا کر اونکو کاروبار کی شغل کی بابت تحریک کرتی ہی - اور اسوقت کا دو دقتہ آتی کا کام ختم ہوتا ہی - چہوتہی دن
دو تین آدمی معہ کریانشین سامان حسب ذیل لیکر مسوانون مین یعنی جہان چنچی کیواسطی جاتی ہین - دو گہڑی یعنی پانی
کی گہڑیان یعنی سوچہ لگی چوترو - ایک سہاتک یعنی رکابی گل - چراغ - سفید شرشف - مولی - سیندور - دودہی
سیر - مٹہائی -

اور وہان جاکر پہلی اچارجی برہمن کو سیر بناشہ بلاتی جاتی ہین - بعد ازان چنچہ کی گرد چار کلہ نصب کراکر
برہمن منتر وید کا پڑہا جاتا ہی - اور کریانشین سفید سرخ سوتر کلہ ہای مذکرہ کی گرد تنتا جاتا ہی - جس سی چنچہ کا حلقہ
محدود ہو جاتا ہی - بعد ازان بقدر ڈیڑہ فٹ مربع کی کپڑہ لیکر اوسکو چار ڈورہ سوتر کی ساتہہ جو ایک ایک کلہ
چنچہ کی ساتہہ بندہا ہوا ہوتا ہی - تن دیتی ہین - اسکا نام تنبو بولا جاتا ہی - اسکی بعد ایک ایک عضو کی استخوان
ہمراہ پہونچانی گنگا جی کی چن کر سہاتک مین رکہہ لیتی ہین - اور باقی خاکستر و استخوانون کو پانی سی ٹہنڈا کر
دریا مین بہا دیتی ہین - چنچہ کی بیچ دو گہڑی روٹیان سرشف سیندور بعد اوٹہانی خاکستر و پہولون کی

ہر چہار کلہ کی ایک دیوا جلادیتی ہین - اور پہر دریا در یا پر اکر اون پہولون مین پنجرتنی ملاکر اونکو دہو لیتی ہین اور
جب آدمی عمدہ پارچات غسل کرکے گہر کو واپس آتی ہین - پہول یعنی استخوان دولتمند لاتی ہین کسی برہمن کی
ہاتھہ گنگا ڈالنی کیواسطی روانہ کردیتی ہین - تاکہ کریا سی پہلی پہونچ جاوین - الا غریب آدمی لوٹا مٹی مین بہر کر کسی اگلا گہر
کی پیچ دفنا دیتی ہین - وہ جب موقعہ ہاتھہ آتا ہی پہونچاتی ہین - مگر کریا کی آگی پہونچاتی ہین پہول یعنی ثواب سمجہا جاتا ہے

ستوان

ساتوین دن ماتم والون کی ساتھہ تمام برادری کی لوگ ایسی جگہ پر جسکو متصل پیپل کا پیڑ ہو جاتی ہین - کریا نشین
پیپل کی مونڈہ کی پاس پانون کی بل ایک زانو جہکا بیٹھہ جاتا ہی - دوسری پانی لاکر اوسمین تہوڑا انیسہ
ملاکر اوسکی ہاتہون پر جو مونڈہ پیڑ کی طرف جہکی ہوئی ہوتی ہین - ڈالتی ہین - جب ۲۴۰ گہڑی ہو جاتی ہے
تو اوسوقت کریا نشین پہر سر منڈواتا ہی - اور دوسری لوگ تیل مٹی سی جو ماتم والہ کی گہر سی ملتی ہی - سر دہوتی ہین

داہمان

دسوین دن وہ مٹنب جسکا ذکر اوپر چہوڑا گیا تہا - دریا مین بہایا جاتا ہی - اسطرح پر کہ پہلی دیوا کی متصل جو تنکا
دیکر اوسپر جگہہ سمیر مٹہائی برہمن اچارجی کو کہلائی جاتی ہی - بعد ازان وہ دیوا اسکو لپیٹ کر ایک ظروف
کی کشادہ دہان مین رکہہ کر معہ کٹی کی دریا پر لیجاتی ہین - کٹی کو دریا مین پہینک دیتی ہین - اور چراغ کو تنکہ پر
کو ملا پر معہ دسوین پنڈ کی رکہکر دریا مین چہوڑ دیتی ہین -

کریا کرم -

کریا کرم کی دن اعتبار قومی کی لحاظ سی مقرر ہین - برہمن کی گیارہوین ویش چہتری کی تیرہوین سودر کی تیسوین
دن کریا ہوتی ہی - کریا کی دو قسم ہین - اول کریا - دویم نرائینی بل - کریا عوام اون شخصون کیواسطی
جائز ہی - جو اپنی موت سی موئی ہون - اور دوسری کریا اون متوفیان کیواسطی جو خود کشی ہی - خودکشی
کی موت ہندؤن کی مذہب مین نہیت ناقص ہی - جب تک ایسی مردہ کیواسطی نرائینی بل کیا جاوے
روح اوسکی خطرناک منجون مین بہٹکتی رہتی ہی - حتی کہ وہ پریت یعنی جن بہوت ہو جاتا ہی - اور وہ ہر دم

پانی کی پیاس مین جلتا ہی بلکہ دل اور مغز اوسکا اوبلتا ہی - لیکن وہ بسبب تنگ ہونی کی بوجب عقیدہ ہوا ایک سوراخ سوزن کی
برابر ہوتا ہی کامیاب نہین ہو سکتا - ایسا متوفی پس ماندگان کیواسطی بہی کمال مضر ہی - اسلئی اوسکی خویش اقربا نرائنی بل
کرتی ہین - نرائنی بل مین ایک پتلہ جو بنام متوفی بناکر اوسپر وید کی منتر پہڑ کر جلایا جاتا | اس ہی بوجب حکم شاستر
وہ مطلب حاصل ہوتا ہی - گویا وہ آدمی جو خودکشی مین ہوا تہا معمولی موت کی منصب مین آگیا -
کریا کی دن برہمن اچارج کو اشیاء ذیل سنکلپ بنام ارواح متوفی دیکر رخصت کرتی ہین - اور پہر بہی اوسکی -

	پارچات		ظروف	زیور
چہتری -	مرد	عورت	باٹی - گردہی - دیغچہ - کرچہی - مونگر -	انگوٹہی کلپک قیمتی
درکہہ -	چادر -	بہوچہنی -	مجہٹہ دلا گنگرا	[illegible]
دستار -	دلا -	چولی -	پاپوش	
جوڑہ پاپوش				

پلنگ

کوئلہ رخاک ستری پر بہکلتی ہین - تاکہ پہر اوسکا آنا نہو - یہہ حکم احکام مذہبی سی نہین - صرف نحس سمجہکر یہہ عمل کرتی ہین - بعد
وداع جارج ایک گائی لاکر اوسکو ڈالا مہنہ ڈالکر کہلوایا جاتا ہی - اور تمام بوجہہ گل اوتار کر خاکروب کو دیدیتی ہین - پارچات
کی صفائی اور مکان کی لپائی کرکی پہر تمام گہر کی آدمی غسل کرتی ہین - بہاٹ جاکر تمام اہل برادری وپنچایت کو مراد بندہ ہونی
دستار کی اطلاع کرتا ہی - سب خویش آشنا آجاتی ہین - پروہت بنت گوردوارہ سی سر پالا تا ہی - اوسوقت برہمن
ویدخوان وید کی رچن پہڑ کر اسپر متوفی کو دستار بندہ ہوا کر تلک دیتا ہی - اور سب حاضرین ایک ایک روپیہ اوسکو کہلاتی
ہین - صرف شکر کا پان کچہہ کا لیا جاتا ہی - بعد پیش پنچایت مختصر طور پر اوس قسم کی نصایح کہ (اب دنیاداری کا بوجہہ تمہاری
سر پر ہی - ہر طرح سی ہوشیار اور مصروف کار ہونا چاہئی) وغیرہ کہکر رخصت ہوتی ہی - اور وہ پنچایت کو ہاتہہ باندہکر تعظیم
دیتا ہی - پہر اپنی گور یعنی مرشد کی قدمبوسی کرکی دربار مین جاکر مصری ڈالتا ہی - پہر اپنی کاروبار مین مصروف ہوتا ہی

دہم سافت

اور دو لشتہ مٹھی روٹی جو (اہوسری کہلاتی ہی - جو اور دو پڑون کی بیچ قند سیاہ رکھکر پکائی جاتی ہی) کہلاتی ہین - ملان مسجد
کا لڑکی کی کان مین اگر بانگ دیتا ہی - اوسکو حسب توفیق بعض صرف قند سیاہ و سیر سوا سیر آرد بعض کچھہ نقدی مزید برآن
بلوچون کی قاعدہ ہی - کہ پستان موہنہ لگانی سی پہلی نوک تلوار دہوکر اوسکی پانی مین سرگین خر گہول کر ایک قطرہ لڑکی کی موہنہ
مین ڈالتی ہین - کہتی ہین کہ اس عمل سی بچہ پر جن کا آسیب اسپر اثر نہین کرتا - چھٹی دن ملان سی نام رکہایا جاتا ہی - وہ
قران سی فال نکالکر نام رکھتا ہی - اسطرح پر کہ چند پرزہ کاغذ پر نام لکھکر اونکو جدا جدا اوراق قران مین رکہدیا جاتا ہی - بعد ازان
کھولنی سی جس نام کا پرزہ پہلی نکلی - وہی نام رکہا جاتا ہی - بعض ملان قران کھولکر صفحہ کی ابتدائی لفظ سی ایک نام حاصل
کرتی ہین - جب بچہ سات دن کا ہوتا ہی - تو اوسکی شکم پر چار پانچ جگہہ تہوڑا تہوڑا نشتر سی شگاف دیکر دو دفعہ خون نکلواتی ہین - نام
اسکا پچھی ہی - کہتی ہین کہ اس خون کی نکلنی سی لڑکا تندرست رہتا ہی - نائی کو پچھی کی بابت نیم پاؤ قند سیاہ اور سیر بہر آٹا
دیتی ہین - عورت آٹھہ دن تک ناپاک رہتی ہی - اور اسقدر ایام ہر وقت دائی اوسکی نگران حال رہتی ہی - بعد غسل آٹھوین
کی پہر دائی خبر لینا موقوف کردیتی ہی - اس جگہہ مثل خاندان افضل قوم پنجاب یا ٹر میانخیل پٹھانون کی دستور ہی - کہ وہ ایسی
بچون کا جو والدین کی گہر سستی ہو پیدا ہو ناک چھیدکر طلائی تہہ ڈالتی ہین - جاٹ بلوچ صرف نام یون مثل
(کہونہ خان) وغیرہ -

دفعہ ۴۶ - درباب چھنا یعنی موتر اشی - جب بچہ سات مہینہ کا ہوتا ہی - تو بعض مسجد پر بعض جنکی منت
ہوتی ہی - وہ زیارت فقیر پر جاکر جھنڈ اوتروائی ہین - جھنڈ اوتروانی کی رسم کو اسلی آگی آگی عورات گانی بجانی چلتی ہین
پیچھی مرد - موقعہ مقصود پر پہونچکر تمام عورتین پاؤ پاؤ غلہ (دیلون) کا ایک چادر پر جمع کردیتی ہین - جب رسوم جھنڈ اوتروانی
کی ہوجاتی ہی - تو تمام مرد و عورت والدین طفل کو مبارک دیتی ہین - اور وہ اونکو قند سیاہ تقسیم کرتی ہین - نائی کو جھنڈ
اوتروائی سیر بہر آٹا ایک پیسہ نیم پاؤ قند سیاہ اور غلہ دیلون کا نصف دیتی ہین - باقی غلہ دائی لیتی ہی -

دفعہ ۴۷ - درباب منت مرض چیچک - اسکی نسبت مختلف رواج ہی - کہترانون کی سوائی باقی
پٹھانون مین چندان وہم و رسومات کا نہین - لیکن دیگر مسلمان اکثر مانند رسوم ہندوان اس مرض کی منت کرتی
ہین - الا برہمن انکی نہین آتا -

دفعہ ۸۴ - ذکر ٹہیوریعنی ختنہ - روز تولد سی چار سال کی بعد اور دسوین سال کی اندر چہہ سال مین جب موقعہ ملتا ہی - ٹہیور ختنہ کی شادی کرتی ہین - بوقت ٹہیور کی لڑکہ کو سرخ لٹہہ کا جہلا سر پر ٹوپی ہاتہہ مین دہاگا جہلا اوہنی نقش اسکی باندہہ کر باندہا جاتا ہی - ختنہ در مسجد پر بعضون کی ہان بعضون کی ہمراہی کرتا ہی - دولتمند ختنہ کیوقت لڑکی سی پہلی نائی کو چار یا آٹہہ بکرا کہوا تی ہین - غریب آدمی جسنی شادی کا سامان نہ کیا ہو - صرف دو تین سیر آٹہ یا ڈیڑہ پاؤ قند سیاہ ایک نائی کو دیتا ہی - الا شادی والہ حسب مقدور ایکدو روپیہ و یاد گاؤ - اور دیگر کاندہی والہ جو شادی ٹہیور مین جمع ہوتی ہین پیسہ پیسہ بطور بیل کی دیتی ہین - والد لڑکہ کا تمام حاضرین کو جو مبارکباد دیتی ہین - قند سیاہ تقسیم کرتا ہی - اور تمام کانڈہی والون کو گوشت و روٹی کہلواتا ہی - ختنہ پر جو شادی رچاتا ہی - وہ ہر سی لیکر ایکدو روپیہ تک کاندہ والون سی نیول لیتا ہی -

دفعہ ۸۵ - درباب منگنی ان یعنی نسبت ناطہ مسلمانان - مسلمانون مین عموماً ناطہ معاوضہ پر قریبی رشتہ داران کی گہر ہوتا ہی - اگر غیر جگہہ ہو - تو پٹہانون مین ڈوم کی معرفت اور بلوچون و جاٹون مین سفید ریش معتبر کی توسط سی درخواست کرتی ہین - بعد تسلیم کی وکیل اگر پوتر والہ کو مبارکباد دیتا ہی - پٹہان لوگ اگر دختر والہ کا گہر دوسری بستی مین ہو - تو بیشتر ایک دنبہ و روغن زرد جسکو اونکی بولی مین بخنی بر دختر والی پکا کر کہلوانی کی واسطی تیار رکہتی ہین بہیجدیتی ہین - اور آپ پچاس سی زیادہ دوسو تک روپیہ لیکر بہمراہی چند معتبران و ڈوم دہی والی کی گہر جاتی ہین - معتبر و ڈوم روپیہ پوتر والہ سی لیکر دہی والی کی آگی رکہدیتی ہین - بعض طامع ڈوم و نائی کو ایک ایک دو دو روپیہ دیکر باقی کل لی لیتی ہین - لیکن اکثر دوسو میں پچاس روپیہ اور اکیسو سی ۵ روپیہ معتبران کی ملاحظہ پر پوتر والہ کو واپس کردیتی ہین - بعد ازان دہی والہ ٹہوڑا سا نمک لیکر سب حاضرین کو تقسیم کردیتا ہی - وہ نمک کو زبان پر لگا کر فاتحہ خیر پڑہتی ہین - اور دختر والہ پوتر والہ کو مبارکباد دیتا ہی - پہر دیگر حاضرین - بعد ازان پوتر والہ قند سیاہ تقسیم کرکے واپس چلا آتا ہی - پٹہان ناطہ نسبت کو (کوہنڈہ) کہتی ہین - جاٹ بلوچ (کہتران) انہین بعد امنہ لڑکا کا باپ معہ چند معتبران و ڈوم و نائی کی سامان ذیل - مہندی نقد نکاحت ۵

زیور

کنگن - بالیان - بہچا ڈری

پارچات

بوٹی معہ ایکروپیہ جو اوسکی گرہ مین باندہا ہوا ہوتا ہی - گنگرا - کورتی

پشتو کی غزلین گاتی ہین۔ شام کیوقت برات دہی والا کی گہر کی طرف روانہ ہوتی ہی۔ اور شیخ کی ساتھ عورات چادر لیا
ہتہی ہوتی ہین۔ اور اسوقت برات کا کیفیت ایک دیکھنی کی قابل ہوتی ہی۔ اہل برات مسلح کچلی یا چپات بعضون کی کاندہی
پر برہنہ تلوار بعض سر برہنہ نیلا پٹکا ایک جہنڈی پر لگا کر اچہلتی کودتی اور رقص مارتی جاتی ہین۔ اس قوم مین دولہا برات
کی ساتھ اپنی سسرال کی گہر نہین جاتا۔ جب برات منزل بستی وغیرہ والا کی پہونچتی ہی۔ تو اوس جگہہ کی عورات و لڑکی
لڑکیان جو منتظر بیٹہی ہوتی ہین۔ دیکہتی ہی خوب اینٹ پتہر برسانی شروع کرتی ہین۔ اور باروت کی چہوریان اوکی اوپر چلا
ہین چہوڑتی ہین۔ سبب یہی کا اہم ہی۔ کہ پٹہانون کی برات مین لوگ میلی کچیلی کپڑی پہنکر جاتی ہین۔ کیونکہ وہ کپڑی بعد واپسی نہین
پہونچتی۔ جب اینٹ پتہر کی چوٹون سی برات لاچار ہوتی ہی۔ تو سفید ریش آدمی اگر لڑکی لڑکیون وغیرہ کو منع کرتی ہین
ہتہی ہین کہ پہلی علداری مین تو اس سنگ باری سی بعض وقت مرگ تک نوبت پہونچ جاتی تہی۔ بوقت دخل بستی دہیہ
براتی نوجوان بہی بازگی ہوتی ہین۔ جب شیخ دہی والا کی گہر داخل ہوتی ہی۔ تو جاتی ہی گوشت و روٹی جسکا پوتر والا نی پہلی
ہی سامان کیا ہوتا ہی کہا کر گانی بجانی کی مجلس گرم کرتی ہین۔ علی الصباح دہی والا جہیز حسب ذیل سوہڑ یعنی لحاف
بالشت یعنی سرہانہ۔ قمیص۔ چادر۔ چیل آئینہ۔ جوڑہ پاپوش۔ رسا۔ تکر ماڈگاو۔ دیکر اپنی دختر کو حوالہ پوتر والہ کی
کردیتا ہی۔ وہ دولہن کو سواری کرکی لیکر واپس ہوتی ہین۔ نکاح پوتر والہ اپنی گہر آکر پڑہواتا ہی۔ بعد نکاح کی برات کی لوگ
ایک ایک روپیہ تنبول دیکر واپس ہوتی ہین۔ تین دن تک دولہن دولہا کی گہر رہتی ہی۔ بعدش دولہن کا بہائی و ایک
عورت مشق ماچی وغیرہ دونون آکر واپس لیجاتی ہین۔ بعد ایکدو دن کی لڑکی کا باپ و والدہ جاکر پہر لی آتی ہین۔ اسی رسم
کا نام ستواڑہ ہی۔ جاٹ بلوچ کہتران۔ انہین بعد مقرر تاریخ نکاح خویشون و آئیون کو لڑکی والا نائی کی معرفت کانڈہا
یعنی اطلاع پہونچاتا ہی۔ تاریخ نکاح پر سب لوگ پوتر والا کی گہر جمع ہوجاتی ہین۔ دن بہر رقص وغیرہ کا شغل رہتا ہی۔ اور
لڑکی والا تمام براتیون کو گوشت روٹی یا سکر چاول کہلاتا ہی۔ انہین بیاہ والا لڑکی کو گہوٹ اور دولہن کو کوار کہتی ہین
جب جانجی روٹی سی فارغ ہوتی ہین۔ تو اوسوقت گہوٹ کی ہاتہون مین شگون کی مہندی لگاتی ہین۔ اور نیا پوشاک
پہنواکر ایک تین ہاتہہ کپڑہ جسکو چیلند کہتی ہین۔ بطور پیٹی کی کمر مین باندہکر ایک چہری اوسمین لٹکا دیتی ہین۔ اور ہمشیرہ
گہوٹ کی گانہ جو مولی کی دہاگہ مین ایک چہلہ اپنی ریشم سبز مکا کچہ باندہکر بنایا جاتا ہی۔ باندہتی ہین۔ اور سہرہ پر

پہولون کا سہرا

پہولون کا سہرا۔ اوسوقت تمام مرد و زن والدین گہوٹ کو مبارکباد دیتی ہین۔ اور قند سیاہ تقسیم کیا جاتا ہی۔ سہرہ بندہ
بند ہوا گہوٹ اپنی ہمشیرہ کو گائی یا نقد ایکدو روپیہ دیتا ہی۔ بعد سہرہ دکگنہ کی ایک لڑکہ گہوٹ کا بہنوی یا دوست آشنا
شہ بالا گہوٹ کا بنتا ہی۔ جو کاندہی پر تلوار اوٹہاتی ہر وقت اوسکی ساتہہ رہتا ہی۔ رسوم ہای متذکرہ ہوکر جنج دہی والہ کی
طرف تیار ہوتی ہی۔ عورات کجاون مین شتر سوار اور آدمی اکثر پیدل بعض بسواری اسپ آگی آگی ڈہول ڈہول بجاتی
ہی۔ جاتون مین عورات کجاون مین بیٹہی گاتی جاتی ہین۔ گہوٹ بعض قومون مین بسواری اسپ اور بعض [illegible] مین
پیدل ہوتا ہی جب برات بستی دہی والہ کی متصل ہو پہنچتی ہی۔ تو دہی والہ اگر اوسکی گہر مین گنجایش ہو تو بہتر ورنہ اونکی
ٹہیرنی کو اسلی جگہہ تجویز کر دیتا ہی۔ روٹی بیستر پوترہ والہ کی آدمی طیار کر رکہتی ہین۔ جنج روٹی کہانی سی فارغ ہوکر ہنسی
خوشی مین مشغول ہوتی ہی اور عورتین دہانہ گیت گاتی ہین۔ نکاح دولہ دولہن کا دہی والہ بموجب شرع محمدی ملان دہہ
سی پڑہواتا ہی۔ بعد نکاح کی دہی والہ چوری اور پوترہ والہ برای حاضرین کو تقسیم کرتا ہی۔ اور سب لوگ گہوٹ کی باپ کو
مبارکباد دیتی ہین۔ پہر شگن [illegible] حسب صراحت ذیل شروع ہوتی ہین۔ (اول چوری) دہی والہ چوری کا تہال گہوٹ کو
کیو اسطی بہیجتا ہی۔ بعد تناول کی گہوٹ اوسمین پانچ ٹکہ یا ایکروپیہ کم حسب توفیق ڈالتا ہی۔ یہہ حق [illegible] حجام کا ہوتا ہی
پہر نائی دہی والون کا مہندی لا گہوٹ کی انگلی پر لگاتا ہی۔ اس مہندی کا ایکروپیہ اوسکو ملتا ہی (دویم کپڑہ گہڑولی) گہوٹ
کوار کی کپڑہ کی عقد باندہکہ عورات گاتی بجاتی ہوی دونون کو گہونہہ پر لیجاتی ہین۔ آگی آگی گہڑہ لی ہوی گہوٹ کی ہمشیرہ
ہوتی ہی وہ جاکر [illegible] کو پانی سی بہرتی ہی۔ بعد بہری گہڑہ کی پہر اوسیطرح واپس ہوتی ہین۔ مکان سسرال پر پہونچکر گہوٹ
اپنی ہمشیرہ کو حسب توفیق کچہہ دیکر عقد کپڑہ کا کہلواتا ہی (چہوٹی کہارہ) گہڑہ گہڑولی کی پانی سی گہوٹ کہارہ پر بیٹہکر غسل کرتا ہی
اور کہارہ کی متصل چہونی پیسہ قدری قند سیاہ رکہکر اولٹی دہری ہوتی ہین۔ عورات گرد کہارہ کہڑی گیت گاتی ہین۔ گہوٹ
بعد غسل کی کہارہ سی چہونی پر پیر مارکر اوتر آتا ہی۔ اگر چہونی نہ ٹوٹی۔ تو عورات ہنسی مین گہوٹ کو بہت شرمندہ کرتی ہین
جب چہونی کی رسم ہو جاتی ہی تو تمام مرد و عورات والدین گہوٹ کو مبارکباد دیتی ہین۔ اور حجام پڑتہ پارچات حسب ذیل
مجہلا چادر پٹکا انگرکہہ۔ کوار کی باپ سی لاکر گہوٹ کو پہنواتا ہی۔ بعد ازان دہی والہ کی طرف سی عورات ایک تہال
مین سات چراغ روشن کرکی اوسمین سات بت بنام ہنا دبزرگان گہوٹ رکہدیتی ہین۔ اور یہہ تہال ایک عورت

رنگین پوش خوبصورت نوجوان جو کسی قسم کی بیماری یا نقص جسمی نہ رکھتی ہو - ہاتہہ مین اوٹہا لیتی ہی - اور ویکہ دوسری عورتین
اسی تعریف کی اپنی ہاتہہ مین چیندگانہ - باقی تمام انکی ساتہہ ہو جاتی ہین - اس طریق سی کل عورات گاتی ہوئی گہوٹ کی پاس
پہونچکر تہال اوسکی آگی رکہدیتی ہین - اور آپ گرد گہوٹ کی حلقہ باندہکر گانا شروع کردیتی ہین - جب گہوٹ اوس
تہال مین ہاتہہ ڈالتا ہی - تو وہ عورت جسکی ہاتہہ مین کانی ہوتی ہین - ہارکر تمام بنون کو ویران کردیتی ہی - اس سی
مراد انکی یہہ ہی - کہ سب سی زیادہ محبت گہوٹ کی کوار کی ساتہہ ہو - بعد ادای رسوم ست چراغ عورات گاتی ہوئی اپس
جاتی ہین - اور گہوٹ کو بہی ساتہہ لیجاتی ہین - اور کوار کی پاس پہونچکر (لون) ملانی کا شگون ہوتا ہی - اسطرح پر
کہ ایک بکاری سی نمک لیکر گہوٹ کوار کی ہاتہہ مین وہ اسکی ہوتی ہی - پہر وہ لون تہال مین ملایا جاتا ہی - اس سی مراد یہہ
ہی - کہ دو لون کا نمک یعنی جایداد مشترکہ ہوئی - لون کی رسم کی بعد باوچون مین کوار کو (سنہن جسمین ازاربند کی جگہ
سات تار خام سوتر کا ازاربند ہوتا ہی) پہنواکر - اور جالٹون مین سوای اس رسم کی عورات گہوٹ کو کوار کی پاس چہوڑکر
مکان سی علیحدہ ہوجاتی ہین - اور صبح ہی والہ برات گو دہیز اپنی توفیق کی موافق دیکر رخصت کرتا ہی - کوار اپنی خاوند
کی گہر سواری کیجاوہ پرسوار آتی ہی

دفعہ ۱۰ - حالات غمی مسلمانان - جب کوئی مرجاتا ہی - تو ملان غسل دینی کی بعد پارچات اوسکی بی
لیتا ہی - اور مردہ کو سفید کپڑی کا کفن پہنوایا جاتا ہی - بعد ازان متوفی کی شریک براوری کی لوگ ایک ایک کفن
ساتہہ ہی تین تین انہہ کا ڈالتی ہین - یہہ تمام کفن ترکہان گورکن لیتا ہی - بعد ازان مردہ کو چارپائی پر لٹاکر ساتہہ
شرائط قرآن شریف اوسکی ساتہہ قبرستان مین لیجاتی ہین - راستہ مین جنازہ خوانی کرکی مردہ کی حق مین دعا
عفو گناہ کرتی ہین - اور اوسوقت بعض ایک چادر بہی جسکو اوچہار کہتی ہین - بالائی کفن مردہ پر ڈالتی ہین - بعد
دفن کی جب واپس آتی ہین - تو حلوہ پکاکر اون لوگون کو جو ساتہہ جنازہ کی ہوتی ہین - دیتی ہین - اسکو (کوڑی)
روٹی بولا جاتا ہی - تاریخ وفات سی تیسری دن تمام خویش واقربا جمع ہوکر قل خوانی کرتی ہین - بعد قل خوانی
کی غلہ ملان کو ملتا ہی - اور وارث مردہ کی دو روپیہ بارہ آنہ ہدیہ قران کرکی حقداران متوفی از قسم امانت و ملان علاوہ
کو دیتی ہین - بعد ازان سال وفات کی اندر پنجشنبہ اول - تاریخ وفات کی چالیسوین دن - شب برات - محرم

کام مین حسب ذیل چہوٹی روٹی کو جو بچون کی اسطی تیار ہوتی ہی (لولہ) مشمی اناج باجری - جوار و پنیر کی پیچ مین قند سیاہ ڈکر پکائی جاری ہی۔ (باجری کی) (تیرہ گہی) (مشمی اناج) معمولی روٹی کی موافق ملا دساط تو از زمین پر آگ

(پہر اوپر سی) روغن زرد لگا کر پکائی جاوی۔ (تماکہ پہلے) گلر اسکا دودہ میں حل کر پکائی جاتی ہی

جلا کر پہر اوسپر پکائی جاوی ہی۔ ہر قسم کی روٹی کو (تکیہ) تکرہ بہی بشان خشکی (کہتی ہین) سوای کسانون کی باقی لوگ دو وقت یعنی شام

کو معمولی وقت پر روٹی کہاتی ہین - مگر ان مین چہار دفعہ روٹی کہانی کا معمول ہی - اور نام ہر چہار دفعہ روٹی کی مختلف حسب ذیل

نروان	روٹی	پیشیرا	شام
علی الصباح کام پر جاتی ہوئی جو کہائی جاتی ہین	معمولی وقت پر دو پہر کی روٹی ہی	جو بہی کہائی جاتی ہی	رات کی روٹی کا نام ہی

دفعہ ۵۵ - درباب ذکر برتن ہای ہر دو جماعۃ ہندو و مسلمان - برتنون کی نام جو ہندوان اور مسلمانون مین کہانا پکانی کی استعمال آتی ہین

ہندو	مسلمان
کٹورہ - فراخ - طشت - طشت - کرزہ یعنی باسی - دیغچہ - تابہ - بلوٹی - گروا - گیلاس - تہال - کٹورہ - ڈکن - دیغچہ چمچی - پرات - تہالی کانسی - گاگر پتیلی - توکس - گنگا ساغر - بوگنہ - نوا راہنی - کڑاہی	جام روئین یا مسی - مجمعہ - توا آہنی - ہتہولی مسی

غریب معمولی حیثیت

کٹوری - چپٹر - باٹری - کاسہ لکڑی - چہل آہنی - تہولی مٹی

دفعہ ۵۶ - درباب پوشاک مردانہ و طرز - پٹکا - مجیلا - چادر - چولا یعنی انگرکہ - عموماً یہہ چہار کپڑہ مردانہ پوشش کی ہین - مگر متمول تعلیم یافتہ آدمی مجیلہ کی جگہہ شلوار اور پٹکا کی بجای کلاہ ولائتی ٹوپی یا سادہ رکہتی ہین - دیہاتی کر اربعض ٹوپی پہنکر پٹکا ترک کردیتی ہین - غریب کسان جو کہل پوشاک کی توفیق نہین رکہتی - وہ یعنی دو سہ گز گلی مین ڈالکر ایک لڑا اوسکا مجیلی کی جگہہ کمر مین لپیٹ لیتی ہین - اسطرح پر دونون پارچات سی مجیلا و چولا کا کام لیتی ہین - یہہ پوشش ملک کی قدیمی ہی - جیسی کہ بعد اضلاع پنجاب مین پوشش نی وضع بدلتی بدلتی بالکل پورا طرز چہوڑ دیا ہی - ایسی جگہہ نہین - یہان کچہلی قاعدون سی تجاوز کرنا لوگون کا انگشت نما ہونا ہی - اگر کوئی مجیلی کی جگہہ پاجامہ پہن لیوی - یا چولا کی جگہہ کورتہ بٹن دار یا سکٹ تو اوسکو عام

بعد ازان کنار یدار مجلا چولی بندوانی صرف سینہ بند کی طرح ہوتی ہی چو زیدار ہوتی ہی۔
اوسمین بٹنون کی جگہہ ڈوری پیچھی کیطرف باندھی جاتی ہین۔ چولی پر صنعت دستی بہی کرتی ہین۔ یعنی سیاہ و سرخ وغیرہ مختلف رنگ کی ابریشم کی پہول اوسپر لگاتی ہین۔

بہوچھنی رنگدار مختلف رنگ کی ولیسند قمیض یا ریک انگریزی پارچہ رکہا دیتی برقعہ۔ سوتی زمینی کپڑہ کا ہوتا ہی جیب گہرسی باہر نکلتی ہین اور پردہ کیواسطی ہین لیتی ہین۔ پاپوش لوضع ہندوانی۔

چادر خاکی رنگ۔ پاپوش اوڈہ وار چولا بہو قوہ ہردو دوزش و بجای پیشیم زیبائش کیواسطی پہول ابریشم مختلف بناکر اوپر یکہ دو ابیان چیارانہ نصب کرتی ہین۔ غریب عورات پہولون پر کیلواڑیان گوندہتی ہین۔ اور پہول مختلف رنگ سوت کی بناتی ہین۔

بلوچ نصرانی والان کی پہنوائی

ستھن۔ چولی۔ چادر پاپوشش

ستھن و چادر سفید ہوتی ہی۔ بعض ستھن نیلی سوسی کی بہی رکہتی ہین اور چادر لٹھہ ہلکی رنگ کی۔ چولی کوڑتی کی وجہ کی ہوتی ہی۔ مگر بمقدار کورتہ لمبی نہین ہوتی۔ اور نہ تکلف پہولون کا ہوتا ہی۔

عام بلوچ وجاٹ

چولی گگرا بہوچھنی جوڑہ پاپوشش

چولی مثل عورات نصرانی کی ہوتی ہی۔ مگر اسپر اپنی صنعت سی پہولون کا تکلف بہت کرتی ہین۔ سیاہ و سرخ نیلہ سبز زرد و ابریشم کی پہول بناکر اوسمین بعض چہوٹی چہوٹی شیشہ مدور لگا دیتی ہین۔ بعض کیلواڑیان۔ دولتمند دوانیان بہی۔ گگرا ہندوانی وضع کا ہوتا ہی۔ الا جنیان اپنی پوشاک پیشہ ور عورات کی موافق رکہتی ہین۔

چہرہ اور ہاتہون کی زیبائش کیواسطی عورات سرمہ کی خال بناتی ہین۔ رخسار و زنخدان غبغب و پیشانی پر بعض جگہہ خال بناتا ہوتا ہی۔ اور ہر جگہہ کو سوئی سی چہید کر سرمہ بہر دیتی ہین۔

دفعہ ۵۸۔ درباب زیورات زنانہ و مردانہ مروجہ ضلع

زیور زنانہ مردانہ مروجہ ضلع بذا کی نام جو ہین فہرست ذیل سی معلوم ہو سکتی ہین۔

بزنشمار

نام زیور	کس جگہ ڈالا جاتا ہے اور کس دات کا ہوتا ہے	کس قیمت کا	مردانہ ہے یا زنانہ کس قوم کے لوگ پہنتے ہیں
...وٹرکی	کانوں میں طلائی و چاندی کا دو قسم		چھوٹے بچوں کا زیور ہے مسلمان کا
بوندی	ایضاً		ایضاً ہندو کا ہے
والا...	ایضاً		ہندو مسلمان دونوں قوموں کی لوگ
مرکی	ایضاً طلائی		ہندوانہ
کنگن	ہاتھ چاندی	۵	ہندو مسلمان دونوں قوموں کی مرد
سنہٹی	گلو چاندی طلائی		مردانہ زیور ہے ہندو لوگ پہنتے ہیں
ہنسری	ایضاً		چاندی کی مسلمان اور طلائی ہندو پہنتے ہیں
توڑا	گلو طلائی		ہندوانہ زیور ہے اس قوم کی مرد پہنتی ہیں
انگشتری چھلا	انگشت		مردانہ زیور ہے ہندو مسلمان دونوں رکھتی ہیں
ٹیکہ	سر چاندی		بتشریح نمبر ۱۲
...پودی	ایضاً		عورات ہنود سر کی پیچھے باندھتی ہیں
۱۱ چوٹی پھول	ایضاً		عورات ہنود اوپر سر کی باندھتی ہیں
دالا	کان		کانچ کی موتی ڈال کر ہر ایک قوم کی عورات کان میں ڈالتی ہیں
۱۲ بالی	ایضاً		ایضاً
۱۳ بالی	کان میں چاندی کا ہوتا ہے		عورات اسلام
۱۴ سنہڈیالی بالی	کانوں میں ایضاً		عورات اہل ہنود

نمبر	نام زیور	کس جگہ ڈالا جاتا ہے اور کس دھات کا ہوتا ہے	کس قیمت کا	مردانہ ہے یا زنانہ کس قوم لوگ پہنتے ہیں
۱۷	جھمکی	کانوں میں - چاندی طلائی ہر دو قسم		عورات اہل ہنود
۱۸	ڈوپیٹو	ایضاً		ایضاً
۱۹	سنگار پٹی	پیشانی		عورات ہر ایک قوم
۲۰	لونگ	ناک میں - طلائی		ایضاً
۲۱	جھمہ	ناک میں - طلائی یا چاندی		ہندو عورات عموماً طلائی مسلمانوں بعض بعض ہندوانوں کی عورات چاندی
۲۲	بولا	ناک میں - طلائی		عورات ہر ایک قوم
۲۳	بولا قسم ثانی	ایضاً		ایضاً
۲۴	تارا	گلے میں - طلائی ہوتا ہے		ایضاً
۲۵	کنٹھ مالا	ایضاً - چاندی		ایضاً - زیادہ تر عورات ہنود
۲۶	چندن ہار	گلے میں		ایضاً
۲۷	چونپ کلی	ایضاً		عورات ہر ایک قوم
۲۸	ہنسلی	ایضاً - چاندی		ایضاً
۲۹	دوڈن بالا	ایضاً		عورات ہنود
۳۰	کنگن	ہاتھ میں - چاندی		مسلمان عورات
۳۱	کنگن واٹوینا	ایضاً		عورات ہر ایک قوم
۳۲	دستی	ایضاً		ہندو عورات
۳۳	چور	ایضاً		عورات ہر ایک قوم

نمبر	نام زیور	کس جگہ ڈالا جاتا ہی اور کس دہات کا ہوتا ہی	کس قیمت کا	مرد از ہی باز یا نہ کس قوم کی لوگ پہنتی ہیں
۳۴	آرسی	انگوٹہہ مین۔ طلائی و چاندی		عورات ہر ایک قوم
۳۵	بچھوہ	او نگلیون مین چاندی		ایضاً
۳۶	پیٹکی	کمر مین۔ چاندی		ہندو عورات کمر مین باندھتی ہین
۳۷	تورا	پاؤن مین۔ چاندی		عورات ہر ایک قوم
۳۸	کڑی	ایضاً		ایضاً
۳۹	گہونگرو پہول	ایضاً		ایضاً
۴۰	پازیب	ایضاً		ایضاً

دفعہ ۵۹۔ درباب اصل اصول و اقسام زبان۔ اِس ضلع مین تین قسم کی زبان بولی جاتی ہی۔ ہندی۔ بلوچکی۔ پشتو۔ ہندی اصل زبان ملک کی ہی۔ لیکن پنجابی زبان سی بعض بعض لفظ اختلاف رکہتی ہین جنکی نام دیکہنی فہرست شمولہ سی معلوم ہو سکتی ہین۔ بلوچکی زبان فارسی کی بگاڑ سی بنی ہی۔ اسمین عموم فارسی لفظ آتی ہین صرف کوئی لفظ ہندی کا (پشتو) کی بہی سنسکرت بہاشا ہی۔ پہر اسمین ایرانی یونانی تاتاری حاکمون کی رفتہ اِن بولیون کا خلط ملاؤ ہو کر ایک نئی زبان بن گئی ہی۔ اگر پشتونون کی دور دراز بزرگان کی نامون کا دیکہا جائی۔ تو ٹہیک ٹہیک بعض ہندی نامون سی ملتی ہین۔ مثلاً ہری پال۔ رتن۔ سری پال۔ کاغ دوڑ۔ دہنا۔ تتا۔ پہٹنی۔ ناگر۔ جوگی۔ اترا کانسی جوت۔ وڈ۔ سیالا۔ اچ۔ چند ارا۔ چند رام۔ مبارک۔ ڈاڈر۔ منگل۔ جالندہر۔ کوئی۔ اپل۔ چند رد۔ سیلی ملکت۔ دہپال۔ کیشو۔ اوری۔ کنہ گرام۔ متو۔ اود۔ پہود۔ بنج۔ تنور۔ سینی۔ بلی۔ گوری۔ ٹولا۔ بیم بیٹ۔ سندر۔ اچو۔ سلار۔ سہیرانی۔ سدو۔ اندڑ۔ رانا۔ } وغیرہ } مقابلہ زبان مین بولی سنسکرت ہندی فارسی سی زیادہ تر ملتی ہی۔ چنانچہ دیکہنی فہرست نمبر ۲ مقابلہ زبان سی یہہ حال ظاہر ہو سکتا ہے۔

فہرست نمبر ۱ مقابلہ چند الفاظ بلوچی

نمبر شمار	لفظ بزبان بلوچی	لفظ بزبان ہندی	لفظ بزبان فارسی	نمبر شمار	لفظ بزبان بلوچی	لفظ بزبان ہندی	لفظ بزبان فارسی	نمبر شمار	لفظ بزبان بلوچی	لفظ بزبان ہندی	لفظ بزبان فارسی
۱	آئینہ	شیشہ	آئینہ	۱۸	دار	لکڑی	ہیزم	۳۵	گوخ	گائی	مادگاو
۲	آپ	پانی	آب	۱۹	دست	دست / ہاتھ	دست	۳۶	گزاغ	کان	زاغ
۳	بازھورت	سونہہ	حسین	۲۰	وہسں	دوڑ	گریز	۳۷	گوہچ	گوہ	سوسمار
۴	بز	بکری	بز	۲۱	دپ	مونہہ	دہن	۳۸	گندم	گنک	گندم
۵	بازو	بانہہ	بازو	۲۲	ڈگار	ڈگر	زمین	۳۹	گاجر	گاجر	
۶	برازت	بھتیجا	برادرزادہ	۲۳	روباہ	لومڑ	روباہ	۴۰	گرک	گبھیاڑ	گرگ
۷	بہنگ	پہنگ	مناہی	۲۴	روشن	سورج	آفتاب	۴۱	گرن	گرہن	
۸	بچ	لڑکا	فرزند	۲۵	زراغ	ال	زاغ	۴۲	لیرو	اونٹھنہ	شتر
۹	تمی	گہڑی	ساعت	۲۶	زہر	کوڑا	زہر	۴۳	لوغ	گہر	خانہ
۱۰	تہولک	گیدڑ	شغال	۲۷	سرنذ	کنگھی	شانہ	۴۴	میہی	مجھیہ	گاومیش
۱۱	تہس	دوڑ	گریز	۲۸	مراغ دان	دیوا	چراغ	۴۵	میش	بھیڈ	میش
۱۲	جینغ	لڑکی	دختر	۲۹	سرم	سرہون	سرشف	۴۶	ملکہ	کہیتی	زراعت
								۴۷	بازگین	عورت	عورت
۱۳	جہٹر	جہٹر	ابر	۳۰	شیر	دودھ	شیر	۴۸	مور	مور	طاؤس
۱۴	چیڑی	چڑی	گنجشک	۳۱	شتر	اونٹھ	شتر	۴۹	ماہ	چاند	چاند
۱۵	چیل	چیل	دگبدان	۳۲	شیرپڑاد	سبنہ	سمیر	۵۰	مکھی	مکھی	مگس
۱۶	چہم	آنکھ	چشم	۳۳	گہاتی غد	بیل	گاؤ	۵۱	ہاسی	ہاسی	خارہ
								۵۲	ہیگ	سمہن	سنگ
۱۷	خر	گدھا	خر	۳۴	گوہار	بہن	ہمشیرہ	۵۳	ناچ	ناچ	رقص

نمبر شمار	لغت پشتو	لغت ہندی	لغت سنسکرت	لغت فارسی	کیفیت
۳۳	زژی	زژی		جگر	
۳۴	بربت	بوچهان		بروت	
۳۵	پوزه پزه	سونڈ ناک	سونڈ	بینی	
۳۶	لغیہ	گل		رخساره	
۳۷	اسنرگی	آنکهین	نیتر	چشم	
۳۸	کهپری	کهپری	کپال		
۳۹	پائی	پائل چهاجه		خلخال	
۴۰	سرٹی	کرٹی	کنگن	یاره	
۴۱	کجری	پهونچی	گجری		
۴۲	لونگ	لونگ			
۴۳	مشکی			بازوبند	
۴۴	پیزوان	بولاک			
۴۵	نتهکی	نتهلی نتهکی			
۴۶	لڑکی	لڑکی			
۴۷	کاڑگی			حمیل	
۴۸	آرئی	ہاتهی	ہستی	فیل	
۴۹	اس	گهوڑا	اس	اسپ	
۵۰	کپرا	کپهوا			

نمبر شمار	لغت پشتو	لغت ہندی	لغت سنسکرت	لغت فارسی	کیفیت
۵۱	ببہان	ببہان			
۵۲	گرداوخر	گدها	۵	خر	
۵۳	میخا	بهینس	مهخا	گاومیش	
۵۴	گوائی	گائی	گو	مادگاو	
۵۵	غوا	بیل	بریکهو		
۵۶	ژره	بکری	اجه	بزماده	
۵۷	ازه	بکرا			
۵۸	زره	بهیڑ		میش	
۵۹	مندکی	بچهی			
۶۰	وسنذر	بچها			
۶۱	اوس	اونٹهنه		شتر	
۶۲	سپیتیا	سپیتیا	سوان کتا	سگ	
۶۳	پوسٹی	بلی	منجهار	گربه	
۶۴	مار	سانپ	ناگ	مار	
۶۵	موسک	موسک چوہا	موسک	موش	
۶۶	کاغی	کان وکاغ	کاغ	زاغ	
۶۷	سوئیه	سیهه		خرگوش	
۶۸	مرغی	چڑی	چڑی	گنجشک	

نمبر شمار	لغت پشتو	لغت ہندی	لغت سنسکرت	لغت فارسی	کیفیت
۱۰۵	بولی	بولی			
۱۰۶	جوڑ	جوڑ		تندرست	
۱۰۷	ستکڑا	ستکڑا			
۱۰۸	کاجل	کاجل			
۱۰۹	جنجال	جنجال			
۱۱۰	دہیان	دہیان	دہیان		
۱۱۱	جہگڑہ	جہگڑہ		تنازعہ	

نمبر شمار	لغت پشتو	لغت ہندی	لغت سنسکرت	لغت فارسی	کیفیت
۱۱۲	کوک	کوک	کوک	آواز	
۱۱۳	لکھہ	لکھت		نوشت	
۱۱۴	جیٹھ	جیہرا جیٹھ		اوسترا	
۱۱۵	سوہنی	سوہنی		خوبصورت	
۱۱۶	اوچ	اوچ ہوکا		خشک	
۱۱۷	الگ	الگ			

دفعہ ۶۰ - درباب خلق زبان - پٹھانوں کی زبان مودب نہیں - انہیں مخلف حیثیت اعجاز کی موافق کوئی لفظ نہیں اور نہ بہت تکلف سی بات ہوتی ہی - بڑی خوشامد کا لفظ انہیں (خانان) ہی جسکو کہا جاتا ہی - اوسکو نہایت درجہ کی تعظیم اسمین ہی سمجھی جاتی ہی - یہہ دستور پشتو زبان مین بالکل نہین - کہ جب بڑی آدمی کی ساتھہ گفتگو کیجادی - تو اسمین واحد کی جگہہ جمع کی لفظ (جیسی کہ اردو مین آئی جائی فرمائی لائین جاوین وغیرہ) آتی ہین مستعمل نہین ہوتی - البتہ سوائی پشتو کی ہندی ویسی زبان نہایت ملائم ہی سبب بات ایکدوسری سی کرتی ہین - تو اونکی کلام مین بسبب مناسبت مکالمہ دعائیہ و تحقیر کی آتی ہین بیداری تا جو سنتی والہ کی دلین رغبت سی تاثیر کرتی ہین - سبب سی فائق زبان کی ملائمی ہندوؤن مین ہی - اونکی تقریر سی نہایت درجہ کی اس کی تصدیق ہوتی ہی - معلوم ہوتا ہی - کہ پٹھانوں کی عہد مین اونکی طبیعت سخت قوم کی متابعت سی زیادہ ترغیز الحاج کی خوگر ہوگئی ہی - ہندو جب کسی کی ساتھہ بات کریگا - تو اوسکی زبان مین - بچہ جیوی - کلیان ہوئی ہی - سائین جیوین - نہیون ہون - محال ہی - وغیرہ ضرور آویگی - اور دیگر مسلمان سوائی قوم پٹھان اپنی تقریر مین - شالا چہوک وسی - خیر ہوی ہوین - بچہ جیوی - شالا قربان ہوین - اینکہ ہوین اس قسم کی لفظوں کا برتاؤ کرتی ہین -

دفعہ ۶۱ - طریق ملاقات - جب آپس میں ملتی ہین - تو ہندوں مین بشرط عدم واقفیت (رام رام) بالی سری کرشن

تی ہیں۔ اگر بیج وغیرہ کی ضرورت پڑی ہو تو سروں پر اوٹھاکر پہنچا آتی ہیں۔ معمولی روٹی پہونچا کر گھلوا کر آتی ایکے پیچھے کا عمل
ہی۔ اوس وقت ہالی بھی واپس آجاتی ہیں۔ وہ ہل چھوڑتے ہی دھوپ اور گرمی کی وقت سے آرام کرتی ہیں۔ عورتیں بیلوں
ہانکر اور پانی پلاکر گھاس ڈالتی ہیں۔ انکی کام سے فراغت ہوتی ہے۔ وہ گنجشک چرخہ کاتنی کا کام ہوکر پہر رات کی کہانی کا تردد جاتا

۵۹۔ ذکر رسم پردہ داری زنانہ۔ ہندؤں میں علی العموم پردہ داری کی رسم نہیں۔ اونکی گہر خاص
ہیں بنیوں کی طرح ہیں۔ صحن مکانات بالکل نہیں۔ سب عورات اپنی دروازوں کی سامنے گلی میں بیٹھکر چرخہ کاتنی کا کام کرتی
گلی کوچہ ہندؤں میں جہاں دیکھو۔ دو طرفہ گلی میں چرخوں کی صفیں ہوتی ہیں۔ بمشکل آدمی گلی سے گذر سکتا ہے۔ مسلمانوں
سیدوں و قریشیوں کی پردہ زنانہ احتیاط سے قایم ہے۔ اور پٹھانوں میں تمام شہری پٹھانوں کی پردہ داری کی رسم ہے
ان میں بابڑ و میانخیلوں کی سوائی جو زیادہ تر کہیتی میں آلودہ نہیں ہوتی۔ اور سوداگری کی باعث آسودہ ہیں۔ باقی کسی قوم پٹھان
میں پردہ داری کی رسم نہیں۔ جاٹ اور بلوچ بالکل پردہ داری زنانہ کی عادت سے آزاد ہیں۔ شہر میں پردہ دار عورتیں برقعہ جالی دار
اوڑہکر خویش اقربا کی گہر جہاں جانا منظور ہو جاتی ہیں۔ معمولی آدمیوں کی گاڑی میں بلا چہپی گاڑی میں بیٹھکر ہوا خوری کیواسطی
جانا بہی داخل عیب نہیں۔ باہر کی مواضعات میں گاڑی و برقعہ جالیدار کا دستور نہیں بدون برقعہ کی دوسری گہر جانا منع نہیں۔
خاص شہر میں ایک عجیب پردہ ہے۔ کہ جن لوگوں کا پردہ داروں کی متصل ہیں۔ وہ خواہ گرمی کی شدت سے کیسی ہی تکلیف
میں کیوں نہوں۔ مگر بدون اطلاع ہی پردہ اپنی مکان کی اوپر نہیں چڑہ سکتی۔ اگر کوئی خلاف اسکی عمل کری۔ تو اوسکو پردہ دار لوگ
[illegible] ہیں۔ بلکہ فساد ہوجاتا ہے۔ اسلئی یہ دستور چلا آتا ہے کہ ایسی گہروں والوں میں سے اگر کسی نے سقف مکان پر چڑہنا ہو۔ تو پہلی دو
دو تین دفعہ باواز بلند یہہ کلمہ (پردہ والو پردہ کرلو آدمی کوٹہی پر چڑہتا ہے) کہکر پہر مکان کی سقف پر چڑہتا ہے۔ مگر اب اس قاعدہ پورا
کی پابندی ٹوٹتی جاتی ہے۔ ایسی پردہ دار جو پردہ بنانے کی توفیق نہیں رکہتی۔ مجبور اس اہتمام سے ہٹ گئی ہیں۔ اور دولتمند اپنی مکانات
کا پردہ بنواتی جاتی ہیں۔ بعضوں کی ہنوز روز اول ہے۔

جب عورت گہر سے باہر نکلتی ہیں۔ تو پٹھانوں و ہندؤں میں قاعدہ ہے۔ کہ جب عورت آدمی سامنے آتا دیکھتی ہیں۔ تو اپنی منہ
سے موندہ اور آنکہیں چہپا لیتی ہیں۔ پٹھانوں میں یہ جہنی موٹی کپڑہ کی چادر مردانہ کی موافق ہوتی ہے۔ مگر ہندؤں میں جو جہنی بار
پارچہ کی کمی زیادہ ہوتی ہے۔ جسکی دو پہر آتی ہیں۔ اور ایک پہر سے وہ گلی کی پیچھا کا جسم چہپا کر دوسری سی جو سر کا پہر موندہ کر

ہندوؤن مین عورات کو باریک رنگین پارچات پہنکر گہری

دبلا ہوا ہوتا ہی ضرورت کی وقت پہنکر سونہہ چہپا لیتی ہین - جاٹ اور بلوچ قوم کی عورات

نکلنا داخل عیب نہین - عمدہ پارچات وزیور اونکی نزدیک اظہار دولتمندی کا نشان ہی - وہ ہمیشہ اپنی سادہ پنین مین ازاد چلتی ہین -

پہوچہی سر پر رکہتی ہین - اونمین نقاب وغیرہ رکہنا کچہہ فخر نہین - غسل کیوقت اگرچہ عورات کپڑہ اوپر

سوائی پردہ نشین عورات کی باقی تمام مرد و زن اس جگہہ چاہات پر غسل کرتی ہین -

کر کرتی ہین - مگر تاہم بہی وہ بیحجابی ہی - اور ایک بد رسم مروج ہی -

دفعہ ۶۹ - ذکر رسوم پنگہا - چہوٹی بچون کو اس ضلع مین ہر ایک قوم کی دستور ہی - کہ پنگہا مین لٹاکر کہلی ہاتہہ پاؤن بعض وقت ٹہنڈک ڈر کر چہیلائی

اوسکی ہاتہہ پاؤن باندہتی ہین - اس سی بچون کو بڑا فائدہ پہونچتا ہی - اور لڑکہ بارام سوتا رہتا ہی - الا

بیمار ہوجاتی ہین - یا بی اختیار چارپائی سی گر پڑتی ہین - اس سی مطلق یہہ خوف نہین رہتا -

یا ہمشیرہ وغیرہ لڑکہ کی پنگہا کی پاؤن کو پکڑ کر ہلاتی اور گیت گاتی ہین - یہہ تمام گیت دعائیہ ہوتی ہین -

دفعہ ۷۰ - ذکر شناخت مکان ہندو و مسلمان - ہندو لوگ اپنی دروازہ کی چہتی پر آرکنگ

وچوتی سی سفیدی کرکی برابر پکت رنگ گیری سی گنیش دیوتا کی تصویر بنا رکہتی ہین - بعض ایسی ہی گیری کی نشان شناخت

کیواسطی رکہتی ہین - سوائی اسکی شہرون مین ایک قوی شناخت کا ذریعہ یہہ بہی ہی - کہ دروازہ کی سامنی پردہ دار دیوار نہین

ہوتی جیسی کہ مسلمان کا پڑا - مگر اب یہہ فرق دور ہوتا جاتا ہی - پورانی پابندیون کی ساتہہ - مسجدون کی دروازون پر ایک

جہنڈی فضیلت کا نشان ہوتی ہی -

دفعہ ۷۱ - درباب شوق سلاح - ہر ایک قوم کی آدمی سیدا سادہ لگانا اپنی ملک کی طرز کا جانتی ہین

جو ہر ایک قوم کا مختلف ہی -

(۱) ہندو شادی کی جلسون مین و تہوارون مین رنگین پارچات چہاپہ شدہ گوٹہ کناری والی پہنکر اور گہونگرو باندہکر ناچتی ہین -

ناچتی کیوقت ہر ایک کی ہاتہہ مین دو دو لکڑی رنگین ہر ایک بقدر ڈیڑہ ڈیڑہ فٹ کا ہوتی ہی - جسکو اپنی اصطلاح مین وہ گاگی

کہتی ہین - ڈہول کی گرد حلقہ باندہکر ناچتی اور گاگی بجاتی ہین - اور اس ناچ مین جہنکنا وغیرہ باریک ادائین بہی کرتی

ہین - ناچتی مین جو سب سی فائق ہوتا ہی اوسکی تعریف ہوتی ہی - پہلی دستور تہا کہ شادی کی جلسون مین اپنی مسلمان حاکمون

سرداروں کو بھی اونکی چوک پر جاکر ناچ دکھلاتی تھی۔ مگر سکھوں کی عہد سی یہہ رسم سوای علاقہ ہای قوم پٹھان دامن کوہ کی
باقی رہی ہی۔ ہندو عورات صرف معمولی گیت شادی کی ایام میں گھر بیٹھی گاتی ہیں۔ یا گاکیوں کا ناچ دیکھتی ہیں۔

(۲) بلوچ تمن قیصرانی کی بیچ شادیوں کی دعوتوں میں مرد عورت ملکر ناچتی ہیں۔ اور ہاتھوں سی ہاتھہ ملاکر گھیر لیتی ہیں۔ سوای ڈھول
کی اور ساز کی ساتھہ انکی ناچنا مروج نہیں۔ مگر مال چرانی وال آجڑی (دفی) جسکو اصطلاح میں (نڑ) کہتی ہیں۔ اپنی پاس رکھتی
ہیں۔ اور جہان کہیں اتفاقیہ مال چراتی ہوئی جمع ہو جاتی ہیں۔ نڑ بجاکر ناچتی ہیں۔ جسکو وہ پورشی کہتی ہیں۔

(۳) جاٹ۔ یہہ لوگ کسی ساز کی گت پر نہیں گاتی۔ گانی کیوقت چند آدمی ملکر ایک حلقہ باندہتی ہیں۔ ایک آدمی دوہڑا انکی
مقرر ہوچکا ہی۔ جب وہ کوئی گیت شروع کرتا ہی۔ تو سب ملکر اوسکی ساتھہ گاتی ہیں۔ اور دوہڑہ والا سر کو ذرا نیچی جھکاکر اور
کان پر ہاتھہ رکھکر دوہڑہ کہتا ہی۔ جب دوہڑہ ختم پر آکر گانی والا سُر تال چھوڑتا ہی۔ تو سب یکبار گویان ہوکر دستک بجاتی ہوی باواز
بلند ہوں ہوں کہنا شروع کردیتی ہیں۔ جاٹوں میں مرد عورت کا ایک جیسا گیت ہی۔ اور یہہ لوگ گانی کی بڑی شایق ہیں۔ جوان
آدمی راستہ چلتی بھی اکثر دوہڑہ گاکر دل بہلاتی ہیں۔

(۴) سب سی زیادہ گانی میں پٹھان بدمست ہیں۔ اگرچہ قاعدہ موسیقی کو نہیں سمجھتی۔ لیکن بڑی شوق سی گاتی ہیں۔ ان لوگوں
کا طرز ناچنا زمین کی مٹی کو اوکھاڑ دیتا ہی۔ عورتیں شادی کی جلسوں میں ڈھولکی رسن کو ہمراہ لیکر بستی سی سو کرم تک باہر
نکل جاتی ہیں۔ اور ڈھول کی گرد حلقہ باندہکر دریس کا ناچ ناچتی ہیں۔ اور پشتو کی عاشقانہ غزلیں گاتی ہیں۔ دستک کا تال
بہت عمدہ بھی ناچتی ہیں۔ پانچ قسم کا ناچ ناچتی ہیں۔ حسب ذیل۔ اول ہاتھہ ایکدوسری سی ملاکر جھککر لینا۔ دویم چولا الہو ششوان
کی کہول کر گھیر لینا۔ سیویم ہاتھہ سر کی طرف لیجاکر۔ چہارم ہاتھوں سی ہاتھہ پاؤں سی پاؤں ملاکر پیچھی کیطرف زور دیکر گھیر لینا
پنجم گھیر لیتی ہوی ہاتھہ بٹھکر جھپک میں اولنا۔ جب کوئی گیت ختم ہوتا ہی۔ تو مثل جاٹوں کی یکبار گویان ہوکر دستک بجاتی ہوی
ہوں ہوں کی آواز کرتی ہیں۔ جس طرف عورات گاتی ہوں۔ آدمی اوسطرف جانی سی پرہیز کرتی ہیں۔ (مرد) تنڈی چتار
رباب۔ درری۔ گانی کی ساز بڑی شوق سی رکھتی ہیں۔ تنڈی کی شکل سارنگی کی موافق ہوتی ہی۔ اور چتار کی سر بیندہ کی
لیکن سر بیندہ کی تاریں بعض رودا سی اکثر پیتل کی رکھتی ہیں۔ ستار کی کچہہ خبر نہیں۔ چتار ایسا بیڈہب بجاتی ہیں۔ کہ
مغز خراشی کی اوس سی دل کو فرحت نہیں پہونچتی۔ گانی کیوقت تاریں ایسی کڑی رکھتی ہیں۔ کہ آواز اونکا دور دور سو کرم

ہی - اگر اتفاقیہ فرق آجاوی - تو عورت بیمار ہو جاتی ہی - اور اوس سی گہر کا کام چہوٹ جاتا ہی - اسلئی فساد اونکی بہت ..
کر تی ہین - جن کہانی کی وقت ڈولی یعنی جن کہانی والی بنا ہو رنگین کپڑہ یعنی گگی بیت ... اوس کی بہوں کا ... اگرہین
ہی - اور ساہنی مراسین ... بجا کر گیت گاتی ہین - اور عود وچینی وگوگل وغیرہ خوشبوئی کی چیز جلایا جاتا ہی

دفعہ ۷۳ - شوق سواری - وہان کی زمیندار اپنی سواری کیواسطی گہوڑہ گہوڑی رکہتی ہین - اور بار کی تحصیلات مین ... جو توفیق نہین رکہتی وہ بیلون پر سوار ہوتی ہین - گدہا زمیندار لوگ کم رکہتی ہین - الا اہل حرفت دوکاندار دگادر دہوبی وغیرہ پیشہ ور گدہا عام رکہتی ہین - علاوہ ملاں ہی - ہندون کو تو اس ضلع مین گدہا کی سواری بہت ہی پسند ہی - جیسی کہ پنجاب مین ہندون کو اس جانور سی چہوتی کراہت ہی ہر شہر ہی - یہان ہرگز نہین - موافقات کی کرالعیب ... مسلمان جانا کا اتفاق ہو جاوی - تو عورت کو ... اپنی بچی ہانکتی جاتی ہین - کہتی ہین کہ مسلمانون نی اپنی وقت تعصب سی ہندون کو سواری اسپ منع کر دی تہی اسلئی اونہون نی گدہا کی سواری اختیار کر لی - اور مدت گذرنی کی باعث رواج ہو گیا -

دفعہ ۷۴ - گالی پوچا - اس ملک مین ایک عجیب قسم کا دشنام ہی جسکو وہ (پوچا) بولتی ہین - ایک شخص اپنا ہاتہ دوسری کیطرف لمبا کر کی پنجہ اونگلیان کہول کر اشارہ دکہلاتا ہی - اور سخت ناراضگی کی حالت مین بجائی ان کلمات کی (پنجی وہو سا - تو تی ہوس - فلا دہو سا) کوئی ایک زبان سی بہی کہتا ہی - جسکو پوچا دیا جاتا ہی - وہ سخت ناخوش ہو کر غصہ سی سرخ ہو جاتا ہی - کہتی ہین کہ پچہلی وقتون مین تو خون تک نوبت پہونچ جاتی تہی - غرض پوچا کی برابر دوسری گالی نہین - پوچا سی مراد لعنت ہی

دفعہ ۷۵ - قمار بازی - قمار بازی کی عیب سی جاٹ کرسان لوگ بالکل بری ہین - اور شہرون مین بہی سوائی معدود آدمیون کی چنکا چلن اچہا نہین - قمار بازی کی عادت کم ہی - الا پٹہانون مین قمار بازی کی وہ کثرت ہی کہ جیسا کوئی اپنی پیشہ کی کام کو کرتا ہی - انمین قمار بازی داخل عیب نہین - بارہ مہینون پٹہانون کی تمنون قمار بازی ہوتی رہتی ہی - گنٹا ... سب سی فائق ہین

دفعہ ۷۶ - حسد و بغض - جہان کہین باہم دو آدمیون مین اتحاد دیکہتی ہین - یا کسی پر حاکم کی مہربانی - تو اونکی

دلون مین حسد کی آگ بہڑک جاتی ہی - جب تک کہ نفاوت دلی نہو جاوی - چین نہین آتا - چغلبازی کی عادت بہی بہت ہی - جب کوئی بات سنی جاوی - جہٹ بوجہ اوسکی مخالف کو اطلاع پہونچاتی ہین - لیہ و فتح خان کی لوگون کا گمنام عرائض مین مشہور نام ہی -

دفعہ ۷۷ - عداوت باہمی - باہمی عداوت بہت ہی - اور بسبب عداوت و دشمنی کی مقدمات زہر خورانی و آتش زنی ہوتی ہین - اپنی مخالف کی مقدمہ مین جہوٹی شہادت دینا کچہ عیب نہین جانتی - ہر ایک شخص اپنی دشمن کی خرابی و اشتباہ اوسکی (گنڈی) کہتی ہین - جب کسی حاکم کی روبرو دوسری فریق کی تنقیح بیان کی بابت پوچہا جاتا ہی - تو وہ کامل تردید ثبوت گنڈی داری بیان کرتا ہی - غرض (گنڈی داری) اس ضلع مین بکثرت ہی -

دفعہ ۷۸ - اتحاد باہمی - دوستی اس جگہہ کی اعتبار کی قابل نہین - ذرا سی بات سی بگاڑ کرتی ہین - جب کوئی اپنی دوست و رشتہ دار کو (گونڈی) ثانی کی فریق سی کسی کی ساتہہ بات چیت کرتا دیکہتا ہی - تو وہ بلا دریافت معقول وجہ ناراض ہو جاتا ہی - پہر اوسکا دل صاف ہونا نہایت مشکل ہوتا ہی -

دفعہ ۷۹ - چوری چکاری - اس ضلع کی مشرقی حصہ دریا تحصیلات لیہ و بہکر بہت مال کی چوری زیادہ ہوتی ہی - اور وہان ہر قسم کی - مویشی کی چوری مین مواضعات کنارہ دریا کی لوگ مشہور ہین - اونکی سازشین دور دور بدمعاشان سی قسم سی بنی ہوتی ہین - مویشی چوری کا مثل ڈاک کی چل کر جلد دو تین سو کوس پر پہونچ جاتا ہی اسطرح کہ مجرم مرتکب سرقہ صرف اپنی مقصد رانڈ والی کی پاس دوسری کی دوسرا تیسری کی غرض اسطرح دور دراز چلا جاتا ہی - اور مرتکبان کو مال کی معاوضہ مال ملتا ہی - اگر دیکہا جاوی - تو صرف فی ہندوی کا انتظام ہی - (وہان) مین وقوع واردات لوگون کی نزدیک گنڈا پورون و پٹہنون کی سبب ہوتا ہی - یہہ لوگ علاقہ غیر کی بدمعاشان سی سازش رکہتی ہین - اگر اونکی سازش نہو - تو کبہی واردات نہین کر سکتی -

دفعہ ۸۰ - ذکر مدرسہ جات سرکاری و حال تعلیم - اس ضلع مین مدرسہ مختلف مقامات ذیل

خاص ڈیرہ اسمعیل خان

سشن انگریزی فارسی   سٹیشن اسکول انگریزی فارسی -

(۱)

نہایت رنون سمجہتی تہی ۔ مگر اب ان دنون ایسی تعصبات کم ہوتی جاتی ہین ۔

دفعہ ۸۱ ۔ ذکر کہیل ہای مروجہ ۔ اس ضلع مین جو کہیلین متعلق ورزش لوگ کہیلتی ہین ۔ ذکر اونکا ذیل مین کیا جاتا ہی ۔

ضمن اول کہیل سینہ بکری ۔ دس بیس لڑکی ایک حلقہ باندہکر کہڑی ہوجاتی ہین ۔ اور ایک سینہ مذکرہ کہاتا ہی دو تین اوس حلقہ کی باہر فرق فرق سی ۔ حلقہ والی لڑکی بکریان اور باہر کا سینہ کہلاتی ہین ۔ ہر ایک سینہ رہتا ہی ۔ اور جب بکریان مفروضہ سی کسیکو غافل پاتا ہی ۔ جلدی سی کاندہی پر چنگلا لی ہوئی کو لیجاتا ہی ۔ اگر سینہ بکریان کی انہہ حلقہ کی اندر گرفتار ہوجاوی تو مار کہاتا ہی ۔ اور شرمندہ ہوتا ہی ۔ یہہ کہیل ورزش و زور آزمائی کا ہی ۔

ضمن دوم کہیل گیند ۔ چند لڑکی حلقہ باندہکر کہڑی ہوجاتی ہین ۔ قدری تہوڑی تفاوت سی ۔ حلقہ کی مرکز کی جگہہ ٹوئیہ ہوتا ہی ۔ اور کہیل کی شرط یہہ ہوتی ہی ۔ کہ حلقہ والون سی علاوہ وہ لڑکہ جسکی ذمہ کہیل آگئی ہی ۔ وہ گیند کو ٹوئیہ مین داخل کری ۔ چنانچہ وہ پاؤن کی ذریعہ سی گیند برابر کہیل لاتا ہی ۔ لیکن جب حلقہ کی متصل پہونچتا ہی تو منجملہ اون دو لڑکون کی جنکی حد تفاصل کی بیچ سی یہہ شخص گیند داخل کرنا چاہتا ہی ۔ ایک شخص قریب بعد والا ایکپا ہوکر اوسکو پیر کی ذریعہ سی دور پہینکتا ہی ۔ اگر اسکا دوسرا پیر زمین سی الگ جاوی ۔ تو کہیل اسکی ذمہ آجاتی ہی ۔ اور نیز اس سبیل ہوتا ہی ۔ کہ اسکی اپنی جگہہ پہونچنی سی پہلی ہی اگر کہیل والا گیند موقعہ معینہ مین داخل کردیوی ۔

ضمن سوم کہیل کوڑی ۔ یہہ کہیل مشہور و معروف ہی ۔ اور پنجاب مین اسکا کہیل عام ہوتا ہی ۔ کہیلنی والی جوان دو جماعتین ہوکر درمیان اپنی ایک حد تفاصل مقرر کرلیتی ہین ۔ اور ہر ایک جماعت سی نوبت بنوبت ایک آدمی کوڑی کوڑی کہتا ہوا دوسرون کی طرف جاتا ہی ۔ اور نہایت احتیاط و ہوشیاری اونکی طرف پہڑتا جاتا ہی ۔ اگر گرفتار ہوجاوی تو وہ اگر اپنی جماعت مین معطل ہوجاتا ہی ۔ جب تک کہ اسکی جماعت کی معاوضہ مین دوسری جماعت کا معطل شدہ نہ کہڑا کرین بیٹہا رہتا ہی غرض اسطرح کہیل مین جس جماعت کی زبردست آدمی ہوتی ہین ۔ وہ دوسری جماعت والون کو اسطرح اسطرح جیت کر بازی جیت لیتی ہین ۔

ضمن چہارم کہیل دودہ ۔ ایک جوان پچہلی پانہہ جاتا ہی ۔ اوسکی دائین بائین گرفتاری کی واسطی جاتی ہین

دفعہ ۸۶ - درباب

متی ہیں حسب مندرجہ فہرست ذیل ہیں

نمبر	نام کرسی نشین بقید ولدیت و قومیت	کیفیت
۱	نواب سرفراز خان ولد نواب شیر محمد خان قوم پٹھان سدوزی	خاندانی
۲	نواب محمد شاہنواز خان ولد الہداد خان قوم کٹی خیل	بشرح صدر
۳	عبدالکریم خان ولد حافظ احمد خان قوم پٹھان سدوزی	بشرح صدر
۴	محمد نواز خان ولد شیر محمد خان قوم پٹھان سدوزی	بشرح صدر
۵	نواب محمد ربنواز خان ولد نواب فوجدار خان قوم پٹھان علیزی	فوجدار خان کی خاندان کو بصلہ خدمات سرکار
۶	محمد افضل خان ولد نواب محمد شاہنواز خان قوم کٹی خیل	خاندانی
۷	عبداللہ خان ولد	
۸	احمد خان ولد عطا محمد خان قوم پٹھان	خاندانی
۹	نواب غلام حسن خان ولد عاشق محمد خان قوم پٹھان علیزی	ایضاً
۱۰	نواب عطا محمد خان ولد غلام سرور خان قوم خاکوانی	ایضاً
۱۱	ربنواز خان ولد شیر محمد خان قوم پٹھان سدوزی	ایضاً
۱۲	گلداد خان ولد ظفر خان قوم پٹھان گنداپور	ایضاً
۱۳	کالو خان ولد علی خان قوم پٹھان گنداپور	ایضاً
۱۴	سردار اللہ وردیخان ولد شیر محمد خان	
۱۵	دیوان دولت رائی ولد دیوان لکھی مل	بصلہ خدمات سرکار
۱۶	نورنگ خان ولد مدیخان قوم پٹھان گنداپور	خاندانی
		بشرح نمبر ۱

	نام کرسی نشین بقید ولدیت و قومیت	کیفیت
	سربلند خان ولد قوم پٹھان	بشرح نمبر ۱۸
	ولیداد خان	ایضاً
	درمحمد خان	ایضاً
	سربلند خان پٹھان اسمعیل زی	خاندانی
	غلام محمد خان پٹھان سدوزی	ایضاً
۲۲	کوڑ خان ولد سلطان محمود خان قوم کہتران	ایضاً
۲۳	ناصر خان ولد خان جہان قوم پٹھان پوپل زی	ایضاً
۲۴	عبداللہ خان پٹھان خوگ زی	ایضاً
۲۵	مہروال خان ولد نورنگ خان قوم پٹھان گنڈاپور	لصلہ خدمات نوکری سرکار
۲۶	عبدالصمد خان قوم پٹھان جسور	بشرح نمبر ۲
۲۷	شاہ عالم خان پٹھان گنڈاپور	نوکری
۲۸	سکندر خان ولد ملک خان قوم بلوچ کہچانی	ایضاً
۲۹	سید پیر شاہ ولد زین العابدین شیرازی	ایضاً
۳۰	سکندر خان پٹھان اسمعیل زی	ایضاً
۳۱	خدابخش قوم جٹ آوان	ایضاً
۳۲	گوسائین سیت نند سکھ جی	بوجہ خاندانی
۳۳	امیر عالم خان ولد تیمور خان قوم پٹھان تاجو خیل	ایضاً
۳۴	رمضان خان نندار استرانہ	ایضاً

نمبر شمار	نام کرسی نشین بتفصیل ولدیت و قومیت	کیفیت
۳۵	فتح خان تمن دار استرانہ	بوجہ خاندانی
۳۶	عظیم خان ولد عمر خان قوم پٹھان میانخیل	ایضاً
۳۷	محمد رضا خان ولد محمود خان قوم بلوچ جسکانی	ایضاً
۳۸	محمد خان بلوچ جسکانی	ایضاً
۳۹	رضا محمد قریشی	نوکری
۴۰	گل خان قوم پٹھان ترین	ایضاً
۴۱	حسین بخش قریشی	ایضاً
۴۲	لالہ نعمت رائے ولد لالہ شیلدرام	ایضاً
۴۳	لشکر علی خان بلوچ سیہانی	ایضاً
۴۴	غلام محمد خان پٹھان خاکوانی	ایضاً
۴۵	غلام سرور خان	
۴۶	عظیم خان ولد گل امام قوم پٹھان گنڈی	حالین بوجہ خدمات
۴۷	گوسائین اودی پہسان	بزرگی خاندان
۴۸	حق نواز خان	نوکری
۴۹	مخدوم صاحب بلوٹ	بزرگی خاندان قیصری
۵۰	محمد ربنواز خان	خاندانی

فقرہ ۸۷ - فہرست جاگیرداران و پنشن خواران

نمبر	نام جاگیردار یا پنشن خوار بقید ولدیت و قومیت	تعداد زر جاگیر	کیفیت
۱	نواب سرافراز خان ولد نواب شیر محمد خان پٹھان سدوزی	[illegible]	
۲	نواب سرافراز خان ولد نواب شیر محمد خان، محمد نواز خان، دوست محمد خان، ربنواز خان برادران حقیقی نواب سرافراز خان بحصہ برابر مندرجہ نمبر ۱ — ۵ حصہ، ۲/۵ حصہ، ۳/۵ حصہ	[illegible]	
۳	نواب غلام حسن خان ولد عاشق محمد خان علزی	[illegible]	
۴	نواب عطاء محمد خان ولد غلام سرور خان پٹھان خاکوانی	[illegible]	
۵	غلام سرور خان و غلام قادر خان پسران حیات اللہ خان سدوزی	[illegible]	
۶	مخدوم سرافراز شاہ ولد مخدوم حیدر شاہ	[illegible]	
۷	محمد قالو خان ولد علیخان گنڈاپور	[illegible]	
۸	نواب محمد ربنواز خان و محمد نواز خان و سرافراز خان پسران خدا داد خان علزی	[illegible]	
۹	فقیر بہاؤ الدین ولد گل حسین	[illegible]	
۱۰	غلام سرور خان ولد حیات اللہ خان قوم پٹھان سدوزی	[illegible]	
۱۱	گوسائین ہیبت نند لعل ولد گوسائین کنہیا لعل برہمن	[illegible]	
۱۲	اللہ وردی خان ولد شیر محمد خان	[illegible]	
۱۳	نواب محمد شاہنواز خان ولد الہداد خان قوم کٹی خیل	[illegible]	
۱۴	دیوان دولت رائے ولد دیوان ٹیکی مل	[illegible]	

نمبر	نام جاگیردار یا پنشن خوار بقید ولدیت و قومیت	تعداد زر جاگیر	کیفیت
۳۳	شیخ کبیر و سلطان احمد وغیرہ	[illegible]	
	دوم پنشن خواران		
۳۴	خادم حسین و سر افراز خان خوانین چیسو	[illegible]	
۳۵	صدیق محمد ولد محمد بخش قوم دھیپ	[illegible]	
۳۶	مقصود علی ولد قادر بخش قوم دھیپ	[illegible]	
۳۷	قتال محمد خان ولد فتح محمد قوم ساہی سکنہ جابگان	[illegible]	
۳۸	محمد حسین ولد غلام حسین قوم دیال	[illegible]	
۳۹	بستی محمد رضا خان ولد محمود خان قوم بلوچ جسکانی	[illegible]	
۴۰	محمد گلداد خان ولد ظفر خان و محمد قادر خان ولد علیخان قوم پٹھان گنڈاپور	منجملہ کل خراج علاقہ گنڈاپوری	
۴۱	کوڑو خان ولد سلطان محمود خان کہتران	[illegible]	
۴۲	عظیم خان ولد عمر خان قوم پٹھان میانخیل	[illegible]	
۴۳	سلطان علی اکبر شاہ ولد کریم حیدر شاہ	گیرات دمیان دو جہاں	
۴۴	نورنگ خان ولد مدیخان قوم پٹھان گنڈاپور	[illegible]	

دفعہ ۵۵ - ذکر اوزان مروجہ و گز کپڑہ ناپنی کا - جدا جدا ذکر دو نون کا

ضمن اول درباب اوزان پیمانہ

پہلی اس ضلع مین سیر ایک وزن کا نہ تھا بلکہ [illegible] روپیہ مجرائی کا - اور دامان مین مختلف خاص شہر و مواضعات ملحق مین اکیسو روپیہ کا - علاقہ گنڈاپوری [illegible] سیر [illegible] اختلاف تھا - سرکاری عملداری مین حسب الحکم [illegible] اور دامان مین [illegible] روپیہ بھر [illegible]

... وزن ...

مقرر ہوا۔ پہلی وقتون کا سیر بیہ مروجہ حال سی نصف ہی۔ اور کچہ کہلاتا ہی۔ وزن ...

غلہ کی واسطی الاچوبی بنی ہوئی ہین۔ اون سی وزن ہوتا ہی۔ پیمانہ انکا مختلف علاقون مین مختلف ہی نام (الا) عموم حسب ذیل ہین

علاقہ تانک مین

چار پاٹی کی ایک ٹوپہ ... چار ٹوپہ کی ایک ... چار پڑوپی کا ایک ٹوپہ

سوائی تانک دیگر

چار پان کی ایک پڑوپی۔ چار پڑوپی کا ایک ٹوپہ۔ چار ٹوپہ کی ایک پاٹی۔ چار پان کی ایک پڑوپی۔ دو موٹہ کا ایک انڈہ۔ دو انڈہ کی ایک جہنی

چار پاٹی کی ایک چوتہ۔ تین چوتہ کی ایک چٹی۔ چار چوتہ کا ایک بورہ۔ دو پاٹی کا ایک بورہ۔ دو موٹہ کا ایک موٹہ

چار بورہ کا ایک بتہہ

ضمن دوم گز کپڑہ ناپنی کا۔ اس ضلع مین جو گز کپڑہ ناپنی کا مروج ہی وہ ۲۰ گرہ کا ہی۔ یہہ گز قدیمی اس ملک کا ہی۔ اس سی لوگون کو آگاہی نہین۔ کہ کب کس حاکم نی اسکو جاری کیا۔

دفعہ ۸۹۔ اقسام سکہ مروجہ۔ اس ضلع مین لین دین سکہ رائج الوقت سرکاری کا ہی۔ لیکن سوائی اسکی محرابی و نندرامی روپیہ بہی چلتا ہی۔ چونکہ محرابی و نندرامی کا چلن زیادہ تر علاقہ غیر و ملک امیر کابل مین ہی۔ اسلئی بیوپاری خراسان کی اپنی اجناس کی تبادلہ مین ان دو اقسام کا روپیہ لیجاتی ہین۔ اور جو روپیہ ہندوستان سی لاتی ہین۔ اونکی بہی نندرامی محرابی روپیہ بنا لیتی ہین۔ محرابی روپیہ ۱۳ آنہ کا ہوتا ہی۔ اور نندرامی آنہ کا۔ نندرامی روپیہ اصلین۔ بادشاہ درانی کابل کا ہی۔ لیکن بادشاہ نی دیوان نندرام کی نام پر جو کہتری قوم سی دیوان شاہی اور بادشاہ کی منظور نظر تہا۔ نامزد کیا۔ محرابی روپیہ محراب شاہ درانی نی اپنی نام پر جاری کیا ہی۔

دفعہ ۹۰۔ شرح مزدوری مزدوران ہر قسم۔ شرح شقت ہر قسم حسب ذیل

مشقت جسین ہنر درکار نہین یعنی مزدوری۔ مشقت جسین ہنر درکار ہو۔ مستری نی بہار یومیہ۔ ٹہیکو بحساب فی کوس

دفعہ ۹۱۔ کمیان دیہی کی نام و خدمات و حقوق۔ جو مزدور کہ اپنی خدمات کی عوض مین پیداوار اراضیات سی حق الخدمات لیتی ہین۔ اونکی خدمات و حقوق کی تشریح حسب ذیل ہی۔

نمبر شمار	نام کمین	تشریح خدمات	تشریح حق یافتنی
۱	ترکہان	درستی وطیاری آلات کساورزی چوبی کرتا ہی اور لکڑی مزارعہ کی اپنی ہوتی ہے	از ہر کام دو ٹوبہ فی بہتہ غلہ دیا جاتا ہے
۲	لوہار	درستی وطیاری الات کساورزی آہنی اسکی ذمہ ہے لیکن لوہا مالک دیتا ہے ششماہی پر اشیا ضروری دنیل بلادانی قیمت کے لیتا ہے داتری فی ہل یک — کنگتہ فی ہل — ترکلا فی ہل	بشرح صدر
۳	حجام	حجامت بناتا ہے۔ شادی وغمی مین پیغام رسانی کرتا ہے موقعہ شادی پر طعام پکاتا ہی۔ اور جہاں کہین واسطے اطلاع کی بہیجا جاوے جاتا ہے	بشرح صدر
۴	کوتوال	نمبردار کی کہنے سے وصولی قسط پر اسامیونکو فراہم کرتا ہی اور اگر کوئی سرکاری کام ہو۔ تو اوسکا انتظام	ہوے فی بہتہ از ہر کام دو پڑ دیپی فی بہتہ از تلہ علاوہ کا و جہولی
۵	پونہ	غلہ بہوسہ سی صاف کرتا ہے	۳ ٹوبہ از تلہ دو ٹوبہ — از ہر کام یک ٹوبہ
۶	دہیر	موقعہ کا حساب لوکا وان یعنی ملبہ کا رکہتا ہی۔ اور زان کیلئے غلہ کرتا ہے	ٹوبہ فی بہتہ

نمبر شمار	نام کمین	تشریح خدمات	موافق تر کہان کے حق لیتا ہے
۷	گہیار	ظروف گلی و لوٹا چاہ حسب ضرورت دیتا ہے	

دفعہ ۹۲ - مزارعان کے اقسام و حقوق اس ضلع مین مزارعان قسم ذیل ہین - ذکر جدا جدا ہر ایک کا ذیل مین کیا جاتا ہے

ضمن اول تقاویدار - تہل مین مالکان چاہات مزارعان کو تقاوی مختلف التعداد دیتے ہین - جب تک مزارع کاشت کرے - زر تقاوی بلا سود بذمہ مزارعہ رہتا ہے - جب کاشت چھوڑ دیوے - زر تقاوی ادا کرتا ہے جس قدر حصہ کی مزارع کاشت کرے - اوسقدر حصہ کا بہوسہ بذمہ مالک کے ہوتا ہے - بوقت چھوڑنے کاشت کے اگر بہوسہ تقاوی دار نے مالک سے لیا ہو - تو کل بہوسہ موجودہ مالک لیتا ہے - اگر مزارعہ کا خرچ ہوا ہو - تو مزارعہ تقاویدار - تا کاشت تخم ریز و محصول مالک دیتا ہے اور پیداوار سے بعد منہائی محصول و خرچ مالک ½ تقاویدار ½ } لیتا ہے

ضمن دویم لچہائین - ہل بیل مالک کی صرف محنت حصہ ایک جوڑہ کاشت کیواسطے جسقدر درکار ہو - دیتا ہے - اور پیداوار ایکجوڑہ سے بعد منہائی محصول و تخم و خرچ باقی سے ½ لچہائین اور ½ مالک لیتا ہے - بہوسہ کل مالک کا ہوتا ہے - لیکن حسب ضرورت اگر بیلون کیواسطے بہوسہ کی ضرورت ہو - تو پہر مالک سے لیا جاتا ہے -

ضمن سوم راہک - راہک اوس مزدور کو کہتے ہین - جو کہیتی کے کام پر رکہا جاوے - اسکی شرح محنت مختلف حسب ذیل آئے

غلہ ماہواری یکتوپہ - نقد ماہوار عہ - دہوسہ یعنی کہورہ حسب ضرورت یک - جوڑہ پاپوش سالتمام ایکبار

غلہ خوراک ماہواری ۱۲ اونہ خام - موٹہ ششماہی اول از تار یا کم لوہ سے رتا یہ سیلے - سر دیا ششماہی اول عا

غلہ بوقت اوٹہانے فصل کے بنام (درساہ) یکپائی تا یہ للعہ ماے - بوقت تخم ریزی جوئے بنام (دیجراں) ایکپاؤ

موٹہ ازیکم لوہ تا یہ آخر چیہ للعہ چوپیہ علہ - غلہ خوراک ماہوار بشرح ششماہی اول

کپاس - دو ڑہا - بختہ

غلہ گندم بریدہ یک پر سکے - بجائی غلہ گندم یک لوپہ

خوشہ جیسے از زراعت بریدہ نی راہک

جہہ لوخ یعنہ کر

بجرای فی راہک لوٹپہ	بابت بہلسہ یعنی بیلا ایک لیستار بمقدار ۵ لوٹپہ	پانچ روپیہ ماہوار بالمقطع لیتا ہے اس قسم کی راہک خاص جابات
غلہ ماہواری خوراک دمشہ ۱۰ لوپہ	برساہ بہاروان فی بہلہ راہک ۱۲ لوپہ	ڈیرہ وغیرہ قصبات مین بعض بعض جابات پر ہوتے

کپاس بیلی بذریعہ بنای پراخری وڈہ سالم لیتا ہے ہین۔

ہر ایک راہک کو بدون پورا کرنے فصل کی نوکری چھوڑنیکا اختیار نہین - اگر جواب دیوے - تو نقدی سے جواب ملتا ہے - اگر مالک چاہے - تو نقدی دیکر

ضمن چہارم مزارعہ پاؤوال - اس قسم کی مزارعہ علاقہ ٹانک مین ہین - پاؤوال کسیقدر روپیہ مالک سے قرض لیکر مثل نوکر کے ہل بیوپار کا کام کرتا ہے - اور پیداوار جوڑہ سے بعد منہای محصول وخرچ وتخم ۱/۴ اسکو ملتا ہے - جبتک قرضہ دیگی ادا نکرے - راہکی کے کام سے علیحدہ نہین ہو سکتا - اس قسم کی مزارعہ تحصیلات داماں ہین -

ضمن پنجم - نیم پاؤوال ایک بیل نیم وال کا اور ایک مالک کا ہوتا ہے - اور تخم مالک اپنی پاس سے دیتا ہے - ہل وغیرہ کے محنت ومشقت سے مالک کو کچھ واسطہ نہین - بذمہ نیم وال ہوتی ہے - پیداوار سے بعد منہای تخم نیز وخرچ ومحصول باقی جو بچتا ہے - وہ نیم وال ومالک بحصہ مساوی تقسیم کرلیتے ہین - مالک ہین کا اختیار ہے کہ جبتک چاہے حسب رضامندی کاشت بحال رکہے

ضمن ششم - سہ پاؤوال - جوڑہ اور محنت مزارعہ کی ہل وتخم بذمہ مالک - پیداوار سے بعد وضع محصول وخرچ وتخم نیز ۱/۳ مزارعہ و ۲/۳ مالک لیتا ہے - جبتک مزارعہ قرضہ دیگی خود جو بروقت شروع کاشت لیتا ہے - بلا سود ادا کردیوے - کاشت نہین چھوڑ سکتا

ضمن ہفتم - بہاہیوال - ایک جوڑہ مالک کا ایک مزارعہ کا - ہے محنت بہی اسیطرح - پیداوار سے محصول وخرچ نکال کر رہکا م کے بحساب فی چار جوڑہ ایک جوڑہ پیداوار مالک حق مالکان مین لیتا ہے - باقی جوڑون پر مالک ومزارعہ تقسیم کرلیتے ہین - بحالی کاشت مالک کی مرضی پر ہے جب چاہے - مزارعہ کو بعد فصل کے جواب دیوے

ضمن ہشتم چھپہلگ - اس قسم کی مزارعہ بہی مثل بہاہیوال کی ہے - صرف سہولیت کاشت کیواسطے بشرح بہاہیوال اسکو شامل کرلیتے ہین -

ضمن نہم مزدوری خور - پرگنہ کلاچی علاقہ چودہوان مین بعض غیر آباد زمین اس شرط پر آباد کرتے ہین کہ آبادی سے نصف یا کم وبیش مالک ودرباقی بعوض مشقت آباد کنندہ - یا کل پر ایک میعاد معین کیواسطے قصبہ آبا

کنندہ کا رہیگا - پھر اوس زمین سی دخل اوٹھ جاتا ہے

ضمن دہم - شرطیہ - جنگل مین جو اس شرط پر کہ بعد بنجر شگافی و آبادی ... اوسکو شرطیہ کہتے ہین - اور خاص شرط ...
دخل رہیگا پر مالک کو اختیار ہی - کہ بیدخل کردیوی) لیکن زمین آباد کری - اوسکو شرطیہ کہتے ہین
اگر اور طرح سے زمین دیجاوے تو نہی -

ضمن یازدہم - حصہ دار - زمین بالشتراک کو اگر ایک ہی حصہ دار کاشت کری - تو وہ حصہ دار مزارعہ کہلاتا ہی -
باقی حصہ دارون کی زمین پر کاشت تا مرضی اونکی بحال رہتی ہے -

ضمن دوازدہم - بدلہ دار - جن مالکان کی اقطاع ملکیت فرق فرق سے ہون - اور باہم ملحق - وہ ...
کی کاشت کرتے ہین - جس سی نگرانی وغیرہ ہر ایک کو اپنی فصل کی سہل ہو جاتی ہے - بعض کل زمین کو مشترک کاشت
کرلیتے ہین جہان بدلہ ہوتا ہی - پیداوار بعد نکالنی محصول و تخم ریزی و خرچ کی حصون پر تقسیم ہو جاتی ہے -

ضمن سیزدہم - لٹھہ بند - داہان مین جب تک کہ کھیت کی ہر چہار طرف پانی لگانیکے واسطی ...
زمین آباد نہین ہوسکتی - پس جو شخص دوسری شخص زمین لیکر لٹھہ بند کرتا ہی - وہ لٹھہ بند کہلاتا ہے - اور ...
مالک سی بیدخل نہین ہوتا -

ضمن چہاردہم - بوٹہ مار - بوٹہ مار عموم اوس مزارعہ کو کہتے ہین - جو جنگل مین بنجر توڑ کرکے زمین
آباد کرتا ہے یہہ مزارعہ بھی مالک سے بیدخل نہین ہوتا - صرف پیداوار سے حق لکانہ یعنی خرچ دیا کرتا ہے -

باب سویم در باب تاریخی حال ضلع

دفعہ ۳۹ - ذکر قدیم آبادی ضلع دریائے سندہ کی مشرقی حصہ مین پہلی چندان نہین تہی - صرف کچہ کچہ آبادی کا ثبوت کنارہ دریائے کے ملتا ہے - عہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ دہلی جب بلوچون کی حکومت ہوئی - تو اونہون نی چند قصبات آباد کرائے پہر دن بدن ترقی آبادی ہوتی گئی - دامان کی آبادی کا قدیم حال پورا پورا معلوم نہین ہو سکتا - کہنڈرات کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ پورانے زمانہ مین دامان کا ملک جسقدر آباد تہا - وہ رونق اسکو ابتک بہی نصیب نہین ہوئی - تمام پورانے کہنڈرات کی عمارتین پختہ اور بعض عمدہ رنگ آمیز معلوم ہوتی ہین - ہندوانی وضع کی - مسلمانون مین کہاوت ہے - کہ پہلے اس ملک مین کافر لوگ بستی تہے - جب مسلمان لوگ اس ملک مین آئے - تو اونہون نے کافرون کو مار کر ملک سے نکال دیا - اور اونکی مکانات ویران کردی - منجملہ کہنڈرات افتادہ کی چند نامی کا حال ذیل مین لکہا جاتا ہے -

ضمن اول حال آبادی و ویرانی قلعہ ڈل - یہہ قلعہ حد موضع ملی خیل پرگنہ ڈیرہ مین برلب دریائے سندہ پہاڑ پر واقعہ ہے - مسلمان باشندہ ملک قلعہ کا نام کافر کوٹ ہندو اسکو راجہ ڈل کا قلعہ کہتی ہین - اور یہہ روایت مشہور ہے - کہ راجہ ڈل راجہ بل کی خاندان سے ہوا ہے - جسکا قلعہ بلوٹ مین ہے - قلعہ سے تہوڑی فاصلہ پر سورج کنڈ ہندؤنکا قدیم سے تیرتہ چلا آتا ہے - عمارات قلعہ مسمار شدہ ہے - اندر قلعہ کے ایک تالاب کی نشانات و بیرون از قلعہ دریائے کیطرف حوضون کی علامات معلوم ہوتی ہین - حوضون کی نسبت لوگ یہہ روایت کرتے ہین - کہ اوس زمانہ مین قلعہ کے نیچے نالہ کرم جاری تہا - اور دریائے قلعہ سے پانچ کوس کی فاصلہ پر بہتا تہا - راجہ تالاب قلعہ مین پانی جمع کرنے کیواسطے بذریعہ چہلار حوضون مین پانی لاکر پہر تالاب مین پانی لاتا تہا - اور پانی تالاب سے قلعہ کے باشندگان آبنوشی کرتے تہے - قلعہ پختہ پتہر کی رنگ آمیز ہے -

ضمن دوم قلعہ بلوٹ - یہہ قلعہ لوٹ کی جنوبی طرف واقعہ ہے - کہتی ہین - کہ راجہ بل ذی جو اس ملک کا فرمانروا تہا - اپنی نام پر بانیزادی اوٹ جسکی معنی پناہ کے ہین - اور مجموعہ بل و اوٹ سی یعنی بل کا قلعہ) بنا ہو تعمیر کرایا تہا - عمارت قلعہ تمام پتہر کے رنگ آمیز فی الحال مسمار شدہ ہین - لیکن اندر قلعہ کی ایک تالاب اور چہوٹی چہوٹے

مندر پرستش ہندوان بنی ہوئے ہین - اور دریائی کیطرف اوترائے ہین پانچ حوضون کی علامات ہین تالاب اور حوض

نسبت اس قلعہ مین بھی وہی روایت کرتے ہین - جو قلعہ [illegible] مین ہے

ضمن سوم چشمہ گروبہ - یہہ چشمہ گری خیبر مین ہے - وجہ تسمیہ معلوم نہین - ہندو لوگ تیوہارون کے غسل کیواسطے جاتے ہین - گرد گرد چشمہ کے تراشی ہوئی مورتون کے نشان موجود ہین - اور نیز فقیرون کی رہائش کے گہین عام کہاوت ہے - کہ جب مسلمانون کا دخل حکومت ہوا - تو اونہون نے مندر وغیرہ ویران کردئے -

ضمن چہارم - کوٹھہ کنجری - موضع ملی خیل پرگنہ ویرہ مین برلب دریائے سندہ بعمارت پختہ بنا ہوا ہے - اور دروازہ کوٹہ کا دریا سے کیطرف - محاذ کوٹہ کے گہاٹ عمدہ بنا ہوا ہے مشہور ہے - کہ یہہ کوٹہ راجہ [illegible] کے طوایف آرام کرنا کیواسطے بنایا تہا -

ضمن پنجم - قلعہ کوٹکارانی - یہہ قلعہ قصبہ سے بفاصلہ ۲۲ کروہ جنوبا واقعہ ہے - تمام عمارات منہدم شدہ ویران پڑے ہین - مدت تعمیر معلوم نہین - اور نہ کوئی حالات وعہد کوٹکارانی سے واقف ہے - کہتے ہین - کہ کوٹکارانے نے جو فرمان روائی کسی زمانہ مین اس ملک کے تہے - تعمیر کرایا تہا - بہر مسلمان کے دخل کیوقت اونکے ہاتہہ سے ویران ہوگیا - اس قلعہ کے اندر ایک پتہر پر خفیف نشان ہین - اور تمام ہندو لوگ اون نشانون کو پنجہ راجہ پانڈو سمجہکر زیارت کیواسطے جاتے ہین -

ضمن ششم - تلکی کوٹ - یہہ تہہ قصبہ ٹانک مین آبادی قصبہ سے غربا واقعہ ہے - اسمین قلعہ وآبادی قصبہ کے نشان موجود ہین - دیکہنے علامات سے معلوم ہوتا ہے - کہ اپنے زمانہ مین مکانات واقعہ آبادی پختہ رنگ آمیز اور قلعہ ایک نامی قلعون مین مسمار ہوتا ہوگا - کہتے ہین - کہ یہہ قلعہ تلکی کافر نے جو اوسوقت ملک کا حاکم تہا - اپنے نام پر آباد کرا کر قلعہ کے نام پر قصبہ آباد کیا تہا - مسلمانون کے حملات سے ساکنین اکثر مقتول اور بعض مفرور ہوئے - اور لشکر اسلام کی لوٹ سے قلعہ وقصبہ ویران ہوگیا - تب سے برابر ویران ہے - اس کہنڈر سے بارش کے بعد لوگ تلاش زر وسیم جاتے ہین - اور تلاش کنندگان کو زر وبیہا پیسہ پورانہ حکام کیوقت کا نشان ہے - بعض برداراب بعض پر (زیرو جرو) بازیاب

سنسکرت عبارت - بعض ایسی پیسہ نکلتی ہین جنمین ایران کا نام ہوتا ہی - بعض پر تصویر گہوڑہ بعض پر سنسکرت عبارت - بعض ایسی پیسہ نکلتی ہین جنمین ایران کا نام ہوتا ہی - بعض پر تصویر گہوڑہ وغیرہ - ہندو لوگ اس ملک کی گہوڑے والے و دیگر پورانہ پیسون سی بعض کو کثرت مدت کی سبب نقش و حروف باقی نہین رہی - ہندو لوگ اس ملک کی گہوڑے والے و دیگر پورانہ پیسون سی بعض کو سکہ راجہ رامچندر بعض کو راجہ بہراتہہ وغیرہ کا بتلاتے ہین - مگر تصدیق قول کسی پختہ دلیل سی نہین کرتے -

ضمن ہفتم - تہہ خزانہ والہ - کوٹ ظفر واقعہ پرگنہ کلاچی مین آبادی دیہہ سی بفاصلہ ۲۰۰ کرم جانب غرب رود لونی کی کنارہ پر واقعہ ہی - دیکہنی موقعہ سی معلوم ہوتا ہے - کہ اپنے زمانہ مین قلعہ و قصبہ عمدہ عمارت کی سبب بارونق ہوگا - قلعہ کی اندر ایک چاہ پختہ مدفونہ کو جو دو چرخہ معلوم ہوتا ہی - گنڈاپوروں نی بطمع خزانہ کہدوایا تہا - مگر بسبب باہمی تکرار کے رہگئی - یہہ چاہ خزانہ والہ مشہور ہی - بموجب عام روایت کی اسکے بربادی بہی مسلمانوں کے ہاتہہ سے ہوئی ہے -

ضمن ہشتم - تہرہ دراب - دراب پرگنہ کلاچی کی شمال و غرب ۴۰ کرم کے فاصلہ پر واقع ہی پورانہ نام سے کوئی واقف نہین - ایک بڑا قصبہ ویران شدہ معلوم ہوتا ہے - اس تہہ سی پیسہ روپیہ مختلف سکہ کا ملتا ہے - بعض پر (تیموس) و (یزدجرد) و (داراب) کا نام بعض کی حروف مدت کثیر کی سبب جاتی رہی ہین - ہندو لوگ پورانہ پیسون کو راجہ رام چندر و بل و بہراٹ کا سکہ تصور کرتے ہین - یہہ قصبہ بہی بموجب عام روایتون کی مسلمانون کی ہاتہہ سے ویران ہوا ہی - اب تہوڑی دنون سے جو رود لونی اس تہہ کو انہدام کرتا گیا ہے - کہتے ہین - کہ جب رود تہہ کو انہدام کرتا ہی - پختہ چاہات مدفونہ و عمدہ دیوارون کی بنیادین ظاہر ہوتی ہین -

ضمن نہم - تہہ چودہوان - اس تہرہ کا حال بہی بطرح دراب کی ہے - مگر موقعہ کی دیکہنی سے معلوم ہوتا ہے - کہ یہہ کا قصبہ اپنے زمانہ مین حاکموقت صدر اسٹیشن ہوگا - کیونکہ جو خشت اسی ہوی نہین ورنگدار چونہ نکلتا ہے - وہ خوبی عمارت کی تصدیق کرتا ہے -

ضمن دہم - تہہ قلعہ گڑانگ - موضع جو کن مین تہا تہوڑی دنون سی دریا برد ہو چکا ہی

نمبر شمار	نام تحصیل	نام موضع	نام قلعہ	نام بانی	[illegible]	کیفیت
۸	ایضاً	حیدرآباد	قلعہ حیدرآباد	ایضاً		
۹	ایضاً	خانپور	قلعہ خانپور	ایضاً		
۱۰	ایضاً	جنڈانوالہ	قلعہ جنڈانوالہ	ایضاً		
۱۱	ایضاً	گوہروالہ	قلعہ گوہروالہ	ایضاً		
۱۲	ایضاً	کلور	قلعہ کلور	ایضاً		
۱۳	ایضاً	دریاخان	قلعہ دریاخان	ایضاً		

نمبر شمار	نام تحصیل	نام موضع	نام قلعہ	نام بانی	[illegible]	کیفیت
۲۱	″	شیرگڈہ	قلعہ شیرگڈہ	″		″
۲۲	″	چوبارہ	قلعہ چوبارہ	″		″
۲۳	″	موچگڈہ	قلعہ موچگڈہ			″
۲۴	کلاچی	گوروالی	قلعہ گوروالی	خانو خان استرانہ		″
۲۵	″	چودھوان	قلعہ چودھوان	قوم بابڑ		″

دفعہ ۴۹ - درباب حال آبادی و وجہ تسمیہ قصبات کلان واقعہ ضلع - حدود ضلع کے اندر جو جو بڑے قصبہ ہین - اونکی آبادی وغیرہ کا حال ذیل مین لکہا جاتا ہے -

ضمن اول ڈیرہ اسمعیل خان - یہہ شہر دریائے سندہ کے غربی کنارہ بر بفاصلہ یکمیل از دریا کے آباد ہے - اور صدر اسٹیشن ضلع و کمشنری ہے عہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ دہلی مین اسمعیل خان ہوت نے ۲۲ ماگہ سمت ۱۶۱۹ بکرم اپنے نام پر بنا شہر قایم کری - اور باغات لگواکر شہر کو خوب رونق دی - الا دریائے سندہ نے سمت ۱۸۶۵ بکرم مین شہر کو گرانا شروع کیا - چنانچہ پانچ برس مین وہ رونقدار شہر دریا برد ہوکر بےنشان ہوگیا سمت ۱۸۸۱ بکرم مین نواب شیر محمد خان سدوزی نے شہر موجودہ حال ڈیرہ اسمعیل خان آباد کرکے قدیمی نام سے نامزد کیا - اب سنہ ۱۸۸۵ء مین دریا نے پہر شہر کے انہدام کیطرف توجہ کیا تہا - لیکن سرکار انگریزی نے بصرف لاگت زر کثیر ایک بند بندہوا دیا - فی الحال رخ دریائے کسیقدر ہٹ گیا ہے - گرد شہر کے فصیل خام ہے

مردم شماری و تفصیل مکانات حسب ذیل ہے

جملہ اطفال — مرد عورت

مرد — لعہ

اطفال عورت — نابالغ — جملہ بالغ

صورت نابالغ — جملہ نابالغ

جملہ تعداد مکانات

اندرون عمارات شہر اکثر خام - اور بعض بعض پختہ ہین - صحن مکانات رہائشی ہندوان کی عموم تنگ ہین -
پہلے عملداریون مین بازار شہر بے رونق - اور عمارت دوکانات خام - عملداری سرکار مین بازار پختہ با وضع بنایا
گیا - اور زیادہ تر آراستگی بازار کپتان میکالیصاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کی توجہ سے ہوئی ہے - بازار کا فرش پختہ
ماہی پشت پختہ بند ہوایا گیا - اور ہر دو طرف بازار کے نالے ڈیڑہ فٹ عریض اور دو ہائی فٹ عمیق -
رونق بازار گرمی مین تو معمولی ہوتی ہے - لیکن موسم سرما مین جب پوندگان خراسان آتے ہین - تو بازار
مین رونق اچھی ہوتی ہے - اور تجارت اس شہر مین زیادہ تر خراسانی مال کی ہوتی ہے - یہان کے بیوپاری
کلکتہ بمبئی امرتسر شدہ. ملتان حیدرآباد تک خراسانی مال
قالین دسہ یعنی چادر پشمینہ پوستین سمور ابریشم بادام پستہ انگور مجیٹھ ہینگ زیرہ
وغیرہ وغیرہ } خرید کر پہونچاتے ہین - اور شکر تری موٹا دیسی پارچہ ولنگی ساخت راہون وخانپور وملتان و پارچہ
باریک انگریزی ونیل خرید کر اپنے گماشتون کی معرفت خراسان - دو منڈی شہر مین نامی ہین - سرائے پوندگان
کنک منڈی } سرائے مین خراسانی مال اور کنک منڈی مین غلہ کی بوری و کٹڑی اکثر فروخت ہوتا ہے -
لوگ اس شہر کے بہ نسبت دیگر قصبات علاقہ مرفع حال ہین - لکڑی کا کام صنعت نقش آرائی - پایہ چارپائی
ڈبی سوتیان - اچھا ہوتا ہے - اندر شہر کے چند باغات ہی ہین پہلے نواح شہر بالکل بے رونق تہا - لیکن اب
تہوڑی مدت سے بتوجہ کپتان میکالیصاحب بہادر ڈپٹی کمشنر گرد شہر کے خوب رونق ہوگئی ہے سڑک جلہ
ہر دو رویہ درخت سایہ دار لگوائی گئے ہین - اور طرح طرح کی پہول نمایش کیواسطے لگائے جاتے ہین -

ضمن دوم کوہ گونڈ - یہہ پہاڑ ضلع ڈیرہ اسمعیل خان وبنون کی حد پر واقعہ ہے - سطح زمین سی
پہلے اسپر آبادی نہین تہی - صرف ایک خانقاہ شیخ بدین اور ایک مکان زیارتگاہ قوم ہنود مشہور
(چچاچوراسی سدہ جوگی دیا نانک) ہوتا تہا - سنہ ۱۸۵۳ع مسٹر جنرل صاحب بہادر کمانیر رسالہ نے موسم
واسطے اس پہاڑ کے آب ہوا پسند کرکے ایک تالاب و مسکوٹ گہر بنایا پہر کاکس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نے

تو اوموقت جو ... مقرر ہوا - ایک کوٹھی باگر جب ۱۸۶۱ء مین لیہ سی صدر ضلع ڈیرہ مین مقرر ہوا - تو اوموقت جو ایک مختصر دہرم سال گندا سنگہ
توجہ سی - ذریر ذر رونق بہرتی گئی - جسموقعہ پر ہنوز کا نکان زیارت تہا - اسپر ایک
در سبر نے بنوادی - لیکن سجادہ نشین خانقاہ ہذا بن ز بوقت ترقی مکانات سرکاری بہہ عذر (بسبب رہائش
حکام ہیذکر رونق کم ہوکر چہہ سو روپیہ سالانہ آمدنی چہڑاوہ کا نقصان ہوگیا ہی) جب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مکرو
الوصف نی رپورٹ کرکے تین سو روپیہ کی جاگیر پہاڑپور و صدرہ مین دلوادی - علاوہ مکانات خاص حکام
سرکاری حسب ذیل ہسپتال گرجاگہر سرائے بازار ڈاک خانہ تالاب گیند گہر
لین گارڈ جنگی تہانہ قبرستان ہین - اب ہوا کوہ نونڈ کے معتدل اور کسی قسم کی بیماری کی
شکایت نہین ہوتی - الا پانی کی بڑی قلت ہے - جب پانی بارش جمع شدہ تالاب کا خشک ہوجاتا ہے
تو نی سبوچہ ۲ کے حساب سی موضع بنیالہ سے منگوایا جاتا ہے - جو ۷ میل کے فاصلہ پر پہاڑ کے دامن مین
آبادی - درختان قسم ذیل کو ہولاہ سفیدا سنبہ ارکی توت باوام جو پہاڑ پر پیدا ہوتی ہین

ضمن سوم پہاڑپور - یہہ قصبہ ڈیرہ اسمعیل خان سی بفاصلہ ۱۰ میل کے جانب شمال آباد ہے -
پہلے اس جگہہ آبادی نہین ہوتی ہے بہلول لودی بادشاہ دہلی کی عہد مین پہاڑ خان لودہی نے اپنے
نام پر قصبہ آباد کیا - روز آبادی سے برابر آباد ہے عمارات قصبہ خام و پختہ ہر دو قسم کی ہین - بازار کی
وضع اب سرکاری حکم سی درست کی گئی ہے - اور پختہ بنوایا گیا ہے - غلہ روئی کا بیوپار اس قصبہ مین
اچھا ہوتا ہی - نواح قصبہ سر سبز ہے - اور گرد کہجی کے درخت بکثرت ہین - باغ کوئی نہین آبپاشی زمینات کو
چاہات سی ہوتی ہین - آب و ہوا پہاڑ کی بہ نسبت دیگر مقامات ضلع اچہی مشہور ہی - تفصیل مکانات و مردم
شماری حسب ذیل

مردم شماری					مکانات
میزان کل ۳۱۱۴					
اقسام مرد		اقسام عورت			
بالغ	نابالغ	بالغ	نابالغ		تعداد

ضمن چہارم

ضمن چہارم - قصبہ ٹانک یہہ قصبہ ڈیرہ اسمعیل خان سے جانب غرب مائل بجنوب درہ ٹانک کے
متصل آباد ہے - حال ابتدائی آبادی و وجہ تسمیہ بخوبی معلوم نہین ہو سکتا - قصبہ کے کچھ فاصلہ پر بڑے بڑے
کہنڈرات پڑے ہوئے ہین - جنکو لوگ شہرہ کافران کہتے ہین - بموجب عام روایت کے مسلمانون سے پہلے
وہی کافر لوگ اس قصبہ مین بستے تہے جب مسلمانون کا ملک پر دخل ہوا تو وہ لوگ اکثر لشکر اسلام کے ہاتہہ سے
مقتول ہوئے - اور بعض جان بچاکر پنجاب کیطرف بہاگ گئے - بہلول لودہی کے عہد مین اس اوجڑی بستی کو
قوم پڑنگی شاخ لودہی نے قبضہ کرکر از سر نو پہلے نام پر آباد کرایا - پہر کٹی خیلون کے عہد مین اس قصبہ کی
رونق بسبب اونکی ریاست کے زیادہ ہوگئی - عمارات قصبہ خام اور پہلے بازار بہی دیہاتی وضع کا
ہوتا تہا - عملداری سرکار عالیہ مین بازار کی وضع جگہا درست کرائی گئی - مردم شماری و مکانات بتفصیل ذیل
ہین

قوم پڑنگی شاخ لودھی

مکانات

طباعت

مردم شماری

اعداد معلوم

مرد ۱۵۱۳

عورت ۱۳۷۵

الحال معلوم

الحال معلوم

بالغ

نابالغ

بالغ

نابالغ

معلوم

معلوم

معلوم

معلوم

علاقہ غیر وزیری سے بموسم سرما اشیای ذیل نیر یعنی چہل پہل مستنہ آہن روغن زرد شہد
سانگ چٹائیان لکڑی تختہ نشتر خروٹ مرغیان دنبہ اکثر فروخت ہوتی ہین - اور بمعاوضہ
اونکے دیسی سوٹا پارچہ و غلہ باجری و گندم جاتا ہے - بسبب آمدرفت مردان پہاڑ کے موسم سرما مین اچہی
رونق رہتی ہے - لوگ ٹانک کے چندان مرفع حال نہین نواح قصبہ کا سرسبزی - باغات کے قصبہ مین
رونق ہے - سب سے عمدہ نواب صاحب ٹانک والہ کا باغ ہے - انار باغات ٹانک کا تحفہ
ہوتا ہے -

ضمن پنجم - قصبہ کلاچی - یہہ قصبہ ڈیرہ سے غرب مائل شمال بفاصلہ ۲۳ میل رود لونی کے کنارے
آبا

آباد ہے - پہلے اس جگہ آبادی نہین ہوتی تھی - عہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ دہلی مین جب ملک داماں پر بلوچ ہوت کی حکومت ہوئی - تو قوم کلاچی نے ڈیرہ غازیخان کیطرف سے آکر بناء قصبہ اپنی قوم پر قایم کری - تب سے برابر آباد ہے - عمارات قصبہ خام کوئی قابل ذکر نہین - البتہ اندر شہر کے خوانین گنڈاپور کے مکانات کی عمارت کچھ قرینہ کی ہے - بازار اب کپتان میکالی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کی توجہ سے حکام پختہ باوضع بنوایا گیا بیوپاری قصبہ مین جب تک سرکاری عملداری سے پہلے ہوا کرتا تھا - نہین ہوا - کہ اوسوقت پیوندہ لوگ لوٹ کھسوٹ و زکات کرتے تھے اسی جگہ خراسانی مال فروخت کر کر بمعاوضہ اوسکی کپڑہ وغیرہ خرید کر لیجایا کرتے تھے - اب اس چمن کے بیوپاری لوگ مال آگے لیجاتے ہین - یک شادی سرائے پرانی قصبون مین بیکار پڑی ہین - پانی کی قلت مین یہ قصبہ پہلے ذلیل تھا - لوگ بمشکل رودلونی کی کھنڈ مین نالہ لگا کر پانی حاصل کیا کرتے تھے - اب چاہات کی ترقی نے لوگون کے تکلیف کو مٹا دیا ہے - البتہ سوائے دو چاہ پانچہان والہ امانتا چیام کے پانی چاہات کا کہارا ہے - خربوزہ کافی عمدہ اور شیرین ہوتا ہے - موسم سرما مین شیرانی لوگ اشیاء ذیل شہتوت تمر بیہم روغن زرد شہد اپنی ملک کی لاکر فروخت کرتے ہین - اور نیز پیوندہ لوگ آتے ہین - تو قصبہ مین اچھی رونق رہتی ہے

مردم شماری و تفصیل مکانات حسب ذیل

مردم شماری: مرد، بالغ	مردم شماری: مرد، نابالغ	مردم شماری: عورت، بالغ	مردم شماری: عورت، نابالغ	مکانات
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ مرد: [illegible]		جملہ عورت: [illegible]		
کل مردم شماری: [illegible]				

ضمن ششم - قصبہ پہکر - یہ قصبہ ڈیرہ سے شرق بفاصلہ [illegible] میل شمر کیطرف ڈیرہ کے غربی سمت واقع ہے - پہلے اس جگہ آبادی نہین ہوتی تھی - عرصہ ۵۰۲ سال کا ہوا ہے کہ مسمی بکھو جٹ اسپار نے بنا قصبہ اپنے نام پر قایم کرے - مگر غلط العوام سے بجای بکھو کے پکہر مشہور ہے - تب سے برابر آباد ہے -

عمارات قصبہ

عمارات قصبہ اکثر خام بعض بعض پختہ ہین - نواح قصبہ سرسبز اور باغات کی رونق ہی - انب و سنگترہ پہکر کا قصبات ضلع مین فروخت کیواسطی جاتا ہی - طوطا انبہ جو باغ باڑالہ مین ہی - مشہور ہی - ترنٹ کاری اس قصبہ مین بہت ہوتی ہے - اور لوگ پہکر کی نسبت حرفت کاری مرفع حال ہین - محکمہ تحصیل و تہانہ و پرمٹ تک بہی اس قصبہ مین ہی - اور ایک صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہی واسطی تصفیہ مقدمات تیہ و پہکر کے قیام رکہتے ہین - باہر قصبے کے مسجد جہانگیر بادشاہ دہلی کی بنوائی ہوئی عمدہ عمارت کی تہی - لیکن جب سی بلوچون نے مسجد کی بیچمین فتح خان ولد غازیخان کا مقبرہ بنایا ہی - مسلمانون نے پرداخت وغیرہ چہوڑ دی ہی - اب سقف مسجد منہدم شدہ ہی - مردم شماری و مکانات پہکر حسب تفصیل ذیل ہین -

مردم شماری				مکانات
[illegible]				[illegible]
مرد		عورت		
[illegible]		[illegible]		
بالغ	نابالغ	بالغ	نابالغ	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

ضمن ہشتم - قصبہ منکیرہ - یہہ قصبہ ڈیرہ سے بفاصلہ [illegible] میل جانب جنوب تحصیل کلان مین واقعہ ہی - پورانہ قصبہ ہی مدت آبادی وغیرہ کا حال معلوم نہین - پہلے چہوٹا سا قصبہ تہا - مگر بلوچون اور سدوزیون کے وقت بسبب رہائش حکام وقت زیادہ رونق پاگیا ہے - عمارات قصبہ خام بیکر بسبب دیہاتی وضع کے ہین - اور نواح شہر بالکل بے رونق ہے - البتہ ہندوانہ منکیرہ کا عمدہ اور دور دور مشہور ہی - صنعت کا کسی قسم کا کام اس قصبہ کا مشہور نہین - بیوپار صرف گہی و پشم کا ہوتا ہی - لوگ قصبہ کے چندان مرفع حال نہین - مردم شماری و مکانات حسب تفصیل ذیل

مردم شماری				مکانات
[illegible]				[illegible]
مرد		عورت		
[illegible]		[illegible]		
بالغ	نابالغ	بالغ	نابالغ	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

ضمن ہشتم ۔ قصبہ کلورکوٹ ۔ یہہ قصبہ ڈیرہ اسمعیل خان سی جانب شمال مایل شرق بفاصلہ ۴۲ میل واقعہ ہی ۔ پہلے اس جگہہ آبادی نہین ہوتی تہی عرصہ ۲ سو سال کا ہوا ہی کہ بناء اس قصبہ کی قوم کلورسے قایم کری ۔ اور ایک کوٹ اسمین بنایا ۔ اسلئے قصبہ کا نام قوم بانیان کے نام پر بانیزادی لفظ کوٹ مشہور ہوا ۔ روز آبادی سے برابر آباد ہے ۔ عمارات قصبہ خام بیوضع ہین ۔ پہلے بازار کی بہی صورت خراب تہی ۔ مگر اب سرکاری عملداری مین حکام بازار سیدہا و پختہ باوضع طیار ہوا ہی ۔ بیوپار اس قصبہ مین ہر قسم کا زیادہ ہوتا ہے یہان سی بیوپاری غلہ و پشم و گہی نمک و سکہر کیطرف کشتیون کے ذریعہ لیجاتے ہین ۔ وہان سی پارچہ موٹا و باریک ہر قسم کا فروخت کے واسطے لاتی ہین ۔ بیوپاری لوگ بسبب حرفت پیشہ کے مرفع حال ہین ۔ تفصیل مکانات و مردم شماری حسب ذیل ہے ۔

مردم شماری السالہ[illegible]				مکانات اسالہ[illegible]	
مرد		عورت		مکانات	دوکانات
بالغ	نابالغ	بالغ	نابالغ		
اسالات	مالرمیت				

ضمن ہفتم ۔ قصبہ لیہ ۔ یہہ قصبہ ڈیرہ اسمعیل خان سی بفاصلہ ۶۰ میل جانب جنوب تہل کی ڈہاٹہ پر آبادی پہلے اس جگہہ آبادی نہین ہوتی تہی ۔ عرصہ ۳۰۰ سو سال کا ہوا ہی کہ عہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ دہلی مین کمال خان پسر غازیخان قوم بلوچ میرانی نے کہ حکومت ملک اوسکی متعلق تہی ۔ بناء شہر قایم کری ۔ نام قصبہ کا کہ نسبت اسکی کہ پہلے اس جگہہ جنگل درختان لئی کا زیادہ تہا ۔ لیہ مشہور ہوا ۔ کمال خان نے اس قصبہ کو بساکر کل ملک جہک کا حکومتگاہ مقرر کیا اور اپنی کوشش سی آبادی کو وسعت دی ۔ بعد دوسری بہی جو حاکم ہوتے رہے ۔ وہ بہی اسی جگہہ مین رہکر حکومت کرتے رہے ۔ الا عملداری سرکار سی پہلے سوائے چند مکانات نہی و اسٹیشن حکومت کے باقی مکانات کی عمارت بیوضع اور خام تہی ۱۸۴۹ء مین بعد ضبطی پنجاب جب اس قصبہ مین صدر مقام ضلع و کمشنری مقرر ہوا ۔ تو بازار کی وضع حکام درست

لیہ 1846ء مین صدر مقام ضلع و کمشنری ہوا ۔

کرائی گئی

کرائی گئی - اور بسبب صدر مقام ضلع و کمشنری کی وسعت آبادی اور عمارات باوضع کے زیادہ رونق ہوگئی تفصیل مکانات و مردم شماری حسب تفصیل ذیل ہے -

مکانات	مردم شماری			
[illegible]	[illegible]			
	مرد		عورت	
	[illegible]		[illegible]	
	بالغ	نابالغ	بالغ	نابالغ

صنعت اشیاء ذیل کہیس چاندی سر مجو اس شہر مین اچھی ہوسکتے ہے - اور دور دور تک مشہور ہین - اور فروخت کیواسطے جاتے ہین - سوائے اسکے اور کوئی صنعت کا کام مشہور نہین - ہندوانہ لیہ کا عمدہ ہوتا ہے - اور بیوپار بھی ہر قسم - لوگ قصبہ کی نسبت حرفت کاری مرفع حال ہین - نواح شہر سر سبز ہے - چند باغات غربی سمت قصبہ کے - جنکو حکام نے بوقت کمشنری و صدر اسٹیشن ضلع نے نصب کرایا تھا - اپنی وضع کے ہین - اندر شہر کے دہرم شالہ باوا پورن داس جسکو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے بنوایا تھا - اور مندر کالی دیوی جو دیوان کرم نارائن خلف دیوان ساون مل صوبہ ملتان بنوایا ہے - عمارات انکی باوضع ہے -

ضمن دہم - قصبہ کروڑ - یہہ قصبہ ڈیرہ سے جانب جنوب مائل شرق بفاصلہ ۳۰ میل شرک لیہ و بھاکر غرب واقعہ ہے - پہلے اس جگہہ آبادی نہین ہوتی تھی - سلطان محمود غزنوی کیوقت شمس الدین فقیر نے جو ہمراہ سلطان کے آیا تھا - اپنی نیوی نام کروڑ پر جیساکہ عام پنجاب مین معتقدان سلطان لکھدا تا کروڑی وغیرہ اپنی مرشدوں کو منسوب کرتے ہین - بناء قصبہ کی قایم کری - بعد چندین وہ قصبہ دریا برد ہوگیا - اور اولاد بابن جا بسے - چھٹے پشت مین نامبردہ کے لال عیسن نے جسکی مزار بر اس جگہہ عرس کا بڑا میلہ ہوتا ہے نامی اودسنی ملتان سے آکر بنا اس قصبہ کی پورانہ نام پر قایم کری - اور مزار بزرگان پر دستار کی یادداشت مین مضبوط تعمیر کرائین - چونکہ یہہ شخص عالم اور زاہد تھا - اسلئے قصبہ کی آبادی زیادہ رونق پکڑ گئی - عمارات قصبہ کوئی مکان عمدہ باوضع قابل ذکر نہین - الا روضہ لال عیسن کی عمارت عمدہ باوضع ہے - بیوپار اس

درخت کہجی کے گرداگرد جابجا
ہر قسم کا اچھا ہوتا ہے لوگ بسبب حرفت پیشہ کے مرفع الحال ہین - نواح شہر سرسبز ہے -
بکثرت ہین - صنعت کا کسی قسم کا اس قصبہ کا مشہور نہین - تفصیل مکانات و مردم شماری حسب ذیل ہین -

مکانات	مردم شماری			
[illegible]	[illegible]			
	مرد		عورت	
	[illegible]		[illegible]	
	بالغ	نابالغ	بالغ	نابالغ
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

دفعہ ۹۵ - مندر و مقبرہ ہائے نامی کا ذکر جنہین بتقریب زیارت میلہ ہوتا ہے - اس ضلع مین اکثر مکانات اولیا و فقرا کے مشہور ہین - جنکو لوگ مانتے ہین - چنانچہ ذکر نامی نامی مکانات کا جنپر میلہ ہوتا ہے - حسب ذیل تحریر کیا جاتا ہے -

ضمن اول ڈیرہ بھگت کیولرام - یہہ ٹہہرہ موضع بلوٹ پرگنہ ڈیرہ مین دریائے سندہ کے کنارہ پر واقع ہے بھگت کیولرام جی لالجی مشہور گوسائین کے پوترہ تہے - اونہون نے اس جگہہ دریا کے کنارہ ٹہہرہ یعنے چبوترہ پر بیٹھکر عبادت کی - بعد وفات اونکے دو میلہ بتقریب زیارت مقرر ہوئے - میلہ بساکہی [و] نوراتترہ [-] نوراتترہ کا میلہ بڑا نہین ہوتا - دو تین ہزار آدمی کی بہیڑ بہاڑ ہوجاتی ہے - الا بساکہی کا میلہ بڑا ہوتا ہے - اسمین قریب چہہ ہزار کے ہندو و مسلمان جمع ہوتے ہین - اس ٹہہرہ کے پیشکش مصری ہوتی ہے - میلہ کے دن ہر ایک ہندو بقدر توفیق مصری ٹہہری پر لیجاکر لوٹاتا ہے - برخلاف دیگر مکانات مذہبی کہ جو پیشکش خاص مقام سے لوٹ کر لیجاتے ہے - محتاج فقیر لوٹتی جاتے ہین - وجہ اسکی یہہ بیان کرتے ہین - کہ بھگت کیولرام اسیطرح نذر پیشکش جو اُنکا دیا کرتے تہے - اسلئے لوگ بہی اوسی رواج کی پابندی کرتے ہین - جو مصری محتاج فقیر لوٹتے ہین - وہ دور دور مواضعات مین لیجاکر تہوڑی تہوڑی ہندؤن کو تبرک دیتے ہین - ٹہہرہ کا پوجاری موہلچند برہمن سکنہ بلوٹ ہے - الا جو آمدنی

ستورڈہ کا آکھونی بھگت کیول رام جس کی اولاد ڈیرہ غازی خان میں رہتی ہے انھیں ملتی تھی -

ہوتی ہے - وہ اولاد مورث کو جو ڈیرہ غازیخان مین رہتی ہے - اونکا حق شمار ہوتا ہے -

ضمن دوم کا مندر گاہر و لعل - یہہ مندر موضع محمد راجن پرگنہ لیہ مین واقع ہے - بنیاد اسکی سو سال سی ہے - لوگ اسطرح پر روایت کرتے ہین - کہ گاہر و لعل گوسائین جنم کر برہمن تہے - اور ابتک اولاد گاہر و لعل جوگوسائین ہوتا ہے - اوسکا نام بہی گاہر و لعل رکہا جاتا ہے - جو مہنت مندر کا اس خاندان سی ہوتا ہے - وہ شادی نہین کرتا - یہہ مندر آسیب جن نکالنی مین مشہور ہے - خصوصاً عورات کو جب واہمہ بیماری جنکا ہوتا ہے - وہ اس مندر پہ آکر بطریق معمول بال سر کہول کر سر کو جہکر دیتی ہین - اور خود متکلم بزبانی جن ہوتے ہین - اور اسیطرح اکثر آسیب والے جن کو نذر نیاز دیکر مخلصی کراتا ہے - اور اکثر نذر بہیٹ مندر پر حاضر ہو کر چڑہاتے ہے - اس تقریب سے ہجوم میلہ کا ہوتا ہے -

ضمن سوم - روضہ محمد راجن - یہہ خانقاہ محمد راجن پرگنہ لیہ مین واقع ہے - بزرگ زیارت محمد راجن قوم کی سید بخاری بخارا کی رہنی والے تہے - قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی کی عہد مین اونہون نے اس جگہہ آکر بناء موضع محمد راجن اپنی نام پر قایم کر کر اپنی رہائش اس جگہہ اختیار کرے - اور اپنی حیات مین ہی اپنے واسطی یہہ مقبرہ وگنبد چونی گچ پختہ منقش خوبصورت تعمیر کرایا - اور حسب وصیت بعد وفات اس مین دفن کئی گئے - جب بماہ چیتر دو جمعہ کو میلہ ہوتا ہے - اس میلہ مین دور دور سے مستورات واسطی کہیلنے جنکے آتے ہین - اونکی نزدیک خواہ کتنا ہی زبردست آسیب جن کیون نہو - اس جگہہ کہیلنے سے نکل جاتا ہے - آمدنی چڑہاوہ کی ۲۰۰ سو روپیہ قریب ہوتی ہے - جسکو اولاد محمد راجن اپنی تصرف مین لاتے ہے - میلہ پر چہہ سات ہزار آدمی کی جمعیت ہوجاتی ہے منڈی کسی قسم کی مال کی نہین لگتی - صرف بہکہر ولیہ کی حلوائی شیرینی لاکر فروخت کرتے ہین -

ضمن چہارم - روضہ لعل عیشن یہہ خانقاہ موضع کروڑ پرگنہ لیہ مین واقعہ ہے - گنبد وا پختہ چونی گچ رنگ آمیز حال بزرگ زیارت آبادی قصبہ کروڑ مین درج ہو چکا ہے - جب لعل عیشن نی وفات پائی تو مریدون نے بوجہہ اسکی کہ یہہ بزرگ مخدوم جہانیان مشہور اولیاء ملتان کی نواسہ تہی پختہ مقبرہ بنوایا - تب سے بماہ بہادرون

چودہوین چاند

روضہ راجن شاہ بخاری سی جن نکالے جاتے ہیں

چودہوین چاند کو بڑی دہوم دہام سے میلہ ہوتا ہے - قریب بیس ہزار کے آدمی اس میلہ پر جمع ہو جاتے ہین اور چار دن تک میلہ کا ہجوم رہتا ہے - اور بسبب جن کہیلنے عورات کے میلہ مین بے محابی کثرت ہوتی ہے اس میلہ پر ہر قسم کا سامان منیاری پارچہ باریک و موٹا ملتان و ڈیرہ و شاہ پور وغیرہ قصبات سے آکر فروخت ہوتا ہے - اور شیرینی بہی حلوائی ہر قسم کی فروخت کرتے ہین - ستورون کی خرید فروخت و تبادلہ بہی اکثر ہوتا ہے اگر اس جگہہ مال کی خرید فروخت کی منڈی مقرر کیجاوے - تو یقین ہے کہ بہت جلدی ترقیاب ہو جاوے

آمدنی چڑہاوے کی اولاد ال عیسن لیتے ہے -

ضمن پنجم - کوٹھہ شاہ اجمل - یہہ مکان کہمان پرگنہ کلاچی مین واقعہ ہے - عرصہ ۵۰۰ سو سال کا ہوا ہے - کہ شاہ اجمل فقیر سیلانی نے اس جگہہ بیٹہکر عبادت کرتے تہے - بعد جانے فقیر کے معتقدان ایک زیارتگاہ فقیر بنادی - تب سے ماہ چیتر ہر چہار جمعہ میلہ ہوتا ہے - دو تین ہزار مرد عورت کا میلہ پر ہجوم ہوجاتا ہے - اس جگہہ دامان کی عورات جن کہیلتے ہین - اور کوئی امر قابل تحریر نہین ہے -

ضمن ششم - خانقاہ شاہ عیسی قطار - بہلول لودہی بادشاہ دہلی کیوقت شاہ عیسی قطار سیلانی فقیر بلوٹ مین آئے - اور اسموقعہ پر جہان حال مین اونکی خانقاہ ہے - بیٹہکر عبادت کرنے لگے - تب قوم جسور نے فقیر خدا پرست سمجہکر موضع بلوٹ کی ملکیت گذارہ کیواسطے بخشدی - بعد وفات شاہ عیسی قطار بموقعہ نشست دفنائے گئے - اور اونکی اولاد و پیروان نے زیارت کیواسطے روضہ بنادیا - تب سے ہر سال بماہ چیتر ہر چہار جمعہ پر میلہ ہوتا ہے میلہ مین پندرہ سولہ ہزار مرد عورت کی جمعیت ہوجاتی ہے - اس جگہہ بہی عورتین جن کہیلتی ہین - اور ہر ایک عورت جن کہیلنے والی چہار آنہ باقی حسب حیثیت چڑہاوہ چڑہاتے ہین کل آمدنی چڑہاوہ کی جو دو تین سو روپیہ کی قریب ہو جاتی ہے - اولاد شاہ عیسی قطار اپنی تصرف مین لاتے ہین - مخدوم شاہ شاہ عیسی قطار کی اولاد سے سجادہ نشین ہے - میلہ کے دن اس جگہہ دودہ کا کہیل ہوتا ہے - منڈی فروخت مال کی کوئی نہین - صرف حلوائی کی میلہ کے دن شیرینی فروخت کرتے ہین -

ضمن ہفتم

ضمن ہفتم - خانقاہ شاہ احمد کمال - یہہ خانقاہ موضع ڈسون پرگنہ اٹک مین واقعہ ہے -
بزرگ زیارت شیخ کمال قوم کے پٹھان پہنچے تہے بسبب فقیری کے لوگ اونکی معتقد ہوگئے - بعد وفات خانقاہ
تمام معتقدان نی بنائی - تب سی بارہ جمعہ ہر چار جمعہ میلہ ہوتا ہے - پہلے تین جمعون پر جمعیت کم ہوتی ہے -
آخری جمعہ پر دو تین ہزار آدمی کے قریب لوگ بتقریب زیارت بزرگ جمع ہو جاتے ہین - چڑہاوہ نقد نہین چڑہتا
بعض غلہ یکار گنگانیان بعض غلہ اور اکثر دنبہ بکرا ذبح کرکے روٹی و گوشت خیرات دیتے ہین - آمدنی ہر چہار
جمعہ مین چڑہاوہ کی سو سوا سو روپیہ کی قریب ہو جاتی ہے - اس آمدنی کو اولاد بزرگ تقسیم کر لیتی ہے -
خانقاہ دامن کوہ کی نزدیک ہے - اسلئے حلوائیان اٹک کی سوا اسکے دوسری قصبات کی لوگ شیرینی وغیرہ
فروخت کیواسطے نہین لاتے - دودہ و نیزہ بازی کا کہیل اس میلہ پر اچھا ہوتا ہے -

دفعہ ۹۶ - میلہ ہائے کلان تیوہار ہندو و مسلمانان - اس جگہہ ہندو مسلمانون کی تیوہار [illegible]
تیوہار ہائے ذیل مین بہجوم میلہ کا ہوتا ہے - دسہرہ کا میلہ اٹک و پنڈی گہیب و تلہ گنگ مین - بیساکہی کا بلوٹ و خاص
ڈیرہ مین اچھا ہوتا ہے - عشورہ محرم کا مقامات ذیل اٹک کا کہر تیہ پنڈی گہیب ڈیرہ ضلع مین

ضمن اول - دسہرہ - جن جن مقامات متذکرہ مین دسہرہ میلہ ہوتا ہے - وہان واسطی طیاری
سامان دسہرہ کے یہہ انتظام ہے - کہ چوہدریان محلہ اپنی اپنی سے ایکروپیہ چار آنہ فی بیاہ شادی و تولد طفل پر
وصول کرکے جمع کرتے جاتے ہین - جب دسہرہ کا تیوہار آتا ہے - تو اوس مین سامان مطلوبہ اوس رقم سے
بہم پہنچایا جاتا ہے - دسہرہ کی رسومات اس جگہ بہی مثل عام اضلاع پنجاب کی ہوتی ہین - لیکن ایک رسم
برخلاف یہہ ہے - کہ اس تیوہار مین رنگین چہاپہ شدہ پارچات جو گوٹہ کناری کی زینت سے آراستہ ہوتے ہین -
پہنکر ہندو لوگ بازار مین حلقہ باندہکر جا بجا ناچتے ہین - اس ناچ کو اونکی اصطلاح مین ناچ گاڑ کا بولا جاتا ہے
گاگی اور دو چوبون کا بہی نام ہے - جو ناچنے کیوقت ہر ایک کی ہاتہہ مین ہوتی ہین - دسہرہ کی دن مقرر [illegible]
رعشدار بننے کیواسطے ہر ایک ہندو و تہرل سے شایق ہوتا ہے - اسلئے دستور چلا آتا ہے کہ ساہوکاران کی [illegible]

رقم چڑہاوے کی گوسائین نام پر قرعہ ڈالے جاتے ہین - جسکے نام کا نکلی برآمد ہو - وہ مصنوعی راجندر بنایا جاتا ہے - اور لیتے ہین - اور جو لڑکہ رامچندر بنایا جاتا ہی - اوسکا باپ اس خوشی مین اوس طفلک سے گای دان کراتا ہے - اور برہمنون کو ضیافت کرتا ہے -

ضمن دوم - میلہ بساکہی ڈیرہ - میلہ بساکہی خاص ڈیرہ کا چار دن تک رہتا ہی - پندرہ سولہ ہزار ادمی کی جمعیت اس میلہ پر ہو جاتی ہی - پہلے دن دریائی پر میلہ ہوتا ہی - باقی تین دن شہر مین - اس میلہ پر گہوڑونکو انعام ملتا ہی - لوگ اپنے گہوڑہ لاکر بموجب اوس قاعدہ کی جو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مقرر کرے - حاظرہ نمائش اسپان ہین باندہ دیتی ہین - بعد مین ملاحظہ ہو کر باتفاق کمیٹی جو پسند ہو - انعام اپنے درجہ مین پاتا ہے - انعام و اکرام اسپان کی بعد دو دن نیزہ بازی و گہوڑ دوڑ کا شغل رہتا ہی - اس مین فوقیت کی لحاظ سے انعام دیا جاتا ہی - رونق میلہ روز بروز ترقی پر ہی -

ضمن سوم - میلہ عشورہ محرم - عشورہ محرم کا تیوہار مسلمانون مین مثل عام قصبات پنجاب کی ہوتا ہی - الا اس جگہہ قوم ہنود بہی مثل مسلمانون کی تابوتان کی طواف کرتے ہین - اور نذر نیاز چڑہاتے ہین - خصوص ہندو مستورات زیادہ معتقد مین اس جگہہ یہہ بات عمدہ ہی کہ شیعہ اور سنی کا تکرار تعزیہ کی دنون پر نہین ہوتا -

دفعہ ۷ - مسلمانون کی آنے سی پہلے کا تاریخی حال و نیز حملہ جات مسلمانان - کہنڈرات اور اونکی سکہ برآمدہ سے ظاہر ہے - کہ پہلے اس ملک مین ہندو راجگان کا بہر یونانیون و تاتاریون کا بہی تسلط ہوا - مگر چونکہ پورانے زمانہ کا حال کسی کتاب مین درج نہین - اسلئے اوس زمانہ سے جہان سے پتہ چلتا ہے - لکہا جاتا ہی - بموجب روایت ہاے زبانی تصدیق ہوتا ہے - کہ جسوقت مسلمانون نے ملک پر تاختین لاکر لوٹنا شروع کیا - غزنی خراسان مین سبکتگین کی سلطنت اور وہان مین راجہ بل جسکی بل راجگدی بلوٹمین تہی - حاکم تہا - اور پار دریائے بیہ و پہکر کی تحصیلات مین کنارہ دریائے قوم جہلم رہتی تہے - کہتے ہین - کہ جب مسلمان لوگ آئے - تو وہان کا راجہ ملک چہوڑکر ہندوستان پنجاب کیطرف بہاگ گیا - اور جو کچہہ سردار وغیرہ رہگئی - اون مین

ہوتارہا - کہتے ہین - کہ ۲۳ دفعہ دونون قومون مین جنگ ہوئی آخر اسمعیل خان کیوقت مین کامن سچار کی فطرت سے
رفع تکرار ہوکر دونون ریاستون کی حدود جہگی مقرر ہوگئی - اسمعیل خان سے پہلے ببر مین حکومتگاہ ریاست ہوت ہوتا تھا
لیکن اسنے ڈیرہ اسمعیل خان اپنے نام سے آباد کرکے اوس مین صدر مقام حکومت مقرر کیا - اسمعیل خان کی پانچ پشت بعد تک تو
حکومت بے خلش رہی - لیکن بعد جب نصرتخان مختار دستار ہوا - تو اوسنے رعایا کی ساتھہ ظلم اور معاملات مین سختگیری شروع کی
اور سوائے اسکے اور بہی چند ناشائستہ حرکات جو حکومت کی مخل ہین - اوس سے ظہور مین آئین - اسلئے مختار ریاست ہوت کے بہی
عیسپ خان میانخیل سے اوسکی ہمشیر کی نسبت طلب کری - چونکہ ناطہ دینے مین بیغرتی تہی - اسلئے عیسپ خان نے بہت سا لشکر ہوت کا اور
گنڈاپور و بابڑ و بلوچ تمنون کا جمع کرکے نصرتخان پر چڑہائی کری - اور مقام چکر کوٹ مین بلوچون اور پٹہانون مین جنگ
ہوا بلوچ شکست کہاکر ڈیرہ کیطرف بہاگ گئے - اوسوقت گنڈاپورون نے جو پہلے صرف موضع روڑی پر ہی قابض تہے -
کلاچی وغیرہ مواضعات بلوچی پر قبضہ کرلیا - اور کچھ مواضعات میانخیلون نے اپنے تمن مین شامل کرلی اوسوقت بلوچون کی
حکومت صرف ڈیرہ کی ہی اردگرد رہگئی تہی - اسمین بہی گنڈاپورون نے اونکو تنگ کر رکہا تہا - جب نصرتخان نے دیکہا - کہ بہت سا
ملک اسکی قبضہ سے نکل گیا ہے - تو اوسنے بہکر پر جو قوم بلوچ جسکانی کی حکومت مین تہا - اس نیت پر حملہ کیا - کہ اوسکو فتح کرکے
اپنی حکومت کے ساتھہ ملالیوے - اوسوقت قلعہ بہکر مین نصرتخان پسر فتح خان جسکانی تہا - وہ بعد لڑائی کے شکست کہاکر
ہوت کے ہاتھہ گرفتار ہوا - نصرتخان بفتح بہکر و گرفتاری نصرت خان جسکانی اپنی حکومت ڈیرہ اسمعیل خان کو واپس
چلاآیا - اس بات کی خبر جب فتح خان کو (جو منکیرہ مین تہا) پہونچی تو اوسنے واسطے رہائی نصرتخان و انتقام کے ارادہ فوجکشی کیا
مگر چونکہ نصرت خان ہوت کی جمعیت زیادہ تہی - آخر بمشورت اپنے وزیر امیر حسن کے فوج کی بہرتی کے درپے ہوا - تاکہ خاطرخواہ
جمعیت سے حملہ کیا جاوے - مگر ادہر والدہ نصرت خان جسکانی جو اپنے بیٹے کی گرفتاری سے بیتاب تہی - خود بخود میلہ لیکر ڈیرہ
اسمعیل خان مین نصرت خان ہوت کے پاس چلی گئی - چونکہ بموجب دستور بلوچکی کہ ہمگہ عورات ایک بڑی مشکلات اور
قصورات پر درگذر کا موجب ہوتا ہے - مگر برعکس اسکے نصرت خان اوس عورت کے حسن پر فریفتہ ہوکر گرفتار کے
درپے ہوا - آخر وہ بہانہ سے اوسدن کی مہلت لیکر چلے آئے - اور ادہر کہا کر رات کو بیغرتی کی خوف سے

بہی تسلیم ہوئے - صبح اسحال سے مطلع ہوکر نصرت خان نے اوسکے بیٹے کو چہوڑ دیا مگر وہ بہی شرم سے کے
مارے زہر کہاکر مرگیا - اور فتح خان نے بہی اس رنج کے برداشت نکرسکنے کی وجہ سے زہر کہاکر اوسکا ساتھ
دیا - مگر یہہ تینون شخص باتیہ قوم جسکانی کے دلون مین انتقام کا بڑا جوش پیدا کرگئی - آخر مسمی حسن خان جسکا
کہ جو فتح خان کا وزیر تہا - انتقام لینے کیواسطے قسم کہائی - اور سردار جہان خان اپنے رشتہ دار کو ندرانہ دیکر معہ
عرضداشت حال بادشاہ خراسان کیخدمت مین روانہ کیا - اور وہان سے حسب الحکم شاہی نواب قمرالدین خان نے
آکر نصرت خان کو قید کرکے کابل مین بادشاہ کیخدمت مین پہونچا دیا - اور خاندان ہوت کی حکومت کی خاتمہ برباد
بسا کر اپنا
ڈیرانی کیطرف سے سنبل خان ڈیرہ کا حاکم ہوا
ضمن دوم حال مرزا ایشی کی حکومت کا ابتدا یہی ذکر نہاکہ جبکہ قوم مرزا اونکو حکومت حاصل ہوئی - تو اوسکے سرغنہ غازیخان دوم غازیخان کی
کا
حکومتگاہ مقرر کیا - غازیخان کی وفات کے بعد اوسکی اولاد سے بعد ایک دوسرے کے جو مستقل مختار ہوتا رہا - ایک کا
نام حاجی خان دوسرے کا غازیخان ہوتا رہا - مگر بسبب عدم موجودگی کرسی نامہ کی معلوم نہیں کہ کتنی پشت تک
غازیخان کے خاندان مین حکومت رہی - بعض لکہتے بعض معہ پشت بعض کم و بیش بتلاتے ہین - غازیخان
اول کی چوتہی پشت مین اوسوقت کے غازیخان کے پسران ذیل کمال خان
سلطان خان عادن خان
محمود خان
سے کمال خان نے شہر بسایا سلطان خان نے کوٹ سلطان - عادن خان نے کوٹ ادو - محمود خان نے
کوٹ محمود کی بنا اپنے نام سے ڈالی - اور کمال خان نے جو سب سے بڑا تہا - اپنا حکومتگاہ بنا کر تا کوٹ محمود جو
دضلع مظفرگڈہ مین ہی حاکم ہوا - مگر جب ۱۱۵۳ ہجری مین ساتوین غازیخان کیوقت محمود گوجر نام وزیر جو
غازیخان کی عنایات سے اس رتبہ تک پہونچ گیا تہا حکومت اپنے آقا سے چہین کر آپ مالک ہوا - تو اوسوقت
مرزا انہون کا رعب ہر جگہہ کم ہوگیا - اسوقت کمال خان بانی لیہ سے محمود خان لیہ سے تا کوٹ محمود جو
تہا - میر جعفر شاہ سید نے جو جنگ کے نواح مین حاکم تہا - یہہ حال دیکہکر لیہ پر چڑہ آیا - اور بعد خفیف جنگ
محمود خان کو بیدخل کرکے خود مالک حکومت ہوگیا - لیکن تہوڑے دنون کے بعد جعفر شاہ کو کوڑا انہ
مرا
ڈیرانی خان
اور حالات

غازیخان مین حکومت ... کا مالک ...

مشرقی طرف سی اگر بیدخل کر دیا - اس اثنا رمین محمود گوجر جو ڈیرہ غازیخان کا ... شمالی ملک کو ڈیرہ سی خارج کرکی پہر ملک کو ڈیرہ

اوسنی وہان اپنی طاقت کو سنبہال کہ لیا کی طرف توجہ کی - اور کوڑا بندٹ کو لیہ سی خارج کرکی پہر ملک کو ڈیرہ

غازیخان کی کیا -

ضمن سوم گوجرون کی حکومت کا حال

- محمد یوسف نام گوجر سکنہ ڈیرہ غازیخان ایک غریب

آدمی تہا - جب وہ مرگیا بیوہ اوسکی محنت و مشقت سی اپنی پسران محمود احمد نور احمد کی پرورش

و تعلیم مین کوشش کرتی رہی - محمود تحصیل علم سی فارغ ہو کر غازیخان کی مرشد کی سفارش پر اوسکی دربار مین نوکر

ہوا - اور رفتہ رفتہ اپنی لیاقت و رسائی سی غازیخان کی حضور ترقی پاتا ہوا اوسکا وزیر ہوگیا - تب نیت اسکی

اپنی آقا سی بدل گئی - اور درپردہ اس بات کی خیال مین ہوا - کہ کسیطرح غازیخان کو معزول کرکے خود حاکم ہووی -

مگر چونکہ غازیخان سی رعیت بسبب اوسکی عدل و نیک نیتی کی راضی تہی - اسلئی اوسنی اور حیلون سی اپنی مطلب نہ نکلنا

دیکہکر مخفی خود اہلسنت کو ترغیب دینا شروع کیا - کہ وہ نسیم شاہ فقیر شیعہ کو جو کی شاہ کا مرید ہے قتل کرین - چنانچہ

ایسا ہی ہوا - چنانچہ چند سنیون نی وزیر نمکحرام کی انگیخت سی اوس بیچارہ بیگناہ کو قتل کر دیا - غازیخان کو جو عادل اور

رحم دل حاکم تہا - یہہ بہیو جب گناہ برا معلوم دیا - اسلئی اوسنی تمام سنیون کو جو نسیم شاہ کی قتل کی مرتکب ہوئے تہے -

قید کرلیا - اہل سنت نی اپنی رہائی کیواسطی ایک سید سے جسپر غازیخان مہربانی فرماتے تہے - سفارش کرائی جو نامنظور

ہوئی - اوس ناعاقبت اندیش سید نے عدم پذیرائی سفارش مین اپنی ہتک سمجھکر غازیخان کی حضور بےملا عرض کر دیا - کہ نسیم

شاہ کی قتل کی مرتکب علماء اہل سنت نہین ہوسے - محض میرا قصور ہے - یعنی شیعہ جانکر قتل کر دیا - اسلئی اوس عادل

حاکم نی علماء سنی کو رہا کرکے اس سید کو قتل کرا دیا - اوسوقت عالمان سنت کا بڑا زور تہا - اور نمکحرام وزیر بہی اون سے

ملا ہوا تہا - اونہون نی قید سی نکلتی ہی غازیخان پر سید کی قتل کا گناہ لگاکر تمام رعایا وغیرہ کی طبیعتون کو اوس سی پہیر دیا

اب محمود وزیر نمکحرام کو اپنی مطلب حاصل کرنیکا خاطر خواہ موقعہ ملگیا - اسوقت اسنی برملا اپنی آقا سے لڑنا بدنامی سمجہکر غلام شاہ

کہلوارہ کی ساتہہ جو سندہ کا حاکم تہا سازش شروع کی - کہ وہ غازیخان کو بیدخل کرکے باخذ چہارم آمدنی ملک اوسکو

نسیم حلاج فقیر شاہ کا واقعہ -

ڈیرہ کا حاکم بنا دیوی - چنانچہ وزیر کی سازش اور چہارم کی طمع سی غلام شاہ کہلوارہ نی اگر بسبب ناراضگی رعایا
و امرا بلا مقابلہ ۱۱۸۳ھ ہجری مین ڈیرہ پر قبضہ کر لیا - اور حسب جائیز چہارم آمدنی ملک سپر اکتفا کر کے حکومت ڈیرہ
محمود کو دیدے - اور آپ غازیخان کو گرفتار کرکے اپنی ملک کو چلا گیا - محمود چونکہ ہوشیار آدمی تہا - اپنی رعایا کو اپنے
سی خوش کرکے تمام ملک مترانی پر قبضہ کر لیا - آخر بعد چند سال حکومت کی محمود نی وفات پائی اور اوسکی جگہ پسر اوسکا عبداللہ خان
نواب ہوا - مگر دو تین سال کی بعد اسنے بہی قضا کی - مگر چونکہ عبداللہ خان لاولد تہا - اوسکی جگہ برخوردار خان اوسکا
برادر زادہ حاکم ہوا - اسکی عہد مین قوم بلوچ نی جو محمود کیوقت سی دشمن چلے آتے تہے - روہ سی نکلکر ملک مین لوٹ مچادی
برخوردار خان اونکی تنبیہ کیواسطے لشکر لیکر آگے بڑہا - آخر بعد سخت لڑائیکی گوجرکی فوج کو شکست ہوئی - اور وہ ۱۱۹۲ھ ہجری
مین لڑائی مین مارا گیا - اب چونکہ ملک لاوارث ہوگیا تہا - اسلئی غازیخان کا علاقہ بادشاہ خراسان نی ضبط کر کر اپنے حاکم
مقرر کر دئے - اور لیہ سی تا کوٹ محمود قوم جسکانی جنکی حکومت بہکر مین تہی - قابض ہو گئی -

ضمن چہارم - حکومت جسکانی کا حال

بلوچ جسکانی

مورث اعلی: میر چاکر خان

- میر چاکر خان
- سہراب خان
- امیر رند خان
- بلوچ خان - اسی بلوچ خان کو شاہجہان بادشاہ دہلی سی بہکر کا ملک کو بصلہ خدمات عطا ہوا تہا -
  - جسکت خان
    - سلطان خان
      - لدو خان
        - میر محمود خان
          - احمد خان
            - جام خان — نمبر ۱
            - اتبار خان — نمبر ۲ — لاولد
            - عالم خان — نمبر ۳ — لدہ خان
  - جسکت خان کے اولاد جسکانی
  - کہلاری سیع
  - نسار خان — نسار خانکی اولاد نساری
  - لنگر خان — لنگر خانکی اولاد لنگرانی
  - مدہ خان — مدہ خانکی اولاد اوسکی نام پر مدرانی بلوچ
  - کندن خان — کندن خانکی اولاد اوسکی نام پر کندانی بلوچ
  - کوہنج خان — کوہنج خانکی اولاد اوسکی نام پر کہیجانی
  - محمد خان — محمد خانکی اولاد اوسکی نام پر محمدانی
  - شہباز خان — شہباز خانکی اولاد شہبانی مشہور ہیں
  - داؤد خان — جسکی بخش و دیگر بہادر جنہی لشکر شاہی سے ساتہ جنگ کیا تہا
- مسماۃ علام

ڈیرہ غازی خان خراسان
شامل ہوا

لاولد

فتح خان

محمود خان | محمد حیات خان

بہادر خان

غلام محمد خان

محمد مراد خان | غازیخان | عالم خان

اسے محمود خان پر خاتمہ حکومت ہوا ہے

بلوچ جسکانی اپنے آپ کو میر چاکر کے اولاد تبلاتے ہین۔ پہلے یہ لوگ کیچ مکران مین رہتے تھے۔ جب ہمایون بادشاہ
شیر شاہ پٹھان سوری کے ہاتھ سے بیدخل ہوکر آوارہ ہوا تھا۔ تو اوسوقت میر چاکر نے بادشاہ کے ساتھ ہوکر ایران
تک پہونچا دیا تھا۔ ایسے نازک وقت کی خدمت اوسکی بادشاہ کے دل پر منقش تھی۔ جب بادشاہ نے کابل کو فتح
کرکے ہندوستان کے تسخیر کا ارادہ کیا۔ تو اوسوقت میر چاکر کو یاد فرمایا۔ میر چاکر معہ تمن خدمت مین بادشاہ کے
حاضر ہوکر ہمرکاب دہلی مین گیا۔ اور بعد کامیابی کے بادشاہ دہلی نے اوسکو اچھے عہدے پر ممتاز فرمایا میر چاکر کی اولاد
ڈیرہ غازیخان کیطرف رہتی تھی۔ میر چاکر کے تیسری پشت مین امیر رند کو نواب غازیخان کیطرف سے پیکر کے
نوکری حاصل ہوئی۔ اس تقریب سے وہ معہ مردمان تمن پیکر مین چلا آیا۔ اوسوقت دہلی مین جلال الدین محمد اکبر دہلی کے
بادشاہ تھے۔ جسکانی لوگ چند سال تو اچھی طرح خدمت و نوکری مین رہے۔ مگر امیر رند کے بعد داؤد خان حکومت کی ہوس مین
خودسری کا دم بھرنے لگا۔ اور جابجا اوسنے علاقہ غازیخان دہوت مین لوٹ مچادی۔ اور جو سردار غازیخان کیطرف
واسطے تنبیہ کے آتے رہے۔ اون پر فتحیاب ہورہا۔ اسلئے نام اوسکی سکونت کا (جو فی الحال قصبہ جہیل کے نام سے مشہور ہے
دیجل) مشہور ہوا۔ جب لشکر کے پہونچنے سے مفسد اپنے حرکات سے باز نہ آیا۔ تو مجبور غازیخان اوسپر خود چڑہائی کری اور
بہت سا لشکر لیکر اوسکی تنبیہ کیواسطے موضع محمد راجن مین آن اُترا۔ فی الحال مقابلہ تک نوبت نہ پہونچی تھی۔ کہ داؤد خان
رات کیوقت پہرہ کو غافل پاکر معہ چند آدمیون کے غازیخان کے خیمہ مین گھس آیا۔ اور سلام کے بعد عرض کیا۔ کہ مین اپنے
دانستہ آپکو چھوڑتا ہون۔ ورنہ آپ کا کام تمام کرنا کچھ مشکل بات نہین۔ اتنا کہتا ہوا داؤد خان تو جاتا رہا۔ پیچھے غازیخان
نے پہرہ والون کو اونکی غفلت کی خوب سزا دی۔ اور اپنے حریف کی اس مروت کے عوض محاصرہ اوٹھاکر ڈیرہ کیطرف
واپس چلا گیا۔ اسبات سے داؤد خان کی زیادہ شہرت ہوگئی۔ وہ غازیخان کے جانیکے بعد زیادہ ہاتھ پیر مارنے لگا

اور

یہہ وہ بلوچ خان ہے جسنے بوقت تنزل حکومت برخوردار خان کو جبر کی بہکر دیرہ اپنے حکومتمین شامل

نمبر ۲ — نمبر ۱

بلوچ خان (لاولد) | کبیر خان | فتح خان | محمود خان | محمد حیات خان

ابراہام خان | بہادر خان | غلام محمد خان | محمد مراد خان | غازیخان | عالم خان

اسے محمود خان پر خاتمہ حکومت ہوا ہے

بلوچ جسکانی اپنی آپ کو میر چاکر کے اولاد تبلاتے ہین پہلے یہہ لوگ کچھ مکران مین رہتی تہی - جب ہمایون بادشاہ شیر شاہ پٹھان سوری کی ہاتہہ سی بیدخل ہوکر آوارہ ہوا تہا - تو اوسوقت میر چاکر نے بادشاہ کی ساتھہ ہوکر ایران تک پہونچا دیا تہا - ایسی نازک وقت کی خدمت اوسکی بادشاہ کی دل پر منقش ہی - جب بادشاہ نے کابل کو فتح کرکے ہندوستان کی تسخیر کا ارادہ کیا - تو اوسوقت میر چاکر کو یاد فرمایا - میر چاکر معہ تمن خدمت مین بادشاہ حاضر ہوکر ہمرکاب دہلی مین گیا - اور بعد کامیابی کی بادشاہ دہلی نے اوسکو اچھی عہدہ پر ممتاز فرمایا میر چاکر کی اولاد ڈیرہ غازیخان کیطرف رہتی تہی - میر چاکر کے تیسری پشت مین امیرہ کو نواب غازیخان کی طرف سی بہکر کے نوکری حاصل ہوئی - اس تقریب سے وہ معہ مردمان تمن بہکر مین چلا آیا - اوسوقت دہلی مین جلال الدین محمد اکبر دہلی کے بادشاہ تہے - جسکانی لوگ چند سال تو اچھی طرح خدمت و نوکری مین رہے - مگر امیرہ کی بعد داؤد خان حکومت کی ہوس مین خودسری کا دم بہرنے لگا - اور جا بجا اوسنے علاقہ غازیخان دہوت مین لوٹ مچادی - اور جو سردار غازیخان کیطرف سے واسطی تنبیہہ کے آتے رہے - اونپر فتحیاب ہوتا رہا - اسلئے نام اوسکی سکونت کا (جو فی الحال قصبہ جہیل کے نام سے مشہور ہے دہیل) مشہور ہوا - جب لشکر کے پہنچنے سے مقصد اپنے حرکات سے باز نہ آیا - تو مجبور غازیخان دوسری خود چڑہائی کری اور بہت سا لشکر لیکر اوسکی تنبیہ کیواسطی موضع محمد راجن مین آن اترا - فی الحال مقابلہ کی نوبت نہ پہونچی تہی - کہ داؤد خان رات کیوقت پہرہ کو غافل پاکر معہ چند آدمیون کی غازیخان کی خیمہ مین گہس آیا - اور سلام کی بعد عرض کیا - کہ مین اب دانستہ آپکو چہوڑتا ہون - ورنہ آپکا کام تمام کرنا کچہ مشکل بات نہین - اتنا کہتا ہوا داؤد خان تو جاتا رہا - پیچہے غازیخان نے پہرہ والون کو اونکی غفلت کی خوب سزا دی - اور آپ حریف کی اس مروت کی عوض محاصرہ اوٹہا کر ڈیرہ کیطرف واپس چلا گیا - اسبات سی داؤد خان کی زیادہ شہرت ہوگئی - وہ غازیخان کی جانیکے بعد زیادہ ہاتہہ پیر مارنے لگا

اور اپنے

اور اپنی حملون سے ہوت اور مُرّانیون کا ناک مین دم کر دیا - چنانچہ اُسکی سینہ زوری و بہادری کی گیت
اُس علاقہ مین گائی جاتی ہین (داؤد خان دیو براو ہا آند او بیداؤ ہنگی - ہوتان ئی مُرّانیان کو لون شت برا
منگلی) جب ہوت اور غازی خان نے دیکہا - کہ داؤد خان اپنی حرکات سے باز نہین آتا - تو اوسکی حال کی عر
بادشاہ کی حضور بہیجی - بادشاہ بعد اطلاع بارہ ہزار فوج بسرکردگی ایک سردار پٹہان کے داؤد خان کی سرکوبی
کیواسطے روانہ کرے - اور لشکر شاہی نے اُس موقعہ پر کہ جہان حال موضع مُرّہ والی ہے - آکر قیام کیا - چونکہ
پٹہان سردار داؤد خان کی کم جمعیت اور اپنی زیادہ فوج کے خیال مین تہا - اسلئے غنیم کا کچہ خیال نکرکے
بوقت راہ کی باعث آرام مین پڑگیا - داؤد خان اس غفلت کو غنیمت سمجہکر ہمراہی پانصد سوار شبخون کے
ارادہ سے آن پڑے - چونکہ فوج شاہی غافل تہی - اسلئے بہت سے آدمی ضایع ہوگئے - بلکہ قریب تہا - کہ فوج بہاگ جا
مگر بعد کچہ بے انتظامی و نقصان کے لشکر نے اپنی آپکو سنبہال کر خوب داد مردانگی کی دی - آخر داؤد خان بہی اپنی
بہادری دکہلا کر معہ ہمراہیون کے مارا گیا - نعش اوسکی محمد راجن مین دفن کی گئی - چونکہ اس جنگ مین بہت سا
آدمی مارے گئے - اسلئے موضع کا نام جو موقعہ جنگ پر آباد ہے - مُرّہ نوانی مشہور ہے - مُر واحد اور مُرّہ
دیسی اصطلاح مین جمع مُرلون کو کہتی ہین - داؤد خان کے پیچہے جب کانی ایسی کمزور ہوگئے - کہ پہر
ملی - اور اپنی حالم غازیخان کی تابعدار ہوگئے - جب شاہ جہان بادشاہ دہلی کیوقت لشکر شاہ ایران بمراد فت
ملتان دریای سندہ کی غربی کنارہ پر آاوترا - اور ادہر سے بادشاہ دہلی نے مقابلہ کیواسطے بذات خ
دریای کے دوسرے کنارہ لشکر جما دیا - ہنوز مقابلہ تک نوبت نہ پہونچی تہی - کہ اسی لشکر ایرانی نے باد
کیخدمت مین کہلا بہیجا - کہ ایک سوار ایرانی اور ایک بادشاہی وسط دریا مین آکر جنگ کرین - اگر با
سوار غالب آیا - تو لشکر ایرانی واپس چلا جائیگا - بحالت برعکس مشرقی ملک سندہ پر شاہ ایران
اِس خبر کو سنکر مسمی بلوچ خان نے جو اسیر زندگی تیسری پشت مین تہا - بادشاہ دہلی کیخدمت مین ع
اگر حضور حکم دیوین - تو بندہ مقابلہ سوار ایرانی کے ساتہہ کرے - چنانچہ بادشاہ کی حضور سے ا

منظور ہوئی - اور بلوچ بعد کامیابی کے جب مشرف سلام ہوا - تو بادشاہ نے اوسکی صلہ بہادری مین حکم دیا - کہ جسقدر رقبہ لبواری بخشی وہ محدود کرے - عطا کیا جائیگا - چنانچہ بلوچ خان کو رقبہ محدود بحدود ذیل -

مشرق	غرب	جنوب	شمال
موضع کہولی واقعہ تحصیل میانوالی	دریای سندہ	لیہ	جال والہ

عطا ہوا - موضع کہولی جو پرگنہ میانوالی مین ہی - اوسکا نام نقش جو اوسنے دن بہر مین لبواری بخشی محدود کیا تہا - بخشی پر موسوم ہوا ہی - کہتے ہین کہ اس جگہ پہونچکر بخشی اسواری کی فوت ہو گئے تہے - بلوچ خان اسقدر ملک عطیہ پر حکومت کرکے جب مرگیا - تو اسکی پسران ذیل جسکت خان مسار خان محمد خان کندن خان کوبخ خان محمد خان شہانہ خان [مین ریاست کی بابت جہگڑا ہوکر آخر یہہ فیصلہ ہوا کہ مساۃ ملایم کی خاوند عبداللہ خان کو جو بلوچ خان کا داماد ہی - دستار بند ہوا کی جاوے - جب مساۃ ملایم مرجاوی - تو جسکت خان جو اوس کی چہوٹا بیٹا ہے - مختار ریاست ہوئی - چنانچہ اسبات پر سبنی مصمم ہوکر عبداللہ خان کو حکومت پر بٹہلا دیا - جب چند سال وہ حکومت کرکے مرگیا - تو بجای اوسکی جسکت خان حاکم ہوا - جسکی اولاد اوسکی نام پر جسکانی کہلاتی ہی - جسکت خان نے حکومت پر بیٹہتی ہی لاہور پر چڑہائی کری - اور جاکر شہر کا محاصرہ کرلیا - ہنوز نوبت بمقابلہ نہ پہونچی - کہ جسکت خان کو اجل کا پیغام آ پہونچا - کہتی ہین - کہ ایک دن جسکت علی الصباح اوٹھکر اپنی بالون کو کنگہی کر رہا تہا - اور تمام سر کی بال موتہہ آنکہون تک پڑی تہے - کہ قضا کار ایک مینڈہا جو لڑائی دیکہنی کیواسطی پرورش کیا تہا - چہوٹ گیا - اور اوسنی جسکت خان کی سر پر ایکدو ٹکرین ایسی لگائین کہ مغز باہر نکل آیا - اور مرگیا - بعد اوسکی سلطان خان پسر جو محاصرہ کی پڑی گئی تہے - بے نیل مرام واپس آئے سلطان خان کو دستار ریاست بند ہوا کر بلوچ رئیس ہوتے رہے - سلطان خان کی بعد لڈ خان و میر محمود خان و احمد خان نوبت نوبت رئیس ہوتے رہے - مگر جب احمد خان رئیس مرگیا - تو اوسکی پسران ذیل جام خان ہار خان عالم خان مین دستار ریاست کی بابت جہگڑا ہوا - آخر بعد مقابلہ کی ہار خان منجہلا بیٹا مختار حکومت ہوا - ہار خان کی وفات کی بعد جام خان و عالم خان کی اولاد سی جنکی نام شجرہ نسب مین درج ہین - جو زور بہم پہونچاتا رہا - حاکم ہوتا رہا مگر

جب بلوچ خان ثانی مختار و ستار ہوا۔ تو اوسکی عہد ۱۱۹۲ ہجری مین بسبب ماری جانے برخوردار خان گوجر حاکم ڈیرہ غازیخان کی ملک چونکہ لاوارث ہوگیا تہا اسنی موقعہ کو غنیمت سمجھکر لیہ سی تا محمود کوٹ تک اپنی حکومت پہیکر ساتہہ شامل کر دیا۔ یہہ بلوچ خان نابینا تہا۔ مگر اسنی انتظام ریاست اچہا کیا۔ بلوچ خان کو حکومت کرنی ابہی چند سال ہوی ہوگی۔ کہ چندا سنگہ و جہنڈا سنگہ سرداران گہرمہاراج ضلع جہنگ نے واسطی فتح ملک تہل متعلقہ حکومت بلوچ خان کی چڑہائی کری۔ ادہر سی بلوچ خان بہی حملہ روکنی کیواسطی آگے بڑہا۔ تہل مین باہمی لشکر بلوچ و سرداران سکہہ جنگ ہوا۔ آخر بعد لڑائی کی بلوچ خان شکست کہاکر مارا گیا۔ اور چندا سنگہ و جہنڈا سنگہ بہت سا مال لوٹکر واپس چلے گئے۔ بلوچ خان کی وفات کی بعد ریاست کی بابت جہگڑا ہوا۔ محمد مراد خان پسر غلام محمد خان جسکا نام شجرہ نسب سی معلوم ہو سکتا ہے مدعی ریاست ہوا فتح خان برادر زادہ بلوچ خان ریاست کا مستحق تہا۔ دونون مین لڑائی تک نوبت پہونچی۔ مگر چونکہ قوم کے لوگ زیادہ تر محمد مراد خان کی طرفدار تہے۔ آخر فتح خان اسطرح اپنا مطلب نکلتا نہ دیکہکر اپنی فریاد خراسان کی بادشاہ تیمور شاہ درانی کی پاس لیگیا فتح خان نی بادشاہ تک اپنی فریاد پہونچانی اور سفارش کیواسطی مہراب خان نام ایک امیر کے ساتہہ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔ اور بوساطت امیر مذکور سند شاہی حاصل کرکے معہ قدری امداد فوج درانی ہمراہ آیا۔ اور محمد مراد خان کو بعد خفیف لڑائی کے شکست دیکر خود مالک ریاست ہوا۔ اسیوقت مین نصرتخان ہوت ڈیرہ کا حاکم تہا۔ اوسکی ہاتہہ سی داغ بیعزتی۔ جسکا ذکر حکومت نصرتخان ہوت مین آچکا ہے) پاکر فتح خان و پسر نصرتخان نی جینا گوارا نکیا۔ اور دونون زہر کہاکر مرگئے۔ فتح خان کی بعد اوسکی دو لڑکی محمد حیات خان و محمود خان نابالغ باقی رہگئی تہے۔ حسن خان وزیر محمد حیاتخان کو مختار ریاست کرکے آپ اوسکا مختیار ہوا۔ آخر ریاست کی ہوس نے اوسکو دل مین یہہ سمایا۔ کہ وہ خود ریاست کا مالک ہو جاوی۔ اسلئے وہ محمد حیات خان کو دور نظر بند ون کی اپنی نظرون مین رکہنی لگا۔ اور حکم دیا۔ کہ بدون اجازت کہین آنا جانا نہ پاوی۔ محمد حیات خان نی جب کہ سن بلوغ کو پہونچا اوسکی ارادہ اور دربردہ اہل برادری کو اپنی آپ کو دانستہ دیوانہ بنایا۔ تاکہ حسن خان کو اوسکی طرف سی تسلی ہو جاوے۔ اور دربردہ اہل برادری کو حسن خان سی توڑکر اپنی ساتہہ ملانا شروع کیا۔ یہہ بات کچہہ مشکل بہی نہین تہی۔ کیونکہ یہہ فتح خان کا بیٹا اور ریاست کا

سردار

حق دار تہا حسن خان کا کچہ ریاست مین حق نہین تہا - جب بہت طرفدار ہو گئے تو ایک دن محمد حیات خان نے
بشکل حسن خان سے ظاہرا اجازت زیارت لعل عین حاصل کر کے معہ ہمراہیان متصل قلعہ منکیرہ جنگل مین آچہپا
اور علی الصباح بوقت کہلنے دروازہ قلعہ کے حملہ کر کے قلعہ پر قابض ہو گیا - اسبات کو سنکر بہت نمکحلال نوکر
اوسکے باپ کیوقت کے اوس سے آملے - ادہر حسن خان نے یہہ حال سنکر لڑائی کا سامان کیا - آخر دونون کی فوج کا
مقابلہ قصبہ نوتک کے جنوب ہوا حسن خان کی فوج پر شکست پری - اور وہ زندہ پکڑا گیا - اوسوقت محمد حیات خان
کے خیر خواہان نے عرض کری - کہ حضور اسکو قتل کر کے بخاطر شمع ریاست کرین - مگر حیات محمد خان براہ دوراندیشی
قتل مین بدنامی دیکہکر صرف قلعہ بہکر مین قید کر دیا - جب قید مین کچہ مدت گذر گئی - تو ایکدن آپ واسطے زیارت
محمد راجن کے روانہ ہوا - اور پیچہے چند آدمیون کو سمجہا گیا - کہ وہ زہر دیکر اسکا کام تمام کرین - چنانچہ ایسا ہی ہوا
جب محمد راجن مین محمد حیات خان کو اس واقعہ کی اطلاع پہونچی - تو ظاہرا ایسی صورت رنج بناکر بہکر کو کوچ کیا -
کہ جسکے دیکہنے سے معلوم ہوتا تہا - کہ محمد حیات خان کے حکم سے یہہ بات نہین ہوئی - محمد حیات خان نے بہکر مین
پہونچکر قاتلان حسن خان کو قید کیا - اور بعد چند یوم کے جب بلوچون کا جوش دلی ٹہنڈا ہوا - چہوڑ دیا
محمد حیات خان اگرچہ جوان آدمی تہا - مگر حکومت کے لایق نکلا - اور یاوری نصیب سے علیخان گنڈکوری وزیر ایسا ملا
اسکو ایسا ملا - جو ہمہ تن اسکا خیرخواہ تہا - علیخان کی دانائی و عقلمندی کیطرح طرح کی قصص لوگون کے زبانزد
ہین - جنکے سننے سے اوسکی عقل و دوراندیشی کی تصدیق ہوتی ہے - محمد حیات کو حکومت کرتے ابہی چند
سال ہوئے ہونگے - کہ فقیر گل محمد نبیرہ سید عیسی عبد الوہاب نے جو ضلع جہنگ مین کنارہ دریائے چناب
ایک بستی مین رہتا تہا - اور پیری مریدی کی آمدنی پر گذارہ کرتا تہا) بحمایت مریدان خود چند مواضعات پر قابض
ہوکر بلا سند بادشاہ خراسان ایک ریاست بنالی - اور روز بروز علاقہ پر دست درازی کرنے لگا - جب اسبات کی
اطلاع بادشاہ خراسان کو پہونچی - تو اوسنے محمد حیات خان کے نام حکم بہیجا - کہ وہ گلمحمد کو قید کر کے کابل مین
بہیجا دیوے - غرض حسب الحکم بادشاہی محمد حیات خان فقیر گل محمد کی گرفتاری کیواسطے چڑہائی کری - وہ بہی

اپنی طرف فدائی جمع کرکے لڑائی کی واسطے آمادہ ہوا - مگر چونکہ بلوچ لوگ جو محمد حیات خان کی فوج مین تہے - وہ فقیر گل محمد کے
مرید تہے - اوس سے نکل گئے - یہہ حال دیکہکر محمد حیات خان بلا مقابلہ اپنی ریاست بہکر مین واپس چلا آیا - اور آکر دوبارہ
سامان لڑائی کی طیاری مین مستعد ہوا - اسبات سے گولہ خان سرگانی نے جو فوج محمد حیات خان مین سردار تہا ارادہ کیا
کہ محمد حیات خان کو قتل کرکے اپنی بہن کا بیٹا بٹہا دے - اسلئے ایکدن اوسنے محمد حیات خان پر منکیرہ کو جاتے ہوئے حملہ
کرنا چاہا مگر کسی سبب سے وار کارگر نہ ہوا - اور محمد حیات خان نے اوسکے ہاتہہ سے بچکر منکیرہ مین پہنچ گیا - اوسوقت مسمی
بکہی خدمتگار نے جسپر بہتی سرگانیان کا حال کہل گیا تہا - اونکے ارادہ ناصواب سے اپنے آقا کو خبر دی - مگر چونکہ اوسکی
اجل آپہونچی تہی - کچہہ تدارک نہو سکا آخر سنہ ۱۲۰۴ ہجری مین گولہ خان سرگانی نے معہ چند ہمراہیان کی اوسکی خوابگاہ مین
گہس کر سوتے ہوئے کو قتل کر دیا - اور قلعہ پر قابض ہو گئے ادہر بہکر مین اوسکے قتل کی خبر سنکر لوگون نے محمدو خان اوسکے
چہوٹے بہائی کو دستار ریاست بندہوا دی - محمدو خان نے مختار ریاست ہوتے ہی واسطے سرکوبی قوم سرگانی کے جو اوسکے
بہائی کے قتل اور قلعہ پر قابض تہی - دیوان گدو رام کو بہیجا - اوسنے جاکر قلعہ منکیرہ کا محاصرہ کر لیا سرگانی لوگ قلعہ منکیرہ
چہوڑ کر قلعہ نوان کوٹ مین جاکر محصور ہو بیٹہے - جب اوس قلعہ کا بہی محاصرہ ہوا - تو قلعہ منڈہ مین چلے گئے - جب فوج نے
تعاقب نہ چہوڑا - تو آخر دہاوا کرکے فوج پر آپڑے - دونون مین سخت لڑائی ہوئی - آخر گولہ خان معہ ہمراہیان اوسی جگہہ
شہید ہوا - بعد قتل کے سرگانیون کے دلون مین کینہ کی آگ زیادہ بہڑک گئی - اگرچہ ظاہرا وہ مطیع ہو گئے - لیکن مخفی طور پر
نصرت خان سرگانی نے جو پہلے سرگانی مین مختار ہوا تہا - نور شاہ سرائی حاکم سندہ کے پاس اپنا وکیل بہیجکر اسبات کی
ترغیب دی کہ اگر وہ ریاست جسکانی پر چڑہائی کرے - تو باسانی دخل ہو جائیگا - نصرت خان کی تحریک سے نور شاہ
فوج لیکر قوم جسکانی پر چڑہ آیا - چونکہ اوسوقت جسکانیون کے گہر مین فساد تہا - اسلئے محمدو خان نے اوسکی متابعت
منظور کی - اور چہارم بطور تاوان کے دینا منظور کر لیا - نور شاہ بعد تقرری چہارم نذرانہ کی محمدو خان کو حکومت پر
بحال رکہکر اپنے ملک کو واپس چلا گیا - مگر چونکہ ملک سندہ جسپر قوم سرائی کا قبضہ تہا - موروثی قوم بجرائی کا تہا -
اونہون نے بمدد بادشاہ خراسان عبد النبی پسر نور شاہ سے چہین لیا - اب عبد النبی کو اس ملک کا جس سے

چہارم ملتا تہا - خیال آیا - چنانچہ اوسنے خراسان مین جاکر بعد ادائی نذرانہ سند اپنے نام حاصل کرلی - اور فوج لیکر واسطے دخل کے چڑھ آیا - اور بعد خفیف مقابلہ کے سنہ ۱۲ ہجری مین ملک پر قابض ہوگیا - محمود خان بعد بیدخلی کے ملک ٹوانہ مین چلا گیا - اور چند دنون کے بعد بادشاہ خراسان سے دوبارہ سند حاصل کری - مگر چونکہ دخل کیواسطے جمعیت نہ بہم پہونچا سکا اسلئے نواب محمد صادق خان بہاولپور کے پاس بمراد امداد پناہ لینے چلا گیا - اور نواب نے بلحاظ حقداری امداد کا ذمہ بہی لیا - لیکن ہنوز ایفاء وعدہ نہین ہوا تہا - کہ ایک بات سے باہم بگڑ گئے - وہ یہہ کہ محمود خان کے پاس ایک کتاب شناخت اقسام بازون کی تہی - وہ نواب صادق محمد خان نے اوس سے طلب کری - محمود خان نے اگرچہ کتاب کے دینے سے عذر نہین کیا - لیکن اپنے مکان پر اثناء تذکرہ مین کہدیا - کہ داد پوترہ کی بازنامہ کس کام آئیگا یہہ بات محمود خان کی کسیطرح نواب صادق محمد خان تک پہونچ گئی - اسبات سے محمد صادق خان نے امداد کا جواب دیا - محمود خان امداد سے محروم ہوکر منگروٹہ پرگنہ سنگہڑ ضلع ڈیرہ غازیخان مین مشو خان رئیس کے پاس چلا آیا -

ضمن پنجم - سرائیون کی حکومت کا حال - سنہ ۱۲ ہجری مین عبد النبی بعد اخراج محمود خان جسکانی کے ملک کا حاکم ہوا تین سال تک اوسکی حکومت بے خلش رہی - بعدش سنہ ۱۲۰۹ ہجری مین محمد خان سدوزئی ملتانی نے اوسکو حسب سند شاہی جسکا مفصل ذکر اوسکے واقعات مین آئیگا - عبد النبی کو بیدخل کرکے ملک پر قبضہ کرلیا -

ضمن ششم - ملتانیون کی حکومت کا ابتدائی سے انتہا تک حال -

نواب محمد خان ملتانی - یہہ شخص بہادر خیل سدوزئی پٹھان ہے - بالسبب سکونت ملتان کے یہان ملتانی

مشہور

مشہور ہے۔ بہادر خیل کے لوگ مغلوں کے وقت میں بتقریب ملازمت اگر رنگ پور کہیڑ ان میں سکونت گزین ہو رہے
جب معاذ و خیل سدوزی پٹہانوں کو بصلہ خدمات دکہن ملتان کی حکومت عطا ہوئی - تو اوسوقت بلحاظ ہمقومی کے
بہادر خیل کے لوگ بھی ملتان میں آکر اپنے ہمقوم حاکم کے نوکر ہوئے بعد مزدوری وغیرہ پار سے اوقات
بسر کرنے لگے - بہادر خیل سدوزی کی قوم میں محمد خان پہلے سے کوئی نامی آدمی نہیں ہوا - یارا خان باپ محمد خان کا نہایت
مفلس اور غریب ادمی تہا - بعد وفات اپنی والد کے نام محمد خان پہلے تجارت سے اپنا معاش حاصل کرتا تہا - مگر بسبب قلیل مایہ
کے جب تجارت سے گذارہ نہ چل سکا - تو نواب بہاول خان والی بہاولپور کی سرکار میں نوکری کرلی - جب بسبب کمی تنخواہ کے
نوکری سے بھی گذارہ نہ چل سکا - تو نوکری چھوڑ کر ملتان میں چلا آیا - اور نواب مظفر خان کے پاس دو روپیہ ماہوار کا ملازم
ہوگیا - چونکہ بخت ترقی پر تہا - جلد ترقی پاکر ساٹھ روپیہ ماہوار کا منصبدار ہوگیا - نواب مظفر خان ہر سال شاہ درانی
کے سلام کو جایا کرتا تہا - ایکدفعہ تو محمد خان کو بھی ہمراہ لیگیا - کہتے ہیں - نواب مظفر خان متوسط قد اور کریہہ شکل تہا -
اور محمد خان خوبصورت برجستہ جوان تہا - جب دربار میں حاضر ہوئے - تو اکثر درباریوں نے محمد خان کو نواب سمجھکر سلام
دعا اور ہاتہہ دیا - اور بادشاہ درانی کے حضور محمد خان فصاحت اور عقلمندی سے ہر ایک بات کا جواب دیتا رہا - بادشاہ کو اوسکی لیاقت
پسند ہوکر بہبودی کا خیال ہوگیا - دوسرے سال جب حسب صراحت معمول مظفر خان سلام کیواسطے گیا - تو محمد خان کو اس
اندیشہ سے کہ شاید بادشاہ درانی میری حکومت سے کچھہ حصہ دیدیوے - پیچھے چھوڑ گیا - جب مظفر خان مشرف سلام ہوا تو شاہ
درانی نے محمد خان کے نہ آنے کا سبب پوچھا - جو ضروریات انتظام سے معروض ہوا - اون ایام میں بادشاہ کے حضور عبد النبی
سرائی کی تعدی کی شکایتیں جو لیہ میں حاکم تہا - متواتر پہونچتی تہیں - اور محمد خان کی بہبودی بادشاہ کو منظور تہی -
اسلئے سند حکومت لیہ وبہکر عطا ہوکر نواب مظفر خان کے نام حکم ہوا - کہ اپنی فوج دیکر لیہ وبہکر کے علاقہ پر قبضہ محمد خان کا کرادو تاکہ
جب نواب مظفر خان ملتان میں بعد سلام واپس آیا - تو اونے فوج دیکر محمد خان کو لیہ وبہکر کیطرف روانہ کیا - تاکہ
عبد النبی کو بیدخل کرکے اپنی حکومت قایم کرے - نواب محمد خان نے پہلے قلعہ مونڈہ کو جو تہل میں ہے فتح کرکے پھر لیہ کیطرف
کوچ کیا - اور جاکر قلعہ لیہ کا محاصرہ کرلیا - متصل چاہ ڈہڈہ والہ کے جو شہر لیہ کے ملحق واقعہ ہے - مقابلہ ہوکر محمد خان کے

لشکر کو شکست ہوئی - اور عبد النبی سرائی کی تعاقب کیا - چاہ کہ مشرقی طرف بیوپاری قوم لدنی اوتری ہوئی
تھی - اونہون نے سرائی کو گھوڑی ماری آتی دیکھکر سمجھا - کہ شاید اونکی غارت گری کیواسطے ہے - اس خیال سے اونہون
نے دہینگ کی مذاحمت مین چھپکر جبکہ سرائی نزدیک پہونچے - تو اونپر تابڑ توڑ بندوقین چھوڑ دین - محمد عارف خان
پسر عبد النبی مارا گیا - اور بھی بہت سی آدمی کام آئے - عبد النبی شکست کہاکر قلعہ کیطرف اوٹھا پہرا - محمد خان نے
اس خداداد فتح کو پاکر پھر آکر لیہ کا محاصرہ کرلیا - آخر عبد النبی ایکدن کی مہلت لیکر اپنا مال و اسباب جو قلعہ مین
تھا - کشتیون پر بار کرکے اپنی ملک سندہ کو چلا گیا اور محمد خان لیہ پر قابض ہوگیا - محمد خان کی لیہ پر قابض ہوتے ہی
اپنی حکومت ٹھہرائی شروع کی - اول اول اوسنے دربارا سنگہ جمعدار کی تحویل مین فوج دیکر اوسکو خانمحمد بگوڑ کی سرکوبی
کیواسطے بھیجا - چونکہ جسکا نیون کیوقت سے دولہ والہ و جنڈانوالہ کی علاقہ مین خود سر بن بیٹھا تھا - بعد لڑائی کے
محمد خان کی فوج بھاگ نکلی - اور دربارا سنگہ بھی مارا گیا - تب محمد خان نے اسکام پر بشارت خان کو تعینات کیا -
جسنے بعد فتحیابی کے علاقہ جنڈانوالہ و دولہ والی کو شامل حکومت کیا - اور خانمحمد بگوڑ لڑائی مین مارا گیا - بعد علاقہ
بھچرانوالی واقعہ تھل مین فوج لیجاکر بعد سرکوبی قوم تلوکر و بھچران کے جو اوس علاقہ پر خودمختیار بنی بیٹھے تھے - علاقہ
کو شامل ملک مقبوضہ و مفتوحہ کیا - بھچرانوالی و دولہ والی کی فتح کے بعد محمد خان نے ملک ٹوانہ پر فوج کشی کی - اور
بعد لڑائی کے فتح پاکر ملک مین لوٹ مچادی - یہانتک کہ لوٹ کی طمع سے عورات کو بھی بے پردہ کیا - اور بعد لوٹ کھسوٹ کے
اس خیال سے کہ بسبب موروثیت و خاندانی ٹوانہ کے علاقہ پر اوسکا دخل نہین رہیگا - اپنی حکومت کیطرف
مراجعت کی (اوپر خاندان ہوت مین ذکر آچکا ہے - کہ بادشاہ دُرانی نے نصرت خان ہوت کی بیدخلی کے بعد سیف خان
کو ڈیرہ کا ناظم بنا دیا تھا - چنانچہ بعد اوسکی موسی خان و نواب قمرالدین خان و عبد الرحیم خان و درباری مل نوبت
بنوبت ڈیرہ کے ناظم ہوتے رہے) نواب محمد خان جسکی متعلق لیہ و بہکر کی حکومت تھی - اوسکی بیدار طالع نے اوسپر التفات
نکرکے اوسے ہٹانا چاہا - اسلئے اسموقعہ پر اوسکو زمان شاہ بادشاہ خراسان کی خوش کرنیکا اتفاق ہوا جو بعد وفات تیمور شاہ
والد خود سنہ ۱۲ ہجری مین اپنی برادران پر غالب آکر بادشاہ ہوا تھا ملگیا اور وہ یہہ کہ بادشاہ کا بڑا بھائی ہمایون بھاگ گیا ہوا

فتح گڈہ تحصیل لیہ مین اسکی ہاتہہ سی گرفتار ہوگیا - زمان شاہ نی اپنی بہائی کو اندہا کرادیا - اور محمد خان کو
خدمت کی صلہ مین - خطاب نوابی و سربلند خان معہ کاردو گہوڑہ و شمشیر عطا کیا - اور ملک دامان کی قبضہ کے دیے
سندا جب نواب محمد خان نی حسب حکم شاہی ڈیرہ پر قبضہ کرنیکا ارادہ کیا - تو اوسوقت ہوت بلوچ جنکا مورث
ملک تہا - بسبب خدار یکی بادشاہی خوف بہی نکرکے دخل کی مانع ہوئے - آخر باہم نواب و ہوتون کی بمقام بستی مہگہ
سورمار واقعہ تحصیل ڈیرہ جنگ ہوا - نواب نی غالب آکر سمت ۱۸۴۴ بکرم مین ڈیرہ پر قبضہ کرلیا مگر اوسوقت دانا
پٹھانون سی ہر ایک اپنی علاقہ مین خود مختیار بنی بیٹھا تہا - نواب محمد خان نی ڈیرہ پر قبضہ کرکی علاقہ ہای قوم پٹھان
منحرف شدہ کی مطیع کرنیکی واسطی دیوان مانکرای کو تعینات کیا - اسوقت مابین قوم سید بلوٹ و قوم
خیسور کی سخت تکرار تہا - سیدون نی نواب صاحب کو فی قلبہ ایکروپیہ خراج دینا کرکے واسطے سرکوبی قوم خیسور کے
درخواست دی - اسلئے اول اول دیوان مانکرای نی تمن خیسور کیطرف توجہ کی - اور بعد لڑائی کے اون کو
مطیع و خراجگذار کرلیا - بعد کوٹ مہر و والہ کا (جو حد موضع گہنڈی علیب تمن میانخیل مین واقعہ ہے) محاصرہ
کرلیا - اور بعد خفیف لڑائیکی غالب آکر قلعہ پر قبضہ کرلیا - الا اوسوقت عمر خان نی جو تمن میانخیل کا
خان تہا - دیگر تمنون کو اسبات کی ترغیب دی (کہ محمد خان پٹھانون سی آزادگی چہننا چاہتاہی) اپنی سے ملالیا -
کل تمنون کی آدمی جمع ہوکر کوٹ مہر و والہ کی چہوڑانے کیواسطی آئی - لیکن مانکرای نی جو دور اندیش اور
اور عقلمند آدمی تہا - پٹھانون کی پہونچنے سے پہلے اس خیال پر کہ اب سرکشان کا ہجوم و اتفاق بڑا ہے - اور
پاس فوج تہوڑی ہی - کوٹ مہر و مفتوحہ کو چہوڑکر موضع شیرو کیطرف ہٹگیا - اسلئے اوسکے دوسرے تمنون کی آدمی جو اسپر
اپنی اپنے علاقہ کو چلے گئے - دیوان مانکرای نے چند یوم تمنون کو مداخلت سی چہوڑ دیا - اس نیت سے
کہ اونکی دلونمین اسکی طرف سی اطمینان ہوجاوی - جب ہر ایک تمن والون کو تسلی ہوگئی - تو پہلے پہل مانکرای
نی غلام محمد خان بلوچ کلاچی پر جو دولت والہ علاقہ گڑانگ پر حکومت کرتاتہا - فوج کشی کی - اور بعد خفیف
لڑائیکی تمن بلوچکی پر غالب آکر گڑانگ پر قبضہ کرلیا - اسطرف فارغ ہوکر ادنی قلعہ گوڑ والی تمن وسترانہ کا

محاصرہ کرلیا

محاصره کرلیا - اوستر انہ لوگ گنڈاپور اور میانخیلان کے پاس مدد کیواسطے گئے اور دونون تمنون کو حمایت پر
چڑہالائی - لیکن اونکی آنے سے پہلے دیوان مانکرای قلعہ کو فتح کرکے قلعہ علاقہ اوستر انہ کو لوٹ چکا تہا - اسلئے
تمنون کا لشکر اپنے اپنے علاقون مین واپس چلاگیا - مگر اسین مداخلت نے جنکا اونکے دلون مین خیال ہی نہین تہا
بہ اماہ اسباب پرکیا - کہ سب تمن جمع ہوکر محمد خان کو دریای کے پار اتر وادین - تاکہ پہر اوسکی مداخلت کا تمنون کو
لہٹکا نرہے بعد مشورہ و اتفاق رائے کے تمام تمن جمع ہوکر بسر بغاوت آئے - اور اپنے ساتھہ ملک سرور خان کنڈی خیل
رئیس ٹانک کو بہی چڑہالائی - بمقام ڈری دیوان مانکرای نے لشکر تمنون کے ساتھہ لڑائی کری - اگرچہ مانکرای کے پاس بمقابلہ
لشکر پٹہانان تہوڑی فوج تہی لیکن اوسنے پے درپے دہاوے کرکے پٹہانون کی لشکر کا مونہہ پہیر دیا - اور بعد سخت
جنگ کے گیت پشتو مین بنے ہوئے ہین - دیوان مانکرای نے فتح پائی - پٹہان لوگ شکست کہاکر بہاگ نکلے - اور
دیوان مانکرای نے علاقہ گنڈاپوری کو لوٹ کر ویران کردیا - اور جو پٹہان ہاتہہ آیا - اوسکو تہہ تیغ بیدریغ کیا - پٹہان
اوسدن سے اب گنڈاپورون مین ماذکا خوری یا مانکا ہوئی ایک کلمہ بنا ہوا ہے - اِس شکست کے پانے سے
پٹہانون کی ہمت ٹوٹ گئی - اور ہر ایک تمن کے خان نے دینا خراج کا منظور کرلیا - اور جو علاقہ ڈیرہ کا نصرت خان لنڈ
ہوت کے وقت گنڈاپورون و میانخیلون نے غصب کرکے اپنے اپنے تمنون مین شامل کرلیا تہا - وہ پہر شامل ڈیرہ
ہوا جواب کیس کہلاتا ہے - بعد فتح علاقہ ہای دامان مانکرای نے مورت عیسی خیل پر فتح پاکر اپنے حکومت کی حد کالہ
باغ تک بڑہائی - نواب محمد خان اولاد پسری نرکہتا تہا - اوسنے جیتے جی اپنے دخترزادہ نابالغ عبدالصمد خان کو
ولیعہد مقرر کرکے اوسکے باپ حافظ احمد خان کو اوسکا مختار بنایا - الا عبدالصمد خان نواب محمد خان کے حیات مین ہی
مرگیا - اور سنہ ۱۸۱۵ مین نواب محمد خان نے وفات پائی - چونکہ محمد خان شیعہ مذہب سے میل رکہتا تہا - اسلئے کسی
سنی نے اوسکی تاریخ وفات تعصب کی راہ سے یہہ لکہی ہے - تاریخ - خرد گفت تاریخ آن بی تمیز - بہ بیت الخلا داد جان
عزیز - نواب محمد خان کے وفات کے بعد اوسکا داماد

نواب حافظ احمد خان

اوسکا جانشین ہوا - اسنے حکومت کو لیتے ہی لوگون پر ٹکسین لگا کر تنگ کر دیا - اور ایک سید نالایق کی صلاح سے دیوان مانکرای کی ساتہہ جو نواب محمد خان کا رکن اعظم اور خیر خواہ اس خاندان کا تہا جسنے ساری عمر سختیان اوٹہا کر دامان اور مورث تک ملک فتح کیا تہا - بگاڑ لی - اور سید کی ترغیب سے اوسکی بیعزتی و گرفتاری کے درپے ہوا - اور ایسے ایسے حکم مانکرای کے نام جاری ہونے لگے - جنکی تعمیل مین اوسکی خاندان کی ہمیشہ کیواسطے بیعزتی تہی - جب مانکرای نے دیکہا - کام چل نہین سکتا - تو مجبور اونے اپنی عزت کی بچاؤ کیواسطے قلعہ ڈیرہ کا بند و بست کر لیا - اور مہاراجہ رنجیت سنگہ والی ملک پنجاب کی خدمت مین نواب کے ظلمون کی عرضی لکہی اور یہہ بہی لکہا - کہ اگر آپ تشریف لا دینا - تو بسبب ناراضگی رعایا ملک کا ہاتہہ آنا کچہ مشکل نہین ہے - مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اس اطلاع کی پاتے ہی فی الفور اسطرف کو چہڑائی کی - اور گذر کیری سے عبور دریا سندہ کر کے موضع بہر مین مقام کر دیا - اسجگہہ دیوان مانکرای آکر مہاراجہ کی خدمت مین مشرف ہوا نواب حافظ احمد خان قلعہ منکیرہ مین سامان جنگ کی بیٹہا تہا - مہاراجہ رنجیت سنگہ نے مانکرای کو ساتہہ لیکر موضع بہر سے ۱۸۲۱ء منکیرہ کیطرف کوچ کیا - اور جا کر محاصرہ قلعہ کا کر لیا - بعد خفیف لڑائی کے نواب نے تاب مقابلہ نلاکر صلح کا پیغام بہیجا - مگر چونکہ اب ملک خالصہ جیکی تابع ہو چکا تہا - اور رعایا کی بہی منشا تہی - اسلیے منظور نہوا - آخر نواب نے ملک ہاتہہ سے جاتا دیکہکر اور اپنی [?] سے پشیمان ہوکر مانکرای سے صلح کر لی - آخر مانکرای نے اپنی فطرت سے مہاراجہ کو لیہ و بہکر کے ملک پر راضی کر لیا - اور نواب صاحب ڈیرہ مین چلے آئے - ملک مشرقی دریا سے پر مہاراجہ صاحب کا قبضہ ہو گیا جب نواب کی قبضہ د بار لا ملک نکل گیا - تو اونسے فوج کی تخفیف کیطرف توجہ نکری - بدستور رہنی دی - چونکہ خرچ و تنخواہ فوج کیواسطے ملک کافی نہتہا اسلیے بیوپاریان کی جایداد ضبطی مین آکر تنخواہ فوج کو دیگئی - جب اونکے پاس ہی کچہ نرہا - تو رعایا پر تنخواہ کا بوجہ [?] باجپہ ہونے لگی ملک مین کمال ابتری ہوگئی - سرور خان گنڈہ پور رئیس ٹانک نے جب دیکہا - کہ ملک بارلا نواب کے تخت سے دنگ گیا ہے - اور فوج تنخواہ کی نملنے سے مارے مارے پہرتے ہین اوسکی نیت نواب کی بدخلقی سے بدل گئی اور اوسنے پٹہانون کو پہلی رنجش یعنی جنگ ٹدی یاد دلا کر اپنی ساتہہ ملا لیا - اور بہت سا لشکر بسرداری اللہ داد خان پسر خود جمع کرکے لڑائی کیواسطے بہیجا - نواب حافظ احمد خان بہی حملہ دفع کیواسطے آگے بڑہا - متصل [?] لشکر [?]

لشکر نواب و سرور خان کی جنگ ہوا - سرور خان کی فوج کو شکست ہوئی اور تین عدد توپ چہوڑ کر ٹانک کو بہاگ گئی
نواب حافظ احمد خان نے بعد فتح کے قلعہ ٹانک کا محاصرہ کر لیا - سرور خان نے محاصرہ سے تنگ آکر صلح کیطرف رجوع
کی - اور عذر معذرت درمیان لایا - آخر نواب نے حسین خان گنڈاپور کو جسکی ترغیب سے فساد ہوا تہا - لیکر ڈیرہ کو مراجعت
کی - نواب حافظ احمد خان اسیطرح چند مدت بد انتظامی مین حکومت کرکے سمت ۱۸۹۲ء بکرم مین وفات پائی اوسکی
جگہ پسرش

نواب شیر محمد خان

جو نواب محمد خان کا نواسہ تہا - مختیار حکومت ہوا - اور حکومت پر بیٹہتے ہی آرام و عشرت مین پڑ گیا - بعد
چند ایام حکومت کے اسنے عمر خان میانخیل کی دشمن کی پس غیبت سے عمر خان سے اوسکی ہمشیرہ کا نکاح طلب کیا - عمر خان
نے جو کہ رئیس آدمی تہا اسطرح ناطہ دینے مین شرم سمجھکر بہت سا لشکر بوندگان کا لڑائی کیواسطے جمع کر لیا - آخر باہم
نواب شیر محمد خان و عمر خان بمقام کوٹ اُل جنگ ہو کر لشکر بوندگان کو شکست ہوئی - اور نواب کے لشکر کے ہاتہہ بہت سا
مال لوٹ کا آیا - بعد ازان مسمی پائندہ خان نے بہ ترغیب نواب صاحب میانخیلی مین جا کر عمر خان کو صلح کے وعدہ پر حلفاً ساتہہ لیا
اور ڈیرہ کے رستہ مین نماز پڑہتے کو قتل کر دیا - نواب شیر محمد خان بڑا عیاش اور آرام طلب تہا - اسلیئے اسکے وقت مین
پہلے سے زیادہ ابتری پہیل گئی - فوج جو حافظ احمد خان کیوقت سے رعیت لوٹ کر تنخواہ لیتے تہے - اب اوسکو بسبب
کمال ناداری رعایا کے یہہ بہی ذریعہ نرہا - تو نواب کے گہری لوٹنے کا ارادہ کیا - نواب شیر محمد خان کے پاس روپیہ نتہا
جو دیکر جان بچاتا - آخر اوسنے سمت ۱۸۹۳ بکرم مین لوٹ اور بیعزتی کے خوف سے ملک کنور نونہال سنگہ پوتا مہاراجہ رنجیت
سنگہ کے حوالہ کرکے اپنے واسطے ساٹھ ہزار سالانہ کی جاگیر لیلی - اور ملک چہوڑ کر فوج کے ہاتہہ سے جان بچائی - بعد
بیدخلی کے چند مدت نواب شیر محمد خان آمدنی جاگیر سے گذران کرتا ۱۲ - کاتک سمت ۱۹۱۲ بکرم مین فوت ہوا -
اب بجائے اوسکے پسرش سرفراز خان برائے نام نواب ہے - اور سرکار انگلشیہ سے ۱۱۱ ۔ ؎ کی جاگیر گذارہ پاتا ہے -
ضمن ہفتم ناظمان خالصہ سکہان وبعد حکومت سکہان تسلط سرکار قیصر ہند

سمت ۱۸۸۱ بکرم بعد فتح ملکیر ناظمان ذیل اوّل لالہ رتن چند دویم نراین داس تیج بہان

چہارم عبد الصمد خان پٹھان بادوزی پنجم سردار خزان سنگہ نوبت بنوبت حاکم لیہ و بہکر ہوتی رہی

بعد لسبب بے انتظامی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے یہہ ملک متعلق دیوان ساون مل صوبہ ملتان کر دیا - ناظمان قبل از

دیوان ساون مل سے لالہ رتن چند کیوقت قوم پہڈوالے جو تہل چولستان مین رہتے تھے - وغیرہ زکات سے انکار کیا - انہی

تین سو سکہ اوس قوم کے گوشمالی کیواسطے بہیجا - جو تہل مین پہڈوالون کے پیچہے شدت گرمی سے راہ بہول کر مر گیا -

اس حادثہ کی اطلاع سے سرکار لاہور نے رتن چند کو اجارہ سے الگ کر دیا - اور پہڈوالون کی عذر معذرت پر اونکا

قصور معاف ہو کر برائے آئیندہ اقرار اطاعت و تاوان سابقہ یعنے بقیہ سالہائے گذشتہ و نیز بیس ہزار روپیہ جرمانہ لیا گیا -

دویم نراین داس نے بوجہ زیادہ ستانیکی رعایا کو ناراض کر دیا تہا - اسلئے حساب اسکا دنتو راجہ کی سپرد ہوا - لیکن

نراین داس نے حساب کے پہلے زہر کہا کر وفات کی - تیسرے تیج بہان ایکسال اجارہ دار رہکر آخر بسبب خسارہ کی استعفا

دیدیا چہارم عبد الصمد خان نے اجارہ دار ہوتے ہی پورانی عداوت کے سبب جو اوسکے اسد خان تکانی حاکم سنگہڑ کے ساتھ

چلے آتے تہے - فساد کرنا شروع کیا - آخر سردار خوشحال سنگہ جمعدار کی رپورٹ پر جو رفع فساد کیواسطے حسب الحکم دربار

لاہور آیا تہا - عبد الصمد خان کو اجارہ سے الگ کیا گیا پنجم سردار خزان سنگہ اسنے موضع وناڈلہ کی حاصل پر جو سرکار

زمینداران سے نواب ڈیرہ نے لیلیا تہا - تکرار کرکے چند آدمیون کا نقصان کرا دیا تہا - اور سردار ننند سنگہ کو جو

بموجب عرضداشت اسکی دربار لاہور سے نواب ڈیرہ سے سبب زیادتی دریافت کرنے آیا تہا - بوجہہ نہ کرنے کا

روانگی حسب منشاء خود فیصلہ کر لیا تہا -

سمت ۱۸۹۴ بکرم مین جب یہہ ملک ملتان کے متعلق ہوا - تو دو سال کیواسطے صوبہ ملتان کیطرف جوایا رام اجارہ دار

مقرر ہوا بعد ازان دیوان کرم نارائن خلف الصدق صوبہ ملتان - چار سال اوسمین حکومت کی - پہر وزیر چند

نبیرہ دیوان ساون مل اجارہ دار ہو کر دو سال حکومت کرتا رہا - جب دیوان ساون مل نے وفات پائی

اور دیوان مولراج پسر کلان اوسکا صوبہ دار ہوا - تو وزیر چند و کرم نرائن اپنا حصہ بروئے تقسیم لیکر بسبب

سنگہ جو پہلے ہی ابھی

دلی دنار کی وطن کو چلے گئے - تو سمت ۱۹۰۲ مین خزان سنگہ جو پہلے ہی ابھی بمقام گھڑی دچرخہ پرگنہ لیہ ناصر خان

سندھ حکومت حاصل کری ایکن دیوان مولراج نی اوسکو دخل نہونے دیا - بمقام گھڑی دچرخہ پرگنہ لیہ ناصر خان

پوپل زئی نی جو دیوان کی فوج مین افسر تہا بعد لڑائی سکے خزان سنگہ پہ غالب آکر بعد گرفتاری ملتان مین

حاضر کردیا - سمت ۱۹۰۴ بکرم مین لالہ ہیمراج اجارہ دار اونکل چہہ مہینہ - بعدش غلام مصطفی خان سدوزی

ڈیرہ سال حاکم رہا - اور پہر جوایا رام چہہ مہینہ - آخری کار دار رتن چند کیوقت پہ ملتان مین دیوان مولراج نے

بغاوت کرکے جب دو صاحبان یورپین کو قتل کرا دیا - تو اوسوقت ایڈوارڈس صاحب بہادر اسسٹنٹ رزیڈنٹ

داماں ہی لشکر واسطی فتح ملتان کر روانہ ہوئے جب گدی فتح خان ہی عبور کرکے لیہ مین داخل ہوئے - تو اوسوقت

رتن چند حاکم لیہ نے جو دیوان مولراج کیطرف سی تہا - بغاوت کی - آخر بعد لڑائی شکست کہا کر گرفتار ہوا

اور ملک پر سرکاری انتظام ہوگیا -

سمت ۱۸۹۳ بکرم مین جب ملک داماں پر سکہوں کا تسلط ہوا - تو کنور نونہال سنگہ نے لکہی رام کو

جو پہلے نواب ڈیرہ کا ملازم تہا اب اجارہ دار بنایا - یہہ شخص جب ۴۲ - پہاگن سمت ۱۹۰۰ بکرم مین مرگیا - تو

اسکی جگہ پسرش دولت رای دستار مختار ہوا - اسکو بہی حکومت کرتے تین سال ہوئے تہے - کہ فتح خان ٹوانہ

دربار لاہور مہاراجہ دلیپ سنگہ سی اجارہ اس ملک کا حاصل کر کے دیوان دولت رای کا ملک لیلیا - اور خود قابض

ہوگیا - اور دیوان دولت رای بعد بیدخلی پہر ملک حاصل کرنیکیواسطے لاہور چلا گیا - ادہر فتح خان قابض

ہوتے ہی اپنی قوم کی اوس بیعزتی کی معاوضہ مین جو نواب محمد خان کیوقت مین ہوئی ہتی - پایندہ خان و سکندر

خان خوانین کو فریب سے اپنے مکان پر بلاکر قتل کرا دیا - اور پہر دیگر پٹھانان ملتانی کی استیصال کے

درپے ہوا - نصر اللہ خان سدوزی اور عاشق محمد خان علیزی بہادر و نامی آدمی اسکی ہاتھ سے قتل ہوئے

اور پٹھان مارے گئے - بعدش ٹوانہ گہڑی نواب کا محاصرہ کرلیا - قریب تہا - کہ گہڑی فتح ہوجاوے - مگر

ایکسو پٹھان خراسانی نو واردے جو نوکری کیواسطے خراسان سی آئے تہے بلحاظ ننگ افغانی نواب کو مدد دیکر

کیوقت

کیہوقت اوسکو معہ عیال و اطفال گہری سی نکال کر بہکر مین پہونچوا دیا اس اثنا مین دیوان دولت رائی سنگہہ
سند اجارہ و فوج برائی دخلیابی لیکر بہکر مین آپہونچا - اور نواب و دیوان دولت رائی دونون شامل ہوگئے
جب ٹوانہ کو دیوان دولت رائی کی آمد کی خبر پہونچی - تو فوج لیکر ہمراہ مقابلہ بہکر پہونچگیا - اور جنگ دونون
مین شروع ہوگیا - جب اس بات کی اطلاع ملتان مین صوبہ ملتان کو پہونچی - تو اوسنی ٹوانہ کو لکہا کہ
فی الفور واپس چلا جاوے - اگر اس جگہہ فساد کیا - تو دیوان دولت رائی کو مدد دیکر ڈیرہ پر قبضہ کروا دیا جائیگا
اس تحریر کے پہونچتے ہی ٹوانہ فتح خان ڈیرہ کی طرف واپس چلا آیا - اور اوسکے بعد دیوان دولت رائے
و نواب نے بہی گذر کہیری سی عبور کر کر موضع ببر مین اپنا قیام کر دیا - ٹوانہ کے فوج مین بلوچ لوگ زیادہ تہے - وہ
نواب کے بسبب رشتہ داری کہ نواب محمد خان کی گہر مین اونکی بہنیں کی لڑکی تہی ملگئی - جب توبہ مین پہونچکر لڑائیکا
سامان کیا - تو بلوچون نے ہنگامہ کارزار مین دانستہ شکست کرائی - فتح خان ٹوانہ جان بچاکر ڈیرہ کی طرف
بہاگ گیا - اور وہان پہونچکر سادوزئیون کو جو اوسکی قید مین تہے - قتل کر کر اپنے کم جمعیتی کے سبب علاقہ موروثی کے
راستہ اپنی ملک کو بہاگ گیا - دیوان دولت رام بعد جانے ٹوانہ کے پہر ملک پر قابض ہوگیا - ابہی دیوان کو تہوڑے
ہی دن دوبارہ حکومت حاصل ہوئے تہے - کہ سکہون نے اپنی عہد پیمان سی جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کیوقت
سرکار انگریزی سے ہوا تہا - انحراف کرکے ناحق سرکار کی ملک پر دست اندازی شروع کی - اور آخر بعد
چند لڑائیون کے شکست کہاکر جب سکہون نے صلح کر لی - تو اوسوقت بسبب صغیر سنی مہاراجہ دلیپ سنگہ کو لاہور
مین رزیڈنسی قایم ہوئی - اور ایڈوارڈس صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ دربار لاہور اس ملک کے حاکم ہوکر آئے - ابہی
اس انتظام کو تہوڑا ہی عرصہ ہوا تہا - کہ سنہ ۱۸۴۸ء مین پہر سکہون نے بلوہ کیا - آخر بعد چند لڑائیون کی نتیجہ یہ
نکلا - کہ ۲۹ - مارچ سنہ ۱۸۴۹ء کو ملک پنجاب داخل ممالک مفتوحہ و محروسہ سرکار ہوا -

شاہ شیرمی بسماۃ توری شیر کی بطن سے دو بیٹے دوتہا و میانا پیدا ہوئے اور توری سے چار پسر مروت و موسی خان و انزرانی و نیازی پیدا ہوئے - ہر شش پسران لوحانی کی اولاد انہی کے ناموں سے مشہور ہوئی - مگر یہہ بیان انکا مولف حیات افغانی کی تحریر سے لکہا ہے - اوس مین بموجب سلسلہ انساب تمام شاہ بالا کی عمل ہے - اکبر بادشاہ کی عہد سے پہلے لوحانی کی شبہہ ذیل تتا خیل میانخیل مروت تتور کے لوگ کہہ دراز علاقہ خراسان کی نواح سے شل پوئندگان کوچی اس ملک مین بموسم زمستان آیا کرتے تہے - اور اپنی کاروان ٹانک و دراجات کی نواح مین لگا کر ہندوستان کو تجارت کیواسطی جایا کرتے تہے - اوسوقت ٹانک کے علاقہ پر شپنگی گنڈہ پور لودی ٹکواشہ پر دریش خیل دولتی علاقہ گنڈاپوری پر سوری جو دہوان پر قوم ہنی کا قصبہ تہا اور یہہ لوگ بسبب اسکے کہ شیر شاہ سوری ہمقوم ہندوستان کا بادشاہ تہا - اعلی طاقت مین تہی - اور ہمیشہ بیوپارگان کی مال پر دست اندازی کیا کرتے تہی - اوسوقت اگرچہ تمام شبہہ لوحانی اونکی زیادتوں کی سبب سے چاہتے تہے - کہ انکو بیدخل کرکے قابض ہو جاوین - مگر کوئی صورت نہو سکتی تہی - اس اثنا مین مغلون نے جو شیر شاہ پٹہان سوری کے ہاتہہ سے دہلی کی سلطنت سے بیدخل تہی - مہم کرکے پہر ہندوستان کو اپنی قبضہ مین کر لیا اور بعد کامیابی کے بسبب عداوت پٹہانون کی استیصال کی درپی ہوئی - اودہر اس قوم پر بادشاہ کی خفگی اور باہم فساد کیصورت ہوگئی - اسطرح پر کہ ایک سوری عورت بہاگ کر ہنی کی علاقہ مین پناہ گزین ہوا - سوریون نے مطلع ہوکر مجرم کو معہ بازدہ کے طلب کیا ہنی لوگ اگرچہ دل سے فساد نہ چاہتے تہی - لیکن اونہون نے بباعث ننگ افغانی بازو دینے سے انکار کیا - دور سپاہ ادا ایک عورت کی پانچ عورات دوشیزہ اپنی خاندان سے دینی منظور کرین - مگر چونکہ سوری زبردست تہی - اسبات کو اونہون نے قبول نکیا - آخر جنگ جدال تک نوبت پہونچی اور چودہوان کی شمال مایل غرب اور بموقعہ دراین کنہہ ورڑی وغیرہ مقامات مین باہم سوری ہنی جنگ ہوئی اور دوسری قومین ایکدوسرے کی حمایت پر جنگ مین شامل ہوئین - آخر بعد سخت جنگون کی نتیجہ یہہ نکلا - کہ باہمی فساد امیز تمام شبہہ لودی پٹہان و دریش خیل و سوری وہنی جو دامان پر قابض تہین کمزور ہوگئین - پٹہانون مین سوری ہنی کی برابر کوئی تمنے لڑائی اسقدر مشہور نہین - اور مقامات جنگ سے جو استخوان نکلتی ہین - اکثر اون کا تیر و نکی نشانات ظاہر ہین - جب سوری ہنی غیرہ

اور ناموری ہے - مگر کوئی فال لیجاوی - اگر فال مین آثار مصلحت معلوم ہوئی - تو گرمجوشی سے مدد کیجاوے - بعد اس مشورہ کے سبب بیہ فال مقرر کری - کہ آج رات جسقدر لڑکی لڑکیان پیدا ہون - اونکا شمار کیا جاوی - اگر تعداد طفلان زیادہ ہوئی - تو مدد دینے مین فایدہ ہوگا - اگر لڑکیان زیادہ ہوئین - تو نقصان - اور مدد نہ دیجاویگی - کہتی ہین کہ اوس رات (١٢٠) طفل صرف ایک لڑکی پیدا ہوئی - بعد یعنی اس فال کے باثر لوگ خان زمان کی مدد کیلئے ٹانک پر چڑھ گئے - اور گنڈاپوروں نے بھی جو اوسوقت منحرف قوم ہوں آوارہ پہرتے تھے - مدد دی - غرض میانخیل دولت خیل تتور باثر گنڈاپور جملہ قوموں نے ملکر ٹانک پر حملہ کیا - اور فتح پائی - مروت لوگ اگرچہ استقلال سے لڑتے رہے مگر بہتات کے سامنے پیش رفت نگئی - ٹانک کو چھوڑ کر مروت کیطرف بھاگ گئے - خان زمان ٹانک پر قابض ہوگیا چونکہ قوم باثر نے ایسی نازک وقت مین مدد دی تھی - اسلئے نامبردہ نے تب بالا تمن علاقہ جو دھوان جسپر ابتک باثر قابض ہین دیدیا - چندمدت تتور میانخیل دولت خیل ٹانک کی آمدنی حسب رسد کہاتے رہے - اور انتظام علاقہ کیواسطے چند میانخیل ٹانک مین باقی معہ بختیار ہوید دراین مین - اور کئی خیلوں سے چند آدمی موضع شاہ عالم علاقہ دراین مین باقی کل ٹانک مین رہتے تھے - خان زمان کے پہلے سے ہے یہہ خواہش تھی - کہ وہ کل علاقہ ٹانک پر قابض ہوجاوی - اسلئے وہ بعد بیدخلی مروت میانخیلوں کے خیال مین ہوا مگر چونکہ مروت کے فساد مین اونسے بڑی تکلیف اوٹھائی تھی اسلئے یک بیک جواب دینے مین مصلحت نہ دیکھی - اس خوف سے کہ مبادا میانخیل مروت سے ملکر اوسے بیدخل کردیوین - مگر خوبی قسمت سے اوسکو ایک اور ذریعہ ملگیا - یعنی گنڈاپور - خان زمان نے گنڈاپوروں کو بخفیہ ہمراہ لیکے وداماں سے جمع کرکے موضع روڑی مین آباد کردیا - اور جو چند میانخیل ٹانک مین تہے اونکو نکال دیا - گویا گنڈاپوروں کے قبضہ نے مابین ٹانک و میانخیلی کی حد مقرر کردی - میانخیل جو انتظاماً تاقابض علاقہ دراین پر بیٹھے تھے - مجبور ہوگئے - ٹانک کا ملک خان زمان کے قبضہ مین ہوگیا - تتور کے آدمی چونکہ تھوڑے تھے - اونکی نسبت اوسپر ہی قابض ہوگئے - انکی وہ مطیع خان زمان ہوکر مواضعات توران تتور مین زمینات آباد کرکے قابض ہوگئے -

کہی خیل دولت خیل شاخ لوحانی

- خان زمان چند سال ٹانک کی حکومت کرکے مرگیا - تو بجائے

اوسکے

اوسکا بیٹا سلیم خان - اسوقت تک ہر ایک برس
اوسکی پسر شن نازی خان مختار دستار ہوا - اور نازی خان کی بعد اوسکا بیٹا سلیم خان - اسوقت تک ہر ایک برس
اپنی ہمقوم دولت خیلون سی سلوک برادرانہ کا برتاو کرتا چلا آیا مگر جب سلیم خان کی وفات کی بعد شیر شن قتال خان
جو سخت مزاج آدمی تہا - نہیں ہوا - تو اوسنی اپنی قوم پر سختی کرنی شروع کی - اور اپنی جد و آبا سی زیادہ احکام کرنے لگا
کرانی لگا - اس سبب اہل برادری کو اوسکی حکومت ناگوار معلوم ہوئی قوم نے مشورہ کرکے قتال خان معہ اوسکی
فرزند اکبر خان کی قتل کر دیا - صرف سرور خان پسر ثانی اوسکا جو لنگڑا تہا - اور سروری گدہ کہلاتا تہا - باقی رہگیا
کہتے ہین - کہ قاتلون نے کبھی سرور خان کو بھی قتل کرنا چاہا - لیکن دو مردون نے اپنے غرور سے یہہ کہکر کہ چہوڑو سروری
گدہ کیا کر سکتا ہے (آخر خو سروری کا نام) چہوڑ دیا - سرور خان بڑا عقلمند اور مصلحت اندیش تہا - اس نے
دل مین انتقام کا ارادہ مصمم کرکے بوقت ٹانک مین چند روز قیام رکھا - اس نیت سی کہ مبادا دشمنان انکو اندیشہ
کہ فریاد کرنے جانا چاہتا ہے قتل کر دیوین - قاتلان قتال خان بڑی تکبر اور غرور سے بہ تحقیر سروری بلا
قتال خان کی دستار یاد دلاتے تہے - مگر یہہ مصلحت مین اون اوچہلوں کو اوسکی ہبا دری کی تعریف سے ٹالتا
تہا - جب چند یوم مین دشمنون کی اسپر تسکین ہوگئی - اور اونہون نے اسی پست ہمت سمجہکر خیال چہوڑ دیا
تو ایک دن سرور خان چوری سی بہاگ کر ظفر خان برادر گل خان کی ہمراہ علاقہ سروست مین چلا آیا - اور چند
ہزار روپیہ اپنی باپ کی دوست سی قرضہ لیکر کابل مین بادشاہ درانی کی پاس فریاد لیگیا - زمان شاہ درانی نے
چار ہزار فوج معہ چند توپ کی زیر سرداری عبد الرحیم خان ہوتک غلزئی سرور خان کی مدد اور اوسکو اوسکی
باپ کی جگہ پر مستقل کرنے کیواسطے بہیجی - جوقت سرور خان شاہی فوج کی اعانت سی ٹانک کی نزدیک پہونچا
تو اوسوقت سب دشمنان کی ہوش باختہ ہوگئی - اور ہر ایک سرداری کی بیچ جانیکا افسوس کرنے لگا - اوسوقت
کیا ہو سکتا تہا - سرور خان نے آکر ٹانک مین قیام کیا - اور گل خان ماموں سرور خان نے جو پہلی رئیس
ٹانک ہوگیا تہا - دولت خیلون کو سمجہایا - کہ سروری کی تابعداری کرو - اور سرور خان نے بہی قسم کی ساتہہ عہد
کیا - کہ گذشتہ بات سی درگذر کیجائیگی - اور کسیکو تکلیف نہ دیجائیگی - اسلئے دشمنون کی دلون سی یہہ گمان دور کہ انکو

ضرر پہونچیگا) بالکل نرہا مگر سرور خان سی یہہ کب ہوسکتا تہا - کہ اوسکی باپ اور بھائی کی دشمن محفوظ
رہکر اوسکی حکومت مین خلل انداز ہون - یہہ قسم بہی ایک حکمت عملی سی تہی - جسکا نتیجہ یہہ تہا - کہ مبادا قاتل
مفرور ہوجاوین - اور بعد واپسی فوج درانی کی اوسکو ضرر پہونچاوین - غرض جب تمام کی اعتبار پر دشمنونکی
تسکین ہوگئی - تو اوسنی تمام لوگون کو سلام کیواسطی طلب کیا - اور اون کی آنے سے پہلے ہی افسر فوج کو
سمجہا دیا کہ جسکے ساتہہ مین گلی ملکر ملاقات کرون - اوسکو قتل - اور جس سی صرف سرسری سلام ہو - اوسکو کچہہ
نکہا جاوے - غرض حسب الطلب سب ہم قوم ملاقات کو آئی - دروازہ مکان پر درانیون کا پہرہ تہا - اور
نیز اندر بہی یہی لوگ سرور خان کی محافظ تہی - سرور خان نی ہمقومون سی گلے ملکر ملاقات کرنی شروع کی -
اور بعد ملاقات ہر ایک سی قتال خان واکبر خان کی قتل کا موجب [- درانی لوگ ہر ایک ملاقات کنندہ جو گلے
ملتا تہا - قتل کردیتے تہے - اور جو شخص ملاقات کو جاتا تہا - بلا اسلحہ ہوتا تہا - کہتے ہین - کہ ایک جوان دلاور دولت
خیل تفنچہ پاجامہ مین چہپا کر لیگیا - جب سرور خان نی بعد ملاقات دہمکا کر قتال خان واکبر خان کی قتل کا سبب پوچہا - تو اوس
دلاور نے تفنچہ نکال کر سرور خان کیطرف کیا - مگر چونکہ اسکی عمر بڑہی ہوئی تہی - تفنچہ مین آگ نہ لگی - اتنی مین درانیون
نے اوسی بہی قتل کیا - سرور خان بعد ملاقات [illegible] کس و دولت خیلون کی اپنے باپ کی جگہہ ٹانک کا رئیس ہوا - اور
اپنے باپ کی قاتلون کو تدریجاً جیسکہ اوسکے ہاتہہ آئی قتل کرتا اور اپنی طاقت بڑہاتا گیا - اسلئے پانسو سپاہی ملازم رکہا - اور
کل مقتولان اہل برادری کی سرونکا ایک چبوترہ بنایا - جو ابتک اوسکے نام سی یادگار ہے - جب سرور خان کو برادری اپنی
کیطرف سی خاطر جمع ہوگئی - تو وہ علاقہ گمبل ونصرد کنڈی کی فتح کرنیکی فکر مین ہوا - پہلے پہل اسنی ملکان تمن کنڈی کی
خواہش ظاہر کی - اور کہلا بہیجا - کہ وہ تصدیق تین روپیہ تاوان واطاعت اسکی منظور کرین - ورنہ بزور
مطیع کیا جائیگا - کنڈی لوگ چونکہ اوسوقت آزاد تہے - اونہون نے تعمیل حکم سے جواب دیا - اسلئے سرور خان نے
بسرداری یار بیگ یعقوب زئی ومحمد خان سوراخیل ومحمد علی ملازمان خود واسطے فتح علاقہ کنڈی فوج روانہ کری
بمقام ملان زی تمن کنڈی و فوج سرور خان مین جنگ ہوی - اسمین قوم کنڈی نے فتح پائی - اور سرور خان

کی فوج نقصان اوٹھاکر ٹانک کو بھاگ گئی - محمودی - افسر فوج سرور خان بہی اس لڑائی مین کام آیا - اس شکست کے

ہونے سے سرور خان نے نہایت طیش مین آکر اللہداد خان پسر خود بہ کو بنسبت سابق زیادہ فوج دیکر واسطے تسخیر علاقہ

کنڈی کے روانہ کیا - جب کنڈیون نے جمعیت زیادہ دیکھی تو اوہنون نے مروت سے مدد طلب کری - مگر مروت کی مدد آنے سے

پہلے ہی بمقام پائی مقابلہ ہوکر من کنڈی نے شکست کہائی - بہت سی کنڈی مارے گئے - آخر جان بچاکر مروت و کنڈا اوپر

چلے گئے فوج سرور خان نے کل علاقہ کنڈی کو لوٹ مار کر ویران کر دیا - آخر کنڈیون نے اطاعت مان کر جان چہوڑائی

کنڈیون پر فتحیاب ہوکر سرور خان نے نصرہ و گمبل کے فصل کا نقصان کرنا شروع کیا - اس نیت سے کہ وہ تنگ آکر

یا مقابلہ کرینگی - یا اطاعت - مگر چونکہ سرور خان کا رعب بباعث فتح تمن کنڈی زیادہ ہو رہا تہا - اسلئے قوم نصرہ

و سائنین گمبل نے اطاعت مناسب سمجھکر اپنا اپنا علاقہ بچایا - قوم غرہ زی نے مناسبت سے کچھہ سرکشی کی تہی - سو

قوم فوج بہیجکر مطیع کی گئی - غرض اسیطرح کل علاقہ ٹانک پر سرور خان نے حکومت جمالی - سرور خان عقیل آدمی تہا

علاقہ ٹانک کی آبادی کیواسطے اسنے اچہے اچہے کام کئے - ٹانک مین باغ لگوایا - رود لونی جو علاقہ گمبل کی طرف سے

روگردانی کر گیا تہا - اوسکی جدید موہنہ پر ایک بند بصرف کثیر بند ہواکر اوس طرف سے رود کا موہنہ پہیر دیا - اور زام

گمبل سے ایک ندہ واسطے سیرابی علاقہ ٹانک کے کہدوائی - اسکے وقت مین پہلے سے دو چند سہ چند علاقہ آباد ہوگیا - اور رعایا

سوائے قوم بہٹیان کے اسکے ثناخوان تہے -

سرور خان و عمر خان میانخیلی مین ناچاکی ہوگئی تہی - وجہ یہہ تہی کہ ایک شخص کٹی خیل سرور خان کے دشمنون سے ہوکر

ہوکر عمر خان کے پاس پناہ لینے چلا آیا - اور عمر خان نے بلحاظ ننگ افغانی کے اوسکو پناہ دیکر رکہہ لیا - سرور خان کو جب

خبر ہوئی تو اوسنے عمر خان کو کہلا بہیجا - کہ اسکو گرفتار کرکے ٹانک مین پہونچادیوے - مگر چونکہ ایسی بات کرنے مین ننگ

افغانی نہ رہتا تہا - اسلئے عمر خان نے اوسکو نہ بہیجا - سرور خان نے اسبات سے ناراض ہوکر حکیم خان شادی خیل کو

جو عمر خان کا دشمن تہا بہاگ کر اوسکی پاس چلا گیا تہا - کچھہ روپیہ بطور نذرانہ دیکر بادشاہ افغانستان کے پاس بہیجا

اسواسطے کہ وہ نذرانہ دیکر دیتانیون سے عمر خان کو قتل کرادیوے - حکیم خان نے کابل مین پہونچکر بادشاہ

افغانستان کے حضور نذرانہ پیشکش کرکے بعوض ظلم عمر خان کے قتل کیواسطے استدعا کری - جو بلا تحقیق پذیرا ہوئی -
اون ایام مین وزیر فتح خان کو جو بنون کیطرف جا رہا تہا حکم ہوا کہ وہ عمر خان کو قتل کرادیوی - وزیر
فتح خان نے بنون مین پہونچکر عمر خان کو طلب کیا - عمر خان کو اس حکم کی نتیجہ کی خبر پہلے ہی سے پہونچگئی تہی - وہ پس
و پیش بہی ہو سکتا تہا - مگر اوسنے اس خیال سے کہ مبادا ابہی درانی ظالم اوسکی خویش اقربا کو ایذا دیوین - جانے مین
انکار نکیا - اور چند آدمی لیکر بنون کو روانہ ہوا جب یہہ بنون مین پہونچا - تو اوسکو خبر لگی - کہ وزیر فتح خان کا ماموں
جو اسکا واقف ہے - وہ بہی ساتہہ آیا ہوا ہے - عمر خان وزیر فتح خان کے ماموں کے پاس چلا گیا - اور اپنی سرگذشت عرض کرکے
جسنے اوسکے بچاؤ کا اقرار کرلیا - اگلے دن جب عمر خان نذر لیکر وزیر فتح خان کے حضور حاضر ہوا تو وزیر کے ماموں نے عرض کری
کہ بادشاہوں کو مناسب نہین ہے - کہ نذرانہ لیکر ناحق کسی بیگناہ کو قتل کرادیوین - اور عمر خان کے بچاؤ کی سفارش کری -
وزیر فتح خان نے حسب سفارش ماموں خود بادشاہ افغانستان کو لکہہ بہیجا - کہ روپیہ لیکر ناحق عمر خان کے قتل کرانے
مین بادشاہ کی بدنامی ہے اسلئے شاہ افغانستان سے اپنا حکم منسوخ کرکے اوسکی قتل سے درگذر کی - اور اس غریب کی جان
بچی - عمر خان جب وہان سے جانبر ہوکر دامن مین آیا - تو اوسنے سرور خان سے انتقام لینا چاہا - کیونکہ سرور خان
نے اوسکی ساتہہ ایسا سلوک تو نہین کیا تہا - کہ جو بہول جاتا - اسلئے عمر خان اپنے ہمقوم پیوندہ و برادری وگنڈاپور
امداد جمع کرکے ٹانک پر چڑہ گیا - بمقام ڈیرہ سرور خان اور عمر خان کی فوج مین مقابلہ ہوا - بعد سخت لڑائی کے سرور خان
عمر خان کی فوج کو شکست ہوئی - اور سب میدان جنگ کو چہوڑ کر بہاگ نکلے - اور بہت سا نقصان انکا ہوا - سرور خان
نے جب میانخیل وگنڈاپوروں کی لشکر پر فتح پائی - تو اوسکی حکومت و قوت پہلے سے بہی بڑہ گئی - اور اپنے ہمچشموں میں
بہت سا رسوخ و نام پیدا کرکے ۱۲۵۱ھ بکرم مین اپنی اجل سے مر گیا - اور اللہ داد خان بڑا بیٹا اسکا اپنی باپ کی جگہہ
مختیار و ستار ہوا - اللہ داد خان حکومت کے لایق نتہا - اسکی مسند نشین ہوتے ہی ریاست مین بے انتظامی ہوگئی -
ابہی مختیار و ستار ہوئی اسے ایک ہی سال گذرا تہا - کہ کنور نونہال سنگہ معہ فوج سکہان دامان مین آیا - اور ریاست
کی بے انتظامی کا حال دیکہکر ٹانک پر فوج کشی کری - اللہ داد خان نے اگرچہ مقابلہ کیا - مگر اوسکی سپاہ بمقابلہ

فوج خالصہ سکہان کی کیا نسبت رکہتی تہی - تاب مقابلہ نلا کر تتر بتر ہو گئی - اللہ داد خان معہ قبایل و فرزندان مضرور ہوکر کوہ وزیران مسعود مین چلا گیا - اور فوج خالصہ ٹانک پر قابض ہو گئی - اور کنور نونہال سنگہ نے بعد ضبطی کے علاقہ ٹانک پایندہ خان خواجک زئی و حیات اللہ خان سدوزی اور عاشق محمد خان علیزی کو جاگیر مین بعوض خدمات کے دیدیا - اللہ داد خان بیدخل رئیس قبایل و فرزندان کو علاقہ مسعود مین چہوڑ کر آپ کابل مین امیر دوست محمد خان کے پاس مدد کیواسطے گیا - کہ وہ اپنی فوج ہمراہ دیکر پہر ٹانک پر اوسکا قبضہ کرا دیوے - مگر دوست محمد خان نے بخوف سکہان دینے مدد سے انکار کیا تب وہ مایوس ہوکر پہر مسعود وزیری مین چلا آیا - اور تا دم زیست ٹانک پر حملہ آور ہوتا رہا - پہلے اسنے بمدد وزیران موضع غزہ زی پر حملہ کیا اور غزہ زئی لوگ بہی اگرچہ لڑے - لیکن تاب مقابلہ نلا کر اور نو آدمی کا نقصان اوٹہا کر مجبوراً اونہون نے سرسات دینا منظور کیا - بعدہٗ اللہ داد خان گمبل مین چلا آیا - اور ایکماہ تک اپنا قیام گمبل مین رکہا - اور ارد گرد کے مواضعات مین لوٹ مار کرنی شروع کی - تب ملتانیون نے جنکو علاقہ ٹانک جاگیر مین تہا - وزیرون کو کچھ زر دیکر اس وعدے پر دیا - کہ وہ اللہ داد خان کو ہلاک کرکے فسادات کو رفع کرین - وزیر لوگ پہلے اللہ داد خان کے حامی تہے - مگر جب اونکو روپیہ ملگیا - اللہ داد خان کے قتل پر مستعد ہوکر گمبل پر چڑہ آئی - اللہ داد خان کے ہمراہ بہٹنی اور چند اوسکے خویش برادری کے لوگ تہے - وزیرون اور اللہ داد خان مین لڑائی ہوکر اللہ داد خان نے شکست پائی - اور بعد اوٹہانے نقصان چند آدمیون کے بہاگ کر جنڈولا علاقہ بہٹنی مین چلا گیا - اور اس جگہ آکر اسنے زام ٹانک کے موہنہ مین ایک کوٹ بنایا - اور اپنا قیام کوٹ مین کرکے رعایا کو تکلیف دینی شروع کین اور ہر روز فسادات سے ملک ٹانک کو ویران کر دیا - ورہ زام کی موہنہ مین اللہ داد خان کوٹ بنا کر بمدد تمن بہٹنی ٹانک پر چڑہ آیا - اور ادہر سے ملتانیون کی حمایت پر گولا کورائی و جمال شاہ برادر نادر علیشاہ حملہ روکنے کیلیے آگے بڑہے - بموقعہ بیر کہیہ جو متصل ٹانک ہے سخت لڑائی ہوئی - اس مین اللہ داد خان فتحیاب ہوکر ٹانک مین گہس آیا - اور بازار و شہر کو لوٹ کر تباہ کر دیا - اور دوکانداروں کو جو دولت مند تہے - بمراد وصولی روپیہ گرفتار

سر کر لیا - قلعہ ٹانک پر قابض ہونا چاہتا تہا - مگر ملتانیون کیطرف سے خدا بخش خان قلعہ دار نے جو قلعہ مین
تہا - دخل نہونے دیا اور ادہر سے میان خان گنڈی معہ اپنے تمن کے بحمایت قلعہ دار چڑہ آیا - اللہ داد
گنڈیون کے پہونچنے سے پہلے ٹانک کو چہوڑ کر پہاڑ کی طرف بہاگ گیا - اور جو دو کاندار گرفتار کرکے لیگیا تہا
اونہون کو بعد وصولی کسیقدر روپیہ کی چہوڑ دیا - دوسری دفعہ اللہ داد خان نے راتون رات پہر ٹانک پر
حملہ کیا - اور شہر کے اندر داخل ہوکر لوٹ مچادی - اس دفعہ خدا بخش خان قلعہ دار کا بیٹا اسکی ہاتہہ مین آگیا
اللہ داد خان نے کہلا بہیجا - کہ وہ قلعہ چہوڑ دیوے - ورنہ اوسکی بیٹے کو جو گرفتار ہے ہلاک کردیا جاویگا - خدا بخش خان
نے باوجود اسکے بہی کہ یہہ معاملہ نہایت سخت جگر گداز تہا - کچہ خیال نہ کیا - اور قلعہ کو ہاتہہ سے نہ چہوڑا - کیونکہ اوسکو
اسکے قول و فعل پر عتبار نہ تہا - اللہ داد خان بسبب ہاتہہ آنے قلعہ کے بعد کشت و خون و لوٹ کہسوٹ کے پہاڑ کو
چلا گیا - اور جاتے وقت قلعہ دار کے بیٹے کو جو اسکے پاس گرفتار تہا - قلعہ کے سامنے قتل کردیا - دہانہ زام مین
پہونچکر اور ایک بند لگوا کر اسنے پانی زام کا گوارہ کیطرف چہوڑ دیا - اوسوقت فصل ربیع جو خوشہ لانی
والی تہی - بالکل خراب ویران ہوگئی - تیسری دفعہ وزیرون کو بہی لوٹ کی طمع دیکر ساتہہ لیا - اور معہ ان
وزیری کی قلعہ ٹانک چہڑانے کی خاطر چڑہ آیا - مگر چونکہ پہلے فسادات کی باعث اسوقت قلعہ و شہر کے حفاظت
زیادہ ہو رہی تہی - جب اللہ داد خان نے دروازہ شہر پر پہونچکر آگ لگوانی و اوڑانے کا قصد کیا - پٹہانون
نے قلعہ سے نکلکر خوب مقابلہ کیا - اور بہت سے پٹہان وزیر مارے گئے - اللہ داد خان جان بچاکر پہاڑ کو بہاگ گیا - بعد
اسکے پہر اسنے کبہی ٹانک پر حملہ نکیا - لیکن مواضعات مین لوٹ کہسوٹ کرتا رہا - سمت ۱۸۹۱ بکرم مین جب فتح خان
ٹوانہ وہان کا حاکم ہوا - تو اوسنے اپنے خیال کہ اللہ داد خان کو مروا کر ابتری جو ٹانک مین پہیل رہی ہے - رفع
کری - اللہ داد خان سے خط کتابت شروع کی - اور یہہ امید دی - کہ اگر وہ اوسکی پاس ٹانک مین چلا آویگا - تو دربار
لاہور سے حکومت ٹانک کی سفارش کیجاویگی - اللہ داد خان کو اگرچہ حکومت ٹانک نزدیوانہ پن کر رکہا تہا -
اور ممکن تہا - کہ ٹوانہ فتح خان کے اس تحریر پر بہول جاوے - مگر چونکہ اوسکو اپنے اعمال و حرکات پر کامل یقین تہا

کہ اسکی ساتھہ کسی حالت مین سلوک نہوگا - اسلئے اوسنے اپنی دل کی آگ کو دل مین ضبط کرکے ٹوانہ کی تحریر پر کچھ خیال
نکیا - اور سمت ۱۹ بکرم مین قلعہ زام کی اندر جان بحق تسلیم ہوا - بعض کہتے ہین - کہ اللہ داد خان کو ٹوانونے زہر دلواکر ہلاک
قوم نہنی مروادیا ہے - اللہ داد خان باوصفیکہ حکومت ٹانک کی اوسکی ہاتھہ سے نکل گئی تھی - اور وہ سخت افلاس مین پڑا
تھا - مگر تاہم اوسنے اپنی امید کو ہاتھہ سے نہ دیا - اگرچہ اوسکی قوت بمقابلہ دشمن قوی دست کے کچھہ نسبت نہ رکھتی تھی - مگر تاہم وہ
حملہ لاتا رہتا اور نقصان کرتا رہا - آخر اسقدر واقعہ (کہ ملتانی لوگ جو اوسکی دشمن تھی مغلوب ہوکر ٹوانہ کا دخل ہوگیا) دیکھکر
اپنی امیدون کی ناکام مرا - اللہ داد خان کی وفات کی بعد پسر اوسکا محمد شاہ نواز خان جو ولیعہد تھا - ٹوانہ کی پاس چلا
آیا - مگر چونکہ اللہ داد خان کی وفات کی تھوڑی دنون بعد ٹوانہ کی حکومت اوٹھکر پھر ٹانک پر ملتانیون کا دخل ہوگیا تھا
اور لاہور مین بعد جنگ اول رزیڈنسی قایم ہوگئی تھی - محمد شاہ نواز خان بمراد فریاد لاہور مین چلا گیا - اور کرنیل سر ہربرٹ
ایڈورڈس صاحب کی حضور مین جو اوسوقت لاہور کی اسسٹنٹ رزیڈنٹ تھے - مشرف ہوا - جب صاحب ممدوح شیخ
امام الدین سی کشمیر لینے کیواسطے گئے - اور پھر بعد دخیابی مہاراجہ گلاب سنگھ مراجعت کرکے لاہور مین آگئے - اور پھر لاہور
سے بنون و ٹانک کیطرف دورہ کرکے پھر لاہور مین رونق افروز ہوئے - ہمرکاب پھرتا رہا - پھر جب صاحب ممدوح دوسری
دفعہ بنون و ٹانک تشریف لیگئے - تو اونہون نے بلحاظ استحقاق موروثیت ٹانک کی حکومت شاہ نواز خان کو عطا فرما دے
اور پہلا اوری خدمات وخیر خواہی وحسن عقیدت کا اقرار لیا گیا اور بعد بصلہ خدمات سرحد کے متعلقہ ٹانک سا و غدر سنہ ۱۸۵۷ع
خطاب نوابی سرکار سے عطا ہوا - تا سنہ ۱۸۶۳ع نواب صاحب انتظام سرحد و علاقہ باختیار خود کرتے رہے - مگر بسبب
وقوع جرایم شدید ثابت ہوگیا - کہ نواب صاحب سے بدرستی انتظام نہین ہوسکتا - اسلئے گورنمنٹ نے اوسکو انتظامات کے
تعلقات سے علیحدہ کردیا - اور بصلہ خدمات نمک حلالی معہ ممالک محصولہ جاگیر عطا فرمائی - اب نواب صاحب لاہور مین مقیم ہین
اور ٹانک کا انتظام حکام ضلع کی سپرد ہین ہے

میانخیل شاخ لوحانی - میانخیل کی دخل دراہن کا حال اوپر آچکا ہے - جب میانخیل معہ بوندہ مخیار
علاقہ دراہن پر قابض ہوئے تو اول خان شاخ موسی زئی جو زبردست و مستعد آدمی تھا - اوسکی قوم کے

خان کے ماتحت رہنا چاہتا تھا۔ اُنہی تمن موسی زئی کے اتفاق سے علاقہ موسی زئی اپنے واسطے جدا کر لیا۔ اور بعد دخلیابی کے
آپ موسیٰ زئی کا خان ہوا۔ چونکہ انسے اپنے ہوشیاری سے تمن کو زیادہ حقیت لیدی تھی اسلئے تمن نے ½ کل حقیت کا
بعوض خرچ ذاتی و چونک کے اوسکو دیدیا۔ جسکو آجتک ہر ایک خان جو بعد ایکدوسری کے ہوتا رہا ہے۔ بر قسم سرداری
اپنی تصرف مین رکہتا ہے۔ چنانچہ فی الحال امیر عالم خان تاجوخیل خان ہے۔ موسیٰ زئی الگ ہوکر باقی میانخیل جو
زیر تحت خان سید خیلان کے علاقہ دراہن پر رہی تہی۔ اونہون نے اول آیسو دو گہوڑہ کیواسطے جو تمن سے جنگ کے
واسطے مقرر ہوئی تہی۔ حقیت مشترکہ سے پانی و رقبہ علیحدہ کرکے باقی کو بروی مردم شماری تقسیم کیا۔ اور کل پانی
و زمین حسب ذیل ۱/تندولی ۲/دچولی مفروض کرکے ۳/بہ نصف کا پانی و زمین پیوندہ سمجتیا۔ کو جنہون نے

معہ نلہ و ر — لعل شاہ

مدد دی تہی۔ دیدیا۔ باقی بر حسب حصص ہر ایک قوم قابض ہوئے۔ موسیٰ زئی کا علاقہ جو خان موسیٰ زئی پہلے
جدا کر لیا تہا۔ اوس مین سے گہوڑہ اونکی جدا تہے۔ گو یا کل میانخیلی کا الاعدہ تہا۔

پہلے یہہ تمن اپنی علاقہ مین خود مختیار تہا۔ کسی حکومت کے متعلق نہتا۔ جب کبہی اتفاق لڑائی بیرونی و سرحدی تمنون سے
پڑتا تہا۔ تو خان باتفاق ملکان جو شاخ شاخ کا جدا جدا ہوتا تہا۔ انتظام کرتا تہا۔ اوسوقت الاعدے گہوڑے دال
جنکو پانی و زمین ملتا تہا۔ خان کے پاس حاضر ہوجاتے تہے۔ اور نیز تمن۔ لڑائیکے واسطے ملکان ہوشیار سے چند آدمی
چل بتی مقرر ہوکر ہر ایک کی ماتحت بقدر مناسب فوج متعین کردیجاتی تہی۔ جسکو وہ اپنی عقلمندی سے لڑاتا تہا۔ خان کا
کام لڑائی مین تمام سپاہیون کی خدمات کا ملاحظہ کرنا اور انتظام ہوتا تہا۔ چنانچہ اس تمن کو اکثر لڑائیون کا اتفاق ہوا۔
ایکدفعہ نصرت خان بلوچ ہوت سے دو دفعہ نواب ڈیرہ ذکران لڑائیون کا تواریخ ہوت و نواب مین درج ہے۔ علاقہ
میانخیلی کی حد شمالاً گنڈاپور اور جنوباً بابر غرباً سیرانی شرقاً بلوچ ہوت سے ملتے تہے۔ ایکی ساتہہ ہی بڑی ہوتی تہے
اول گنڈاپورون پر میانخیلون نے سرداری نور خان خان تمن لشکر کشی کی۔ اور دونون تمنون مین سخت لڑائی
ہوئی۔ اس لڑائی مین گنڈاپور فتحیاب ہوئی۔ اور میانخیل شکست کہا کر بہاگ آئے۔ اور عبد الرحیم خان سر

نور خان

نور خان نے اسپات کو شکست دی جس مین اکثر بیت سالنگر
نور خان خان متن وبہت سی دیگر میا خیل اس لڑائی مین کام آئے - نور خان نے اسپاتکو شکست دی جس مین اکثر بیت سالنگر
پوندگان خراسان وبلوچکی رخاص متن کا ایکر انتقام کیواسطے روہڑی گنڈاپور کا محاصرہ کرکی اونکو تنگ کردیا
آخر گنڈاپور تاب مقابلہ نہ لاکر خان زمان کتی خیل سی بتجی صلح ہوئے - خان زمان نے بموجب دستور افغانی درمیان
اگر اسطرح پر صلح کرادی - کہ میاخیل روہڑے علاقہ گنڈاپور کو آگ لگا دیوین - اور گنڈاپور ایکسال تک جلا
وطن رکہ پہر اپنے علاقہ مین آدین - چنانچہ اسپاتکو میاخیلون کی اوس نے بہی مان لیا - گنڈاپور روہڑی
چہوڑکر مروت کے ملک مین چلے گئے - اور میاخیلون نے روہڑی کو آگ لگاکر مکانات گنڈاپوری ویران کردئے
حسب شرائط ایکسال کے بعد گنڈاپور پہر آکر روہڑی مین آباد ہوئے - اگرچہ پہر بہی کوٹ ظفر ودلیداد کی نہر جو
فی الحال گنڈاپوروں کی متن مین ہین - جہگڑا کہڑا ہوتا رہا - مگر پہر ایسا جنگ دونوں دشمنون مین کبہی نہین
ہوا - جنوبی طرف موسیٰ زئی میاخیلون کے بابڑون سے حدمتی تہی - جنکو خان زمان کتی خیل نے نوحانی کی مشترک
ملکیت سے ملک دیدیا تہا - موسیٰ زئیون کا خان چاہتا تہا - کہ بابڑون کو اونکی علاقہ سے بیدخل کردیوین - اسلئے باہم
فساد رہتا تہا - مگر چونکہ موسیٰ زئی میاخیلون کا متن تہوڑا تہا - اسلئے وہ بابڑون پر فتحیاب نہوسکتے تہے - زام چودہوان
پانی جو دونوں تمنون کا مشترک تہا جسکو ہر ایک اپنی طرف لیجاتا تہا - اس اثنا مین موسیٰ زئیون کی خوش
نصیبی سے بابڑون کے باہم ناچاقی ہوگئی - غرہ زئی بابڑون کے ہاتہ سے حسب مسعود خیل بابڑ تنگ آکر دہوا مین جا بسے -
تو اوسوقت موسیٰ زئیون کی کامیابی کی صورت ہوگئی - چنانچہ اسپاتکو موسیٰ زئیون نے نعمت غیر مترقبہ
سمجہکر چودہوان کا محاصرہ کرلیا - بعد قلیل لڑائی کے غرہ زئی بابڑ چودہوان چہوڑکر بہاگ گئے - اور موسیٰ زئیون
نے قبضہ کرلیا - مگر جب بابڑون کے گہر مین صلح ہوگئی - اور اونکی خوش قسمتی سے شاہزادہ سکندر معہ امین الملک
بابڑ وزیر اس ملک مین آیا - تو بابڑون نے بمدد امین الملک بابڑ ہمقوم خود موسیٰ زئیون کو اپنے علاقہ سے خارج
کرکے قبضہ کرلیا - بلکہ بموجب سند مورخہ ۱۱ جمادی الثانی [illegible] ہجری شاہزادہ سکندر کل زام بابڑون کو ملگئی
شاہزادہ سلطان سکندر جبتک کہ اس ملک مین تہا - موسیٰ زئی لوگ خاموش تہے - مگر خراسان جانے پر پہر آمادہ

پیکار ہوگئے

پیکار ہوگئی - اور اپنے زور سے پہر اپنے حصہ کا پانی لیلیا - اور بعد قبضہ حصہ غیرت خان خان موسی زئی نے
اسپر بہی قانع نہ ہوکر بمعیت تمن خود چودہوان کا محاصرہ کرلیا - مگر لڑائی ہوکر نتیجہ برعکس ظاہر ہوا - موسی زئی کو
شکست ہوئی - اور غیرت خان خان موسی زئی جو بڑا ہوشیار و مستعد آدمی تہا - اس لڑائی مین بابڑون
کے ہاتہہ سے مارا گیا - اب بجائے لینے کے موسی زئیون کو دینا پڑا - بابڑون نے جب دیکہا - کہ موسی زئیون کا
ہوشیار خان مارا گیا ہے - وہ موسی زئی کے قبضہ کرنیکے واسطے چڑہ آئے - بجائے خان متوفی کے جو خان ہوا
وہ چندان مستعد نہ تہا - اسلئے موسی زئیون نے بابڑون کے ہاتہہ سے بچاؤ کی صورت نہ دیکہکر عمر خان خان میانخیل
سے استمداد یا اسیری یعنی گذارہ خانی کی باقی سے چہارم دیکر مدد لی - اور شرط یہہ ہوئی - کہ عمر خان غیر متعلق
کا پورا اور بابڑون کو زور سے بیدخل کرکے حصہ سے مستفید ہوئے - عمر خان آدمی عقلمند تہا - اوسنے دیکہا - کہ
بابڑون سے انتقام لینے مین جلدی ہوئی - تو موسی زئی چہارم پر اوسکا قبضہ نہ ہونے دینگے - اور دوسرا یہہ - کہ پہلے
یہہ لوگ زبردستی میانخیلون کے خان کے ماتحتی سے الگ ہوگئے تہے - اب پہر اوسکا کسیقدر دخل ہوا ہے - اسلئے کوٹ
شاہ عالم مین کوٹ بناکر مہٹی لڑائی شروع کردی - اور چودہوان کے محاصرہ مین کماحقہ سعی نکری - بلکہ بحالت
عین محاصرہ کے جبکہ بابڑ تنگ آرہے تہے - عمر خان کے لشکر کو شکست ہوگئی - میانخیل لوگ درابن کیطرف بہاگ گئے -
جب موسی زئیون نے دیکہا - کہ عمر خان کی مدد اونکے واسطے مفید نہین - بلکہ وہ اونکی تمن پر دخل جمانے کیلئے
مستعد ہے اسلئے اونہون نے اپنی طرف سے شیخ محمد رضا کو واسطے واپسی حصہ وکیل مقرر کیا - اسوقت عمر خان جو
زبردست تہا - مدد زئیون کے فریب سے مرچکا تہا - محمد عظیم خان بیٹا ہمت اپنی باپ کی جگہ خان تہا - محمد رضا
بامانت نواب شیخ امام الدین صوبہ دار - جو ہمراہ کنور نونہال سنگہ کے آیا تہا - محمد عظیم خان سے چہارم واپس
کرکے اپنا قبضہ کرلیا - صرف قدری حصہ عظیم خان کے پاس رہ گئے -
مشرقی سرحد علاقہ ملحقہ ہوت و حاکمان ڈیرہ سے جو جو جنگ ہوئی - اونکا ذکر تواریخ ہوت و سدوزئیون مین
درج ہے غربی طرف سے میانخیلون کے شیرانی کے تمن سے بدی رہی ہے - جو اپنی علاقہ پہاڑ سے تاخت لاکر انکے

علاقہ مین

کارروائی کیوقت جو دیوان لکھی مل دیوان دیوبند اس
علاقہ مین لوٹ مار کرتے تھے۔ سکھون کے عہد مین دیوان دیوبند اس کا کاردار تھا۔ شیرانیون نے زور ابن پر تاخت لاکر قصبہ کو لوٹ لیا۔ اور میانخیلون نے
ناظم دامان کے ہاتھہ سے کاردار تہا۔ شیرانی آئی قصبہ لوٹ سے بچگیا۔ الا
جو تاخت روکنے کیواسطے بھیری تھی شکست کہائی۔ دوسری دفعہ پھر شیرانیون کے ہاتھہ سے مقتول ہوئے چنانچہ
بوقت واپسی گرہ جات ملحقہ کو لوٹ کر لیگئے۔ اور بہت سے آدمی شیرانیون کے ہاتھہ سے مقتول ہوئے
اب تک شیرانیون کے ساتھہ پرانی بدی چلی آتی ہے۔
احمد شاہ ابدالی بادشاہ درانی نے میانخیلون کی آزادگی چہین کر ہندوستان ذخیرہ مین سوار
نوکری لینی شروع کری۔ اور چھ سوار سنگا سہ ہندوستان مین خدمات بجالاتے رہے۔ جب احمد شاہ و
تیمور شاہ کی وفات کے بعد زمان شاہ درانی بادشاہ ہوا تو اوسنے نوکری سواران موقوف کر کے گیارہ ہزار روپیہ
تاوان تمن پر مقرر کیا۔ یہہ روپیہ خان تمن بلا لحاظ مالک و غیر مالک حسب حیثیت وصول کر کے حاکم وقت کو
دیتا تہا۔ اور اسیطرح للعشہ اپنی خرچ کیواسطے وصول کر لیتا تہا۔ جب نواب محمد خان کی عملداری آئی تو
تو اوس مین وہ ہی پرانہ طریق جاری رہا۔ لیکن سکھو نکے عہد مین بجائے نقد تاوان کے ½ حصہ بٹائی ہو گئے
اور خان کیواسطے آمدنی سرکار سے ایکہزار روپیہ سالانہ پنشن مقرر ہوا۔

ضمن نہم تاریخی حال قوم خیسور

قوم خیسور

اعلی مورث

- خیسور
  - علی
    - اسمعیل
      - نلزی
        - خورجی
        - ساگی
        - داودخیل
        - خانوخیل
      - نیلاروخیل
        - سرمدخیل
        - حسنیخیل
        - اندرخیل
        - پاسنی
        - سنبدخیل

شجرہ لودہی

- حسن خیل خان
- شکلی
- ملاخیل

خیسور لوگ اپنے آپ کو لودی کے ساتھہ شامل کرتے ہین۔ بعض کا قول ہے کہ شاہ حسین کے قبیلہ مہی سے خیسور پیدا ہوا تھا۔ خیسور

لودی کا سوتیلا بہائی تہا - اوس سے خیسور کی قوم چلے ہے - مگر حیات افغانی ہین کوئی شاخ لودی کی خیسور کے نام سے نہین ہے - اور اوس مین یہی کا ایک بیٹا سروانی لکہا ہے جس سے خیسوران - پہلے خیسور لوگ ٹانک پر قابض و متصرف تہے - مگر جب ہمایون بادشاہ نے جو شیر شاہ کے ہاتہ سے بیدخل ہوکر پہر دوبارہ ہندوستان پر مسلط ہوا - تو اوسنے کل شیپہ ہائے گنگی خیسور و ٹپرگی وغیرہ پر بسبب دشمنی شیر شاہ زیادتی و خفگی شروع کی - بادشاہ کی خفگی دیکہکر قوم لوحانی نے تمام اقوام مغلوب الغضب پر چڑہائی کرکے بعد بیدخلی اونکی مقبوضات پر قبضہ کرلیا - اوسوقت قوم خیسور نے اسموقعہ پر کہ جہان اب مواضعات رحمانی خیل و عطا محمد و کئی خیل ہین - بعد بیدخلی قوم جٹ موا اگ اصل مالکان قبضہ کرلیا - قبضہ کیوقت شیپہ ہائے لودی متذکرہ بالا بہی خیسورون کے ساتہہ شریک نہین سوائے علاقہ رحمانی خیل وغیرہ مذکور کے باقی علاقہ جو اب تمن خیسور کے قبضہ مین ہے - خان خیل پٹہانون کا تہا - اوسپر تمن خیسور و شیپہ ہائے لودی متذکرہ نے عیسی خیلون کی مدد لیکر توڑہ گیا - اور بعد بیدخلی کے اپنا قبضہ کرلیا - اب حدود علاقہ خیسوران مشرق علاقہ مروت جنوب معہ نوانی وغیرہ مواضعات تحصیل جنوب شمال] سے ملحق ہے - پہلے خیسور لوگ بہی آزاد تہے - احمد شاہ درانی کیوقت آن سے بہی سوار ہنگامہ ہندوستان کیواسطے لیگئے اور بہر زمان شاہ کے عہد مین ایکہزار نقد مقرر ہوکر ایا سوار اونکا موقوف ہوا - نواب محمد خان کیوقت جب خیسورون نے بغاوت اور مقابلہ ہوئی - تو پہر تاوان بدستور دیگئے - اس قوم مین بونشہ و پنیالہ محمد جبل سیانوالی خادم حسین خان و سرفراز خان خوانین ایکہزار روپیہ پنشن سالانہ سرکار سے پاتے رہین -

ضمن ہفتم تاریخی حال
قوم بلچ خیل

مورث اعلی

- بلچ خیل
  - احمد
    - ملت
      - ازبیہ خیل
      - ملانہ
      - محمد
      - منصور خیل
      - سادی خیل
      - سرائی خیل
    - دولت
      - سرکی خیل
      - حسن خیل
      - دبٹری
      - محمود خیل
      - مین خیل
      - مدہ خیل
      - متے خیل

اس قوم کے لوگ کبہی اپنے آپکو لوحانی سے کبہی دولت خیلون سے کہلاتے ہین - کبہی ذریات سروانی سے - الا دیگر پٹہان لوگ بلچ خیلون کو قوم پٹہان سے نہین گنتے - مولف مخزن افغانی نے بہی اس قوم کو پٹہانون کے سلسلہ سے علیحدہ رکہا ہے - }

حیران

حسب صراحت متذکرہ تمن خیسور تک
حسب بیان قوم بلچ - یہہ لوگ پہلے ٹانک مین ہتے تہے - مگر جب تمن لوحانی نے
قبضہ کر لیا - تو اوس بلچ خیلون نے بموقعہ ہم لارگی جو تا حال اُنکی علاقہ مین ہے سکونت اختیار کی - چند مدت تک
تمن بلچ خیل بے خلش آباد رہا - بعدش ایک عورت کے سبب قوم مروت سے بدی ہوگئی - حال اوسکا اسطرح
کہ بلچ خیلون مین ایک دختر صاحب جمال جسکی لطافت حسن کی شہرت تمنہا کی محلہ مین تہی - اپنی غرور حسن سے شادی
نکرتی تہی - اور اوسکی تعریف حسن سنکر ہر ایک مشتاق دیدار دخواہان نکاح تہا لیکن بسبب بدی لپتو کے کوئی
نکر سکتا تہا - سب سے زیادہ فریفتہ و عاشق زار اوس محبوبہ کا خان مورت تہا - جو بہت سی سعی واسطے نکاح کی
کرتا تہا - جب اوس عاشق زار کو تاب تحمل نرہی - تو ایک دن بہ بہانہ شکار اپنی محبوب کی دیدار کو ایا - اگر
بلحاظ پردہ داری لپتو اوسکا گہر مین دخل ناممکن تھا - مگر اوس
روز مردان خانگی سے کوئی گہر نتہا - اوس دیوانہ عشق نے فرصت کو غنیمت سمجہکر بلا لحاظ ننگ افغانی اوس گہر مین
جہان وہ ماہتاب حسن تہی - اگر کان سے نقاب رخ دلدار اوٹہا کر دیدار سے دل کی آگ سرد کی اس حرکت سے اوس نازنین
نے خفا ہو کر واویلا کیا - تمن بلچ سے چند مردان نے بمجرد اسکی خان مروت کو معہ دو کس اوسکی ہمراہیان کے بجرم دیدار
اوس ماہرو بر گرفتار کیا - یعنی ہر سہ مردان کو جان سے مار ڈالا - جب تمن مروت کو اسبات کی اطلاع ہوئی - تو وہ لوگ
پور کیواسطے جمع ہو کر تمن بلچ خیل پر چڑہ آئے چونکہ اوس بلچ کم اور مروت زیادہ تہے - اسلئے خوف سے علاقہ چہوڑ کر
تہل مین چلگئے - بعد چلے جانے بلچ کے یکقدر عرصہ بعد تمن مروت نے تین آدمی قوم لوہار وغیرہ رعایا تمن بلچ کے
جو پیچہے رہگئے تہے - قتل کر دئے - تب پور برابر ہو کر درمیان ہر دو تمن کے صلح ہوگئی - اور تمن بلچ موضع بہلا
علاقہ میانوالی سے اگر پہر اپنی علاقہ پر قابض ہوگئی - بلچ خیل پٹہانون فقیر خاندان مشہور ہین - حاجی بلچ
واحمد ملانہ و اللہ داد سہ کس بزرگ جنکی لوگ معتقد ہین - اسی قوم سے ہوئے ہین - بلحاظ خاندان فقیری کے
پٹہان لوگ انکی عزت زیادہ کرتے ہین - اسلئے یہہ تمن فسادات و بدی تمن ہائے ملحقہ سے آزاد رہا ہے پہلے عملداریون مین
بلچ خیل ہی آزاد تہی - اور کسی حاکم کو تاوان و خراج نہین دیتے تہے - مگر جب نواب محمد خان کیوقت بلچ خیل خیسور دینے

تو باہم ارکان میں اختلاف ہوگیا۔ آخر کو
جب عہد ختم ہوکر پھر نئی عہد کی نوبت پہونچی۔
اوسکو امرور عہد حصہ ملتا تھا۔ عملداری سرکار میں جب عہد ختم ہوکر ... کنڈی کے پہلی اپنی علاقہ میں خود مختیار ہوکر رہنے لگے
اوسکو امرور عہد حصہ ملتا تھا۔ عملداری سرکار مین ... لوگ سرور خان کنڈی خیل کے عہد کے پہلی اپنی علاقہ مین خود مختیار ہوکر رہنے لگے
قابض تھا۔ بلالحاظ کسی حقوق کے اپنے مقبوضہ کا مالک بنگیا۔ کنڈی لوگ سرور خان کی زمین ہے، جنہی پرادو نکی جدی کو اور
مگر جب پھر دوبارہ لشکر بھیجکر اونکو مغلوب کیا۔ تب تمام ملک کی ماتحت ہوگئے۔ کل علاقہ کنڈی مین دو قسم کی زمین ہے۔ تو اوسوقت تمن ذکل حقیقت مُشترکہ
پرادو پستو مین زرخرید کو بوٹی مین کہتے ہین۔ کہ جب کنڈیون کو سرور خان سے لڑنیکا اتفاق ہوا۔ تو اوسوقت تمن کل حقیقت مشترکہ
ایک ٹکرہ زمین واسطے خرچ جنگ کے بیچا۔ اسلئے اوسکا نام پرادو ہوگیا۔ جنگ سرور خان کے بعد میانخان کنڈی شادمان خیل نے درمیان مین
آکر ان کی صلح سرور خان کے ساتھ کرادی تھی۔ اسلئے اوسکو دیہات کنڈلیسی کا حق سرداری ملنا شروع ہوا۔ جو اینکے اوسکی اولاد میں چلی
آتی ہے۔ کنڈیون میانخیل کے اولاد خان خیل ہے۔ لیکن آجکل محمد عظیم خان نے بصلہ خدمات سرحدی زیادہ عزت حاصل کی ہے۔ اسکو دربار مین کرسی ملتی
اور بسبب خدمات سرکاریکی نیکنام ہے۔

مضمون دوازدہم تاریخی حال۔ قوم بابڑ

مورث اعلیٰ بابڑ

- نوح زی
  - کمال خیل
  - سنگل زی
  - سکرزی
  - صفوری
  - یاسین زئی
  - سرباری
  - خدرزی
- مسعود خیل
  - بادن زی
  - احمد خیل
  - موسیٰ زی
  - مردان خیل
- براہیم خیل

بموجب بیان قوم بابڑ کے۔ بابڑ شرہ بن کا جسکی نسل سے ابدالی و بارگزی پٹھانون کی بادشاہ ہوگئے ہین۔ پوتا تھا۔ حیات افغانی
مین بابڑ بن شیرانی یعنی شرہ بن کا پڑپوتا لکھا ہے۔ بابڑونکا اصل وطن علاقہ غیر مین شیرانی کی غربی سمت واقعہ ہے۔ وہان سے بزرگ
ان بابڑون کے بطور پوندگان اس ملک مین آئے۔ اور خان زمان کنڈی خیل سے اونکو بصلہ امداد جنگ مروت جسکا حال تاریخ لوحانیہ مین
مفصل درج ہے۔ علاقہ چودہوان کی ملکیت حاصل ہوئے۔ باڑون نے چودہوان پر قابض ہوکر پہلے پانسو سوار زمین پر باچھ کرکر
اوسکی گذارہ کیواسطے زمین دچولی پانی رام حقیت مشترکہ تمن سے علیحدہ کیا۔ اور باقی کے حصص شمار نفری مقرر کرکے بعد اسکے
بیشی نفری نوح زی و مسعود خیل کے نام پر دو پتیان بحصہ برابر مقرر کرین۔ لیکن آبادی کیواسطے یہ انتظام کیا۔ کہ زمین کی کاشت
رود کوہی کے پانی سے ہو۔ جو غیر آباد رہجاوے۔ اور وقت پر سیراب نہ ہو۔ اوس مین کالہ پانی لگایا جاوے۔

اس انتظام نے کالہ پانی وزمین وال کی حسبدا جدا دو گروہ کردئے ۔ یعنے پانی وزمین
دو حقیقت مختلف قسم کی سمجھی گئی ۔ تب سے زمین الگ فروخت ہوتی ہے ۔ اور پانی الگ ۔ خاصکر کوئی زمین پانی کی نہین
صرف پانی والی غیر آباد یا اوس زمین پر جسکا وقت کاشت گذر گیا ہو ۔ بلا دینے حق مالکانہ وغیرہ کے اپنا پانی لگا کر اوسکی
کاشت کر لیتے ہین جب مسعود خیل وغرہ زی مین حصص مقرر ہوگئی ۔ تو براہم خیل باوجود غیر علاقہ سے اگر دعویدار اپنے حصے کے
ہوئے مگر چونکہ اوسوقت حصص مقرر ہو چکے تھے اسلئے مسعود خیلون نے دینے حصہ سے انکار کیا ۔ لیکن غرہ زیون نے بہ
اپنی خوشی سے دیکر اونکو اپنے ساتھ شامل کر لیا ۔ بابڑون کے علاقہ چودہوان پر قابض ہونے ہی تنہائی لمحہ سے بدی ہو گئی
شمالاً تمن میانخیل سے ۔ جنوباً بلوچ ۔ اور غرباً تمن شیرانی سے ۔ میانخیلون کے ساتھہ جو جو تمنی جنگ ہوتی رہی ہین
ذکر اونکا تمن لوحانی میانخیل مین مفصل درج ہے الا جنوبی طرف بلوچون سے بدی کا یہہ موجب تہا ۔ کہ بابڑ بلوچون کو
بیدخل کرنا چاہتے تہے ۔ اوسوقت بلوچان ساری کا تمندار لنگر خان کوٹ لنگر خان ہین جو اوسیکا اپنے نام پر بنوایا
ہوا ۔ رہتا تہا ۔ اب اگرچہ کوٹ کا نشان بہی نہین ۔ لیکن رود وہیری کی جنوبی مین اب تک لنگ کوٹ کے نام سے
مشہور ہے ۔ آخر دونون تمنون کی لڑائی بموقعہ سوراہیل جو چودہوان کے متصل ہے ہو کر بلوچون کو تمن کو شکست
ہوئی ۔ وہ اپنی مقبوضات چھوڑ کر رود ڈرابک کے جنوب کیطرف چلے گئے ۔ اور بابڑون نے تا ڈرابک اپنا قبضہ کر لیا ۔
کہتے ہین ۔ اول اوس موقعہ کا نام جس جگہ بلوچ اور بابڑون مین جنگ ہوا تہا ۔ سوراہیل تہا بعد جنگ کے یہہ
نام مشہور ہوا ہے ۔ سور پشتو مین سُرخ کو اور ہیل پال بہنے نہر کو کہتے ہین مجموعہ سے نتیجہ ۔ (خون کی ندی) نکلا ہے ۔ مدت تک
پہر بلوچ و بابڑون کا بنہ رود ڈرابک رہا ۔ مگر احمد شاہ دُرانی کے عہد مین جب قوم اوستریانہ نے خراسان سے آکر
اول پہاڑ مین بموقعہ کوہی بہار او غیرہ قبضہ جمایا ۔ اور پہر بلوچون پر غالب ہو کر بعد بیدخلی اونکے مقبوضات پر
قابض ہوئے ۔ تو اوسوقت بابڑون و اوستریانون مین رود ڈرابک بنہ مقرر ہوا ۔ بابڑ لوگ ہمیشہ بلوچون پر
رعب و داب رکہتے تہے ۔ اب اونکے قائم مقام جب ہمسری کا دم بہرنے لگے ۔ تو بابڑون کے دل مین نہایت رنج
ہوا ۔ اس اثنا مین جب اوستریانون نے بابڑون کے علاقہ سے ایک گہوڑی کی چوری کی ۔ تو باہم ہر دو تمنون
بڑی ا

رقبہ گوجی واقعہ چودہوان مین سر
ہدی ہوکر ساحت دفعہ لڑائی ہوئی - پہلے لڑائی دالہبری کے کنارہ دوسری
منصل کڑی ہموزی اسمین باٹڑون ڈکڑی ہموزی کو لوٹ لیا - اور اللہ یار خان خان اوسترانہ کا بیٹا
وبرادرزادہ اس لڑائی مین باٹڑون کے ہاتہہ سے مقتول ہوئے - چوتہہ لڑائی پہر کڑی مین ہوئی - چہٹی کنارہ
رود رمک ہے ساتوین دہانہ زام چودہوان مین - موخرالذکر لڑائی نہایت سخت ہوئی ہے - بشارت خان خان
اوسترانہ کل تمن کی جمعیت سے درہ کے راستہ درہ زام مین چلا آیا - اور آتے ہی اوسترانیون نے پانی زام کا کاٹکر
سیانخیلون کیطرف چہوڑ دیا - پندرہ روز تک زمینات خشک رہین - آخر باٹڑ لوگ تاب تحمل نہ لاکر واسطے روکنے پانی
ولڑائی اوسترانہ کے روانہ ہوئے - متصل درہ زام دونون تمنون مین سخت لڑائی ہوئی - اسمین باٹڑون کو
شکست ہوئی - اور وہ بہت سا نقصان اوٹھاکر چودہوان کیطرف بہاگ گئے - کہتے ہین کہ اس لڑائی مین جسقدر
باٹڑون کے آدمی قتل ہوئے - اونکی اوٹھانے و دفنانے مین تمن کے تین دن صرف ہوئے - اس لڑائی کے بعد باٹڑ
ایسے خائف ہوئے کہ اوسترانیون نے رود رمک سے لیکر تا جنوبی کنارہ درہ سیرن علاقہ باٹڑ پر اپنا قبضہ کرلیا - جو آجتک
اوسترانہ کے تمن کے ساتھ اونکا بنہ چلا آتا ہے - غربی سرحد پر باٹڑون و نسیرانیون مین کبہی سخت جنگ نہین ہوئی -
جب کبہی نسیرانی پہاڑ سے نکل مال مار لیجاتے رہے - تو باٹڑ واپسی کے واسطے اونکا تعاقب کرتے رہے بعض دفعہ کامیاب ہوئے
اکثر دفعہ وہ مال لیگئے -

باٹڑ لوگ پہلے آزاد تہے - لیکن احمد شاہ درانی کیوقت اُن سے ہنگامہ ہندوستان کیواسطے سو سوار کی نوکری لیگئی -
یہہ سوار بادشاہی لشکر کے ساتہہ ہنگامہ ہندوستان مین خدمات دیتے رہے - زمان شاہ کے عہد مین بجائے نوکری
سواران کے پانچہزار روپیہ محمود شاہی مقرر ہوا - مگر یہہ روپیہ اوسوقت دیا جاتا تہا - کہ جب فصل اشادہ پر
درانی فوج لیکر وصول کیواسطے آتا تہا - ورنہ بوقت مطالبہ باٹڑ لوگ پہاڑ مین چلے جاتے تہے - اگر فصل کے وقت
کچہ انکار وغیرہ ہوتا تہا - تو حاکم درانی فصل کو آگ لگا دیتا تہا - یہہ روپیہ بلا لحاظ مالک غیر مالک جسقدر حسب حیثیت
وصول ہوتا تہا کرکے باقی حصص اراضی و آب پر باچہہ کرکے پورا کر دیتے تہے جبکہ نواب محمد خان نے اس علاقہ کو

فتح کیا تو ۔۔ روپیہ جمع مقرر کرکے ۔ پہر سکھون کیوقت تباہی ہوگئی ۔ جب نواب کیوقت کسیقدر تنازعات کم ہوئے تو باڑون نے ۱۴۰۰ سوار منجملہ پانصد کے کہگر باقی کا پانی ورزمین حصص ملکیت پر باچیہ کرلیا ۔

باڑہ لوگ آزادگی کو بہت پسند کرتے ہین ۔ جیسکہ اور تمنون مین ہر ایک کی اندر خان ہے ۔ انکی بالکل نہین ۔ کبھی بیر کہ پہلے انمین سے بہی خان ہوتا تہا ۔ مگر جب فضل خان خان آخری لاولد مرگیا ۔ تو پہر اوسکے وارثون سے باڑہ درمیخ کیکو دستار خانیکی نہ بندہوائی ۔ اور انتظام جنگ تمنہائے محفہ وتنازعات اندرونی علاقہ کیواسطے دو معتبر ایماندار باڑہ چلویشتی مقرر کرلی ۔ اور ایک چلویشتی کے ماتحت ایک نائب چلویشتی رکہدیا ۔ اور ایک موقوفی وبحالی چلویشتون کا اختیار اتفاق صلاح تمن پر حصر رکہا ۔ چلویشتی لوگ صلح کے ساتھ باہمی جہگڑہ فیصل کرتے تہے ۔ جب نواب محمد خان کی عملداری ہوئی ۔ تو اوسنے رنگا خان باڑہ کو تمن کا خان بنادیا ۔ مگر چونکہ باڑہ اپنی شریکیہ باہمی کی حکومت کے عادی نہ تہے ۔ آخر موسیٰ زئی باڑون نے تمن کے اتفاق سے اوسکو قتل کردیا ۔

باڑہ لوگ مقدمہ باز کم ہین ۔ اکثر معاملات مین یہہ اپنی صلاح سے صلح کرلیتے ہین ۔ لیکن اب دو تین آدمیون کی سبب مقدمات کچہریون تک جانے لگے ہین اس تمن کے لوگ سادہ لوح ہین ۔ چنانچہ منجملہ ان تمن سے دہوکہ کہا جاتا ہے تہوڑی دنون کی بات ہے ۔ کہ شہاب الدین باڑہ نے دو روپیہ فی بیگہ پیداوار ہر ایک رقم باہم (ٹیکس) لگادی ۔ آمدنی یہہ رقم مہرکاری سمجہکر تمام مالکان نے جاگیر دار کو دینی قبول کرلی ۔ اس آمدنی سے فی روپیہ دس آنہ جاگیردار حصہ شہاب الدین لیتا ہے اسطرح بارہ سو روپیہ الگ کی رقم جاگیردار باہم کہوڑہ مقرر کرکے مدت سے لیتا ہے ۔] آقوام

متفرق خبکی پٹہان ہوتے ہین تکرار ہے ۔

فصل سینز دہم ۔ قوم گنڈاپوری کا تاریخی حال ۔ قوم گنڈاپور ایک مجمع بہت سا قبایل کا اتحاد خلط ملط ہوگیا ہے ۔ کہ ایک قوم بنگیا ہے ۔ اور یہہ لوگ مجمعاً اپنا نسبنامہ قوم سوانی اور وردگ وغیرہ کے ساتھ ملکر سید محمد گیسو دراز سے جاملاتے ہین ۔ اور اسی خیال سے یہہ سب قبائل اپنی سیادت کا دم مارتے ہین مصنف حیات افغانی نے اپنی بہت سی تحقیقات کے بعد اس قوم کے اس خیال کی نسبت بہت سا خفیف ظاہر کیا ہے ۔ اور نیز

کیونکہ جس زمانہ مین سید گیسو دراز حیات
پہونچا دیا ہے۔ کہ گنڈاپور لوگ سید گیسو دراز کی اولاد سے نہین۔ اور اوسکی وفات کے تہوڑے ایام بعد
تہا۔ اوس سے کچھ بہت پہلے قوم نی اور دروگ کا ہونا ثابت ہوگیا ہے۔ چونکہ حیات افغانی مین گنڈا
گنڈاپورون کا اوس اکرم بدو خان زمان کٹی خیل روہڑی پر قابض ہوا۔ اسلئے اسموقعہ سے زیادہ تر لکہتا موجب
پورون کی اصل اصول کی نسبت پوری تحقیقات ہو چکی ہے۔
طوالت سمجہکر دیگر حالات کیطرف رجوع کیا جاتا ہے۔
گنڈاپور یہہ مجموع بہت سے قبائل افغان کا ہے۔ جو مختلف مورثون کی اولاد ہین۔ واضح رہے۔ کہ اس قوم کے
بعض بعض قبائل گنڈاپور کے الاولاد ہین۔ بعض وصلی۔ مگر چونکہ ازبس خلط ملط ہو رہے ہین۔ اسلئے
افغان گنڈاپور مشہور ہین۔ گنڈاپور استریانی کے پانچ بیٹون سے ایک تہا۔ اصلی نام اس گنڈاپور کا تری تہا
اور سنجی و مرشی و امراء ہی اسکے حقیقی بہائی تہے۔ جنکی اولاد ہی فی زماننا گنڈاپور سے ملکر گنڈاپور کہلاتی
ہے۔ پہلے تمام قبائل ستوری معروف ستریانی مغربی افغانستان مین ستویانی چاہ کے مقام مین جو قندہار
سے سات منزل مشرق اور شمالی گوشہ مین واقعہ ہے۔ آباد تہی۔ ستوری کے سب بیٹون مین سے تری خوبصورت جوان
تہا۔ ستوری کی حیات مین ایک دختر دوشیزہ مسماۃ امرہ رئیس کٹی خیل ساکن کشہ واز یہہ مقام ستوریانی
چاہ سے سات منزل پر واقعہ ہے۔ بارادہ نکاح تری کے گہر مین چلی آئی۔ روایت ہے۔ کہ یہہ دختر دوشیزہ بہت
بہت خوبصورت تہی۔ اور اتفاق سے ایک دن اور دختران دوشیزہ کٹی خیل کے ساتہہ جو اوسکی ہم سن تہین
پانی کو جاتی تہی۔ اثنائے راہ مین باہم اوسکی خوبصورتی کا ذکر تہا۔ اس تذکرہ مین امرہ نے اپنے حسن کا بڑے
غرور کے ساتہہ دعوی کیا۔ اوسپر اور دختران دوشیزہ نے یہہ طعنہ مارا۔ کہ تو جو اسقدر اپنی خوبصورتی و حسن کا
غرور کرتی ہین۔ کیا ازدواج اپنا تری پسر استریانی مشہور صاحب جمال کے ساتہہ کرینگی نکاح تو بہرصورت
کسی کٹی خیل کے ساتہہ ہوگا۔ اس طعن کے جواب مین امرہ نے کہا۔ کہ خواہ کچہہ ہی ہو۔ مین اوسی سے نکاح کرونگی
چنانچہ اسکے تہوڑے ایام بعد ایکروز موقعہ پاکر امرہ بدون اطلاع والدین خود مفرور ہوکر تری کے گہر مین چلی گئی

اور تری نے بلالحاظ عداوت اوس کی خیل و بدون صلاح والدین و برادران خود ممتاز مذکور کے ساتھ نکاح کر لیا ۔
چونکہ پشتو میں اس قسم کے نکاح بمنزلہ بھگا لیجانے عورت کے سمجھا جاتا ہے ۔ اور اوسکی قومی دستور کے بموجب سخت
منع ہے ۔ اور سوائے اسکے اوستریانی کا اوس باعث کم جمعیت تمن خود قوم لوحانی کے ساتھ بدی رکھنے کے لایق نہ تھا
اس سبب سے تریکا باپ اور اوسکے بھائی اوس سے سخت ناراض ہوگئے ۔ اور اونھوں نے بخوف تمن لوحانی تریکو
(گنڈاپور) یعنی نالایق بیٹا کہکر اپنے خاندان سے خارج کر دیا ۔ اسلئے تری گنڈاپور معہ وابستگان اوستریانی
چاہ سے اوٹھکر بفاصلہ دو منزل بمقام تری جا کر آباد ہوگیا ۔ ۲ ۔ از قوم گنڈاپور لفظ گنڈاپور کے معنی
روایت مذکورہ کے برخلاف اسطرح پر نکالتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں ۔ کہ جب تری بوقت علیحدگی باپ سے رخصت ہونے
اور سلام کیواسطے آیا ۔ تو اوسوقت اوستریانی نے اس کلمہ دعائیہ کے ساتھ وداع کیا ۔ [1] کلمہ دعائیہ
ستا ۔ تری زدیا گنڈہ پور شہ ۔ په ننداره تو منہ کسی دی اڑهنی تورا ستادی ۔ سرو له بدی مه اوخیژا
که دے باہر [illegible] کور دی دا ۔ جسکا مدعا یہ ہے ۔ اے تری گنڈاپور ہوجا ۔ تیری کثیر الاولاد ہو ۔ اور پانچوں
تمنوں میں حساب شمشیر میں تمھا برونی کے ساتھ اول تمہارا نام آتا ہے اتفاقی و جنگ کے بشرط فرصت اپنے گھر میں
جنگ ۔ ۳ گنڈاپور پشتو کے دو الفاظ کا مجموعہ سے ایک نام ہے ۔ گنڈہ یعنی پچ ۔ پور یعنی کمر ۔ نتیجہ سخت کمر یا کثیر
الاولاد ۔

الغرض تری معروف گنڈہ پور نے اوسی تردی کے مقام پر بودوباش اختیار کری ۔ اور مسماۃ امرہ کی بطن سے
گنڈاپور کے تین لڑکے اور ایک لڑکی حسب ذیل

پسر: ابراہیم ۔ یٰسین ۔ عمران
دختر: خوبی

پیدا ہوا ۔ اور گنڈاپور نے
اور قبیلہ ثانی سے جو قوم شیرانی سے تھا ۔ ایک بیٹا مسمی یعقوب پیدا ہوا
اوسی جگہ وفات پائی ۔ کچھ عرصہ کے بعد جب گنڈاپور کی اولاد نے ترقی پائی ۔ تو اولاد سنجی و مربڑی
وامرار بھی جو حقیقی بھائی گنڈاپور کے تھے ۔ اپنے اصلی سکونت یعنی شوریانی چاہ کو چھوڑ کر گنڈاپوروں کے
ساتھ شامل ہو کر زمین تردی میں آباد ہوگئے ۔ علی ہذا القیاس اولاد مسماۃ خوبی دختر گنڈاپور بعد وفات جہان

قوم بابڑ تو صرف خود زمین تردی مین آئی - اور وہان یہہ سب لوگ زراعت پیشہ تہے - اور عموماً مال مویشی
ازقسم شتر و بہیڑ و بکری ذخیرہ بکثرت رکہتے تہے - جب قوم کے ترقی ہوئی - تو اون لوگون سے اکثر
نے تجارت اختیار کی - جیسا کہ فی زمانہ پوینده لوگ موسم زمستان مین بال بچہ سمیت پہاڑ سے دامن کو
مین اوتر آتے ہین - ویسے ہی وہ لوگ بہی موسم زمستان مین آیا کرتے تہے - اور تابستان مین غزنی
افغانستان کو جاتے تہے - جب یہہ لوگ دامن کو آتے تہے - تو انکی ساتھ ناصر قوم کے لوگ اور دیگر پوینده گو
بہی ہوتے تہے - ان لوگون کی غرض داامان کیطرف آنیکی نہ صرف تجارت ہی ہوتی ہے - بلکہ اصل
مقصود اونکا مال چرائی کا تہا - یہہ علاقہ جو فی زمانہ گنڈاپور کے نام سے مشہور ہے - اصل مین سوری
بہی و دریس خیل کا تہا مگر چند مدت سے قوم لوحانی اصل مالکان پر غالب آکر قابض ہوچکے تہے
گنڈاپور بطور پوندگان فروکش ہوکر اپنا مال مویشی چرایا کرتے تہے - اور پہر شروع تابستان پر واپس
چلے آتے تہے - الا بوقت روانگی و واپسی قوم لوہن جو بڑی زبردست اور کثیر الجمعیت قوم ہے - سے
مین چہیڑ چہاڑ فساد رہتی تہے - گنڈاپور لوگ زیادہ تر اونکی ہاتہہ سے تنگ مگر بسبب کم جمعیت خود کچہہ پیش
نہ جاتی تہی - اور فریق ثانی کا روز بروز حوصلہ بڑہتا جاتا تہا - ایکدفعہ اتفاقیہ جب الوس گنڈا
پور داامان کیطرف آرہا تہا - راستہ معروف درہ تنگ جو علاقہ غیر مین ایک مشہور جگہہ ہے - غرلزئ ملک
لوہن نے جو کہ ظالم بدنیت ملک تہا - روک لیا - اور بدون اسکے کہ ہمن کی ناکتخدا دوشیزہ لڑکیان جب تک
کہ ایک ایک ہوکر اوسکے ساتہہ بغلگیر نہون - اور سر زانون پر رکہکر تکیہ نہ نمایین - اور تاہنون پر اونکار
راستہ سی علیحدہ نکرین - ملنے راستہ کی نظر نہ آئے - کیونکہ وہ اور کسیصورت پر راستہ چہوڑنے پر راضی
ہوتا تہا - مگر چونکہ یہہ بات نہایت شرم کی تہی - اور اس سے ننگ افغانی مین فرق آتا تہا - اسلئے احبابت
ایک جوان دلاور گنڈاپور نے جو ملک مذکور کی کلمات سے نہایت تنگ آرہا تہا - تلوار مار کر اوسکو دو ٹکڑہ
کر دیا - اور ایک ٹکڑہ اوسکے لاش کا ایکطرف اور دوسرا دوسری طرف راستہ کی پہینک دیا - اور ہمن کے

تمام مرو عداوات لینے اوسکی لاش کو کردن پہنچتے بہیر پرساتے - جو دونون موقعون پر بہیر ہوگئی - چنانچہ اب بہی جو قافلہ اوس راستے سے گذرتا ہے - لوگ دونون بہیرون پر بہیر ا ستے ہین - اور موقعہ مذکور بنام (دخال) جسکے معنی پشتو مین ڈگ کتا کے ہین - بوجہ سخت طبعی خرکر ملک مشہور ہین - الغرض جب گنڈاپور - ون کی نسبت قتل ملک خونکر قوم لوہن سے عداوت ہوگئی - تو اونہون نے بخوف قوم لوہن پر واپس جانا اپنے ملک کا چہوڑ دیا - بلکہ بعض شاخین خوف سے دریا کے پار دمروت کے ملک مین چلے گئے - جسوقت یہہ لوگ اس ملک مین آئے ہر ایک قبیلہ کے ساتہہ اور کئی شاخین غیر قوم افغانان کی ہہین - کہ وہ بہی اب گنڈاپور شمار ہوتی ہین - کوئی تمیز باہمین اصلی و وصلی قومون کی نہین - الا اسموقعہ پر واسطے شناخت وصلی قومون کے جو

گنڈاپوری سے ملی جلی ہوئی ہین اونکے نام لکہے جاتے ہین

اول وصلی ابراہیم زئی

لیبر خیل - اولاد برادر حقیقی گنڈاپور

ممن زئی و بورا خیل از قوم شیرانی

خوبی خیل کہ یکے از اولاد اللہ داد خان بر جم

دوم تمان زئی قوم یوسف زئی

پشاور - قوم جوال باف

دویم وصلی یادبقوب زئی

سویم وصلی با عمران زئی

چہارم وصلی با حسین زئی موسی زئی از قوم شیرانی

رانہ زئی از یوسف زئی

خدار خیل قوم وزیر

یحیی خیل از قوم برا خیل

چہارم دری پلارہ یعنی شیخی و مرشدی برادران گنڈاپور

غادوری از قوم شیرانی

جعفر زئی از قوم بابڑ

سکندر زئی

و جعفر زئی و حاجی خیل انکی اصلی قوم کا نام معلوم نہین

مدت تک گنڈاپور لوگ اوارہ رہے - بہر خان زمان کہی خیل رئیس ٹانک نے حسب صراحت تاریخ لوحانی قوم گنڈاپور کو لاکر جمع کرکے روڑی مین لبا دیا - نصرت خان ہوت کے عہد مین گنڈاپورون نے زور پاکر اپنے علاقہ کے حدود بہر ایا - الا جب نواب محمد خان کے عہد مین گنڈاپور نواب مذکور سے لڑکر مغلوب ہوگئے - تو اوسوقت علاقہ

بر شتر زبان مین خوں کا لفظ کتا کے
یعنی مین استعمال ہوتا ہے

عمر بن شرہ

غضنفر شاہ عہد نصرت خان سے علاقہ کیس و ایس لیکر نواب محبت خان نے مختلف اشخاص کے ہاتھ بیچدیا۔ چنانچہ بیع نامہ حال تواریخ ہوت و نواب محبت خان میں مفصل درج ہے۔ اب گنڈا پوروں کے علاقہ کے حدود

شمالاً — نمبر علاقہ — شرقاً — سے ملحق ہے

جنوباً — علاقہ میانخیل

جب وہری پر قابض ہوگئے۔ تو عمران زئی گنڈا پور میں تھے۔ باقی نے کل حقیت وچھوبی چھ نلہ یعنے چھ حصوں پر اونتادبی ساٹھ کت یعنی ساٹھ حصہ پر مفروض کر کے حسب ذیل خیال خان ابراہیم زئی حسین زئی یعقوب زئی خوبی زئی وری بلارہ چک بٹ تقسیم کیا۔ مگر پھر واسطے اخراجات جنگ کے تندوبی وچوبی ہر دو قسم حقیت سے یک نلہ بنام نلہ دسلندار یعنی خرچ نکال کر جس نے روپیہ دیا۔ اوسکے ہاتھ فروخت ہوا۔ مگر اب عملدرآمد سلندار کا نہیں۔ نصرت خان خان تمن کیوقت عمران زئی گنڈا پور جب نل سے آکر خواستگار حصہ کے ہوئے۔ تو تمن نے دینے حصہ سے جواب دیا۔ لیکن آزاد خان گداخیل عمران زئی نے جو عقلمند تھا۔ تمن سے موافقت کرکے اپنے خانی بنالے۔ اور اصلی خان برائے نام خان رہگیا۔ آزاد خان نے خان ہونے کے آوارہ ہو درپیس خیلوں کو بذریعہ لشکرکشی نکال کر جب شامل تمن کیا۔ تو تمن متفق ہوکر یہہ تجویز کی۔ کہ جو نلہ نصرت خان بعوض خانی کہاتا ہے۔ وہ عمران زئیوں کو دیا جاوے۔ چنانچہ از سر نو کیفہ ڈالکر چھ نلیوں سے ایک نلہ عمران زئیوں کو دیا گیا۔ مگر پھر جب میانخیلان و نواب کیوقت تمن کو ضرورت روپیہ کی ہوئی تو اونھوں نے استثنا اراضی تندوبی باقی کل حقیت سے ایک ٹکرہ واقع کنارہ لونی نکال کر چھ نلیوں پر تقسیم حقیت کرلے۔ اور ٹکرہ مذکور مختلف اشخاص کے ہاتھ فروخت ہوکر روپیہ خرچ کیواسطے جمع کیا گیا۔ اب کل حقیت دو نام تکنی پرادو سے نامزد ہے۔ تکنی جدی کو اور پرادو زرخرید کو کہتے ہیں۔

احمد شاہ ابدالی کے عہد سے پہلے گنڈا پور لوگ آزاد و خود مختیار تھے۔ مگر جب اس بادشاہ کے عہد میں ہنگام ہندوستان کیواسطے وٹیہ سوار لینا شروع ہوا۔ تو تمن نے دو قطعہ زمین اشوال زوبلا

۱۶ سطر

واسطے خرچ سواران کے کل حقیت سے علیحدہ کردے۔ اشوال کے آمدنی سے سوار کو تنخواہ دیجاتی تہی اور زر بلا جبکا گھوڑا مرجاتا تہا۔ اوسکو خرید کردیا جاتا تہا۔ احمد شاہ و تیمور شاہ تک گنڈاپور نوکری سواران دیتے ہے مگر جب زمان شاہ پوتا احمد شاہ درانی کا بادشاہ ہوا۔ تو اوسنے نوکری سواران کا لینا موقوف کرکے دس ہزار روپیہ محمود شاہی تاوان نقد پر مقرر کیا۔ جسکی عوض مین مال ہیبکری دستر کم قیمت کا زیادہ پر دیگر جا کردیا جاتا تہا۔ لیکن بعد چندین بہر مال کا لینا موقوف ہوکر نقد مقرر ہوا۔ جو تا عملداری پٹھانان ملتانی وصول ہوتا رہا۔ مگر جب سمت ۱۹۰۵ بکرم مین ایڈوارڈس صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ برای انتظام اس ملک مین آئے۔ تو اونھون نے زمینداران پر بحساب بنجدویہ ذیل زمیندار ۲ حصہ سرکار ۱ حصہ ۲۲ ہزار روپیہ تجویز کیا۔ اور کل صوبات مع ذکات یعنی موقوف کردے بہ عوض ۶۲ ہزار روپیہ صرف زمین کی پیداوار سے ایک حصہ علیحدہ کیا گیا۔ اور بتفصیل ذیل خوانین گنڈاپور

سرکار	خوانین گنڈاپور
۳/۱	۱/۳ گلداد خان، ۲ حصہ

بانٹا گیا۔

ضمن چہاردہم۔ تاریخی حال

قوم اوسترانہ

مورث اعلی: اوسترانہ
- میزی
- خدوزی
  - اخوزی
  - الدوزی
  - گل زی
    - شوزی
  - احمدزی
    - ابراہیم
      - خان زی
      - سپنی زی
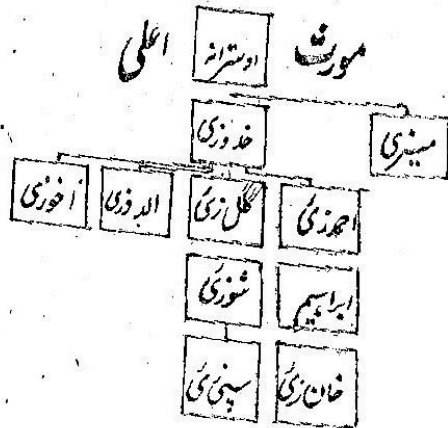
یادداشت

احمدزی و گل زی کے اور بھی بہت سی شاخین ہین۔ مگر اس جگہ صرف دو شاخین شجرہ خانے مین دکہلائی گئی ہین۔

اوستر انہ بھی مثل گنڈاپوروں کے اپنی آپ سید گیسو درازکی اولاد سے بتلاتے ہین - لیکن انکی نسبت بھی مؤلف
حیات افغانی کی وہی رائے ہے - جو گنڈاپوروں کی نسبت [یعنی بوجوہات کامل اوسکی نزدیک یہہ قوم سید
گیسو درازکی اولاد نہین - مگر بسبب جہلت خود دعوی سیادات کرتے ہین - حسب بیان اوستر انہ]
اوستر انیون کا قدیم وطن نواح قندہار ہے - پہلے یہہ لوگ سوداگری کیواسطے بوہم پہلا اس ملک مین آکر
حدمنگل وہموری مین کاروان لگایا کرتے تہے - اوسوقت اس سرزمین مین قوم بلوچ سکانی ولساری رود رنگ
کے جنوباً اور بابڑ پٹھان رود مذکرہ کے شمالاً آباد تہے - احمد شاہ درانی کے عہد مین جب کہ خراسان کی سلطنت
زور مین تہی - اوستر انیون نے سکانیون پر لوٹ کرکے بعد فتحیابی اونکی مقبوضات پر قبضہ کرلیا - اور
سکانی لوگ بخوف اوستر انہ بہاگ دلیہ کے گرد نواح مین جابسے جب اوستر انیون کو مقبوضات سکانی پر قبضہ
حاصل ہوا - تو گوڑوالی وہموری مین یہہ لوگ بنا موضع قایم کرکے آباد ہوئے چونکہ ابتدا مین زمین مقبوضہ
تہوڑی تہی اسلئے اوستر انہ لوگ نمخانے ملحقہ بلوچکی مین لوٹ لہسوٹ کرتے تہے - شمالی حد علاقہ مقبوضہ
پر اول اول تمن بابڑ سے کچہہ بدی نتہی - مگر جب اوستر انیون نے بابڑون کے علاقہ سے ایک گہوڑی کی
چوری کی - تو اس سبب سے باہم دونون تمنون مین بدی ہوکر نوبت جنگ پہونچگئی - اور سات
دفعہ دونون تمنون مین باوقات مختلف لڑائیان ہوئین - جنکا حال تمن بابڑ مین مفصل درج ہوچکا
ہے - نتیجہ لڑائیون کا یہہ نکلا - کہ بابڑون کو مغلوب ہوکر رود شیرن تک ملک چہوڑنا پڑا - اور
اوستر انہ قابض ہوگئے -

حسب سند بادشاہ خراسان جب نواب محمد خان شدوزی کو ڈیرہ کی حکومت ملی - تو دیوان مانکرای سپہ
سالار نواب نے ہمراہ مطیع تمن اوستر انہ کے ہموری پر حملہ کیا - اور لوٹ لیا - پہر قلعہ گوڑوالی فتح کرکے
ویران کردیا - حال ان لڑائیون کا تواریخ نواب محمد خان مین مفصل درج ہے - اوس وقت اوستر انہ لوگ
پہاڑ مین کوہی بہارا مین چلے گئے - سکہان کے عہد مین اوستر انیون نے تمن ہائے بلوچکی پر دست دراز
سرد ستی

شروع کی - اول کلاچیون کی ساتھہ جنگ کر کے ترہن کا موضع لوٹ لیا - پہر مہربان فتح خان - بعد
عبد اللہ خان تمندار قیصرانی کی ساتھہ جنگ ہوئی - دولت والہ کا مال لوٹ کر اوستر انہ پہاڑ مین چلے گئی -
کرانک کا علاقہ جسکو اوستر انیون نے شکارگاہ تصور کر رکھا تہا - ڈیوان ساون مل صوبہ ملتان کے زیر حکومت
تہا - جب اسباب کی اطلاع دیوان صاحب کو پہونچی - دیوان نے کچھ فوج اوستر انیون کی تنبیہ کیواسطے بہیجی -
اندر پہاڑ کے جاکر فوج نے کوہی بہارا کا محاصرہ کر لیا - مگر چونکہ لشکر دیوان کم تہا - اور اوستر انیون کو تمنہای
ملحقہ سے بہی مدد پہونچ گئی تہی - اسلئی شکست ہو گئی - اس فتح کی حاصل ہونے سے اوستر انہ لوگ زیادہ دلیر ہو گئے
اور انکو بالکل اسباب کا خوف نہ رہا - کہ دیوان اونسے اپنی طمانیت لیگا - اسلئے وہ دن بدن زیادہ دست اندازی
کرنے لگے - دیوان صاحب نے بسبب اسکے مکرر فوج اوستر انیون کے استیصال کیواسطے بہیجی - جب فوج علاقہ
اوستر انہ مین پہونچی - تو پہلے یہہ لوگ باہر میدان مین برسر پرخاش ہوی - لیکن جب پیشرفت نکی
بہاگ کر پہاڑ مین چلے گئی - فوج دیوان نے تعاقب کر کے پہاڑ کے اندر جاکر کوہی بہارا کا محاصرہ کر لیا - وہان
اوستر انہ لوگ لڑکر مغلوب ہوئے فوج نے کوہی بہار کو لوٹ لیا - اس شکست سے اوستر انیون نے ایسی ہمت ہاری
کہ کہین مقابلہ کیواسطے نہ ٹہیری - فوج پہاڑ کے اندر موضعات اوستر انہ کو جلاتے ہوئے آگے بڑہتے گئے - اور بہت سے
آدمی وزن وبچہ اوستر انیون کا گرفتار کیا - جب اوستر انیون نے دیکہا - کہ اب دیوان کے ہاتہہ سے بدون
قبول اطاعت یا ترک علاقہ بچاؤ مشکل ہے - معہ خانان و ملکان بمراد عفو جرایم و قبول اطاعت ملتان مین
جاکر دیوان صاحب مستدعی ہوئے - دیوان صاحب نے دشوان بہای واکرو بیدنے ٹہہ تک تاوان و آیندہ
نیک چلنی کی طمانیت لیکر اوستر انیون کو اونکے علاقہ مین رہنے کی اجازت دی - تب سے یہہ تمن رعیت چلا آتا ہے
اوستر انہ لوگ پٹھانان دامان سے بحیثیت سپاہیانہ وضع ہین - نشانہ بازی بندوقون مین تمام پٹھانان ملحقہ
علاقجات سے ما سبق - اس تمن مین ایک گہر سیدون کا اس برکت مین رکہ اگر وہ کسیکو دعا کرین - جنگ
کیوقت بندوق کی مار او سپر تاثیر نہین کرتی) مشہور ہے - اور اوستر انہ لوگ ان سیدون کو بیدا اور زمینات سے

حسب ونیق

حسب توفیق غلہ دیتے ہین - اور دعا کے محتاج رہتے ہین -
غانی کا عہدہ خان زی شاخ احمزی مین قدیم سے چلا آتا تہا - مگر سکہون کی عملداری مین جب احمزی و گگل زی
اوسترانیون مین نااتفاقی ہوئی - تو گگل زیئون نے اپنا فرقہ مین رویداد خان شاخ سیبی زی سے مقرر کیا
اب محمد رمضان خان شاخ احمزی مین اور گگل زی مین فتح خان خان ہے - تمن سے خوانین کو سوائے
اسکے (کہ جس جگہ تمن مین ٹہیرین ضیافت ملتی ہے اور دنبہ ذبح ہوتا ہے) اور کچھ نہین ملتا - لعہ روپیہ
فصلانہ و مٹ چوتہ غلہ بوزن کوہی بہارا محمد رمضان خان کو - اور عے روپیہ فصلانہ و آٹہہ چوتہ غلہ فتح خان
کو بعوض خدمت ذمہ داری سرحد ملحقہ تمن اوسترانہ سرکار سے ملتا ہے - ہر دو خانان کا حکم تمن مین اچہا
مانا جاتا ہے - اور اوسترانہ لوگ اپنے خان کی عزت و تعمیل حکم کرتے ہین -

ضمن پانزدہم - درباب تاریخی قوم کہتران - کہترانون مین اکثر اپنے آپ کو ترین کی
شاخ بعض اوسترانیون سے سلسلہ ملاتے ہین بعض بلوچون مین شامل ہوتے ہین - حیات افغانی مین لکہا ہے
کہ کہتران میانہ بن سرخبون بن سڑہ بن کا پوترہ تہا - یعنی سکون بچہانون کی شاخ - لوگ گرد اکے کہترانکو
بخلاف جملہ روایات متذکرہ کرام سینارہ کی اولاد بتلاتے ہین - کہتے ہین - کہ جب اکبر بادشاہ نے
رام سنیارہ بنی پر جو قلعہ لنڑہ مین محصور ہو بیٹہا تہا فتح پائی - اور بنی مغلوب ہو کر مارا گیا - تو اوسکی اولاد
وہمراہی مسلمان ہوکر کچھ اس علاقہ مین باقی رہ وہ ملحقہ ضلع ڈیرہ غازیخان مین قابض ہوگئے - الا اگر کہتران کے
شیعہ قومون کے نام مثل جمانی دیکہائی وغیرہ کے دیکھے جاوین - تو یہہ نام بلوچون کی طرز پر ہین - کیونکہ
عموم بلوچ لوگ مورث شاخ کے نام (یائی نسبتی ایزاد کرکے) اپنی قوم بنالیتے ہین - جیسے ممدانی و لنگرانی وغیرہ
کہترانون کی اصلیت کی بارہ مین خواہ کوئی روایت درست ہو - مگر اسپر کہتران و عام لوگ متفق ہین -
کہ اکبر بادشاہ کے عہد مین گکسی و سیالون کو چونکہ رام سنیارہ نے بیدخل کر دیا تہا - ملکیت بیدخلان پر کہتران
قابض ہوگئے - اوسوقت انکی قبضہ کے حدود شمالاً اوسترانہ جنوباً بلوچ قیصرانی شرقاً دریائے سندہ غرباً پٹہان سکون

قوم کہتران

حسب توفیق غلہ دیتی ہین - اور دعا کے محتاج رہتی ہین -
خانی کا عہدہ خان زئی شاخ احمدزئی مین قدیم سی چلا آتا تہا - مگر سکھون کی عملداری مین جب احمدزی وتگل زئی
اوسترانیون مین نااتفاقی ہوئی - تو تگل زئیون نی اپنی فرقہ مین رویداد خان شاخ سیبی زئی سی مقرر کرلیا
اب محمد رمضان خان شاخ احمدزئی مین اور تگل زئی مین فتح خان خان ہی - تمن سی خوانین کو سوائے
اسکی (کہ جس جگہ تمن مین ٹہیرین ضیافت ملتی ہے اور دنبہ ذبح ہوتا ہی) اور کچھ نہین ملتا - لعہ روپیہ
فصلانہ و ... چوتھہ غلہ بوزن کوہی بہارا محمد رمضان خان کو - اور ... روپیہ فصلانہ و آٹہہ چوتھہ غلہ فتح خان
کو بعوض خدمت ذمہ داری سرحد ملحقہ تمن اوسترانہ سرکار سی ملتا ہے - ہر دو خانان کا حکم تمن مین اچہا
مانا جاتا ہی - اور اوسترانہ لوگ اپنی خان کی عزت و تعمیل حکم کرتے ہین -

قوم کہتران

ضمن پانزدہم - درباب تاریخی قوم کہتران - کہترانون مین اکثر اپنی آپ کو ترین کی
شاخ بعض اوسترانیون سی سلسلہ ملاتے ہین بعض بلوچون مین شامل ہوتے ہین - حیات افغانی مین لکھا ہے
کہ کہتران میانہ بن سرخبون بن سڑہ بن کا پوترہ تہا - یعنی سکون پٹھانون کی شاخ - لوگ گرک آنکے کہترانون کو
بخلاف جملہ روایات متذکرہ کے رام سینارہ کی اولاد بتلاتے ہین - کہتے ہین - کہ جب اکبر بادشاہ نے
رام سنیارہ باغی پر جو قلعہ لٹرہ مین محصور ہو بیٹہا تہا فتح پائی - اور باغی مغلوب ہو کر مارا گیا - تو اوسکی اولاد
دہرا ہی مسلمان ہو کر کچھ اس علاقہ مین باقی رہ وہ ملحقہ ضلع ڈیرہ غازیخان مین قابض ہوگئی - الا اگر کہترانون کی
شیعہ قومون کی نام مثل جانی دیکھائی وغیرہ کے دیکھے جاوین - تو یہہ نام بلوچون کی طرز پر ہین - کیونکہ
عموم بلوچ لوگ مورث شاخ کی نام دیائی نسبتی ایزاد کر کے اپنی قوم بنا لیتے ہین - جیسے ممدانی و لنگرانی وغیرہ
کہترانون کی اصلیت کی بارہ مین خواہ کوئی روایت درست ہو - مگر اسپر کہتران و عام لوگ متفق ہین -
کہ اکبر بادشاہ کی عہد مین گسی و سیالون کو چونکہ رام سنیارہ نی بیدخل کر دیا تہا - ملکیت بیدخلان پر کہتران
قابض ہوگئے - اوسوقت انکی قبضہ کی حدود شمالاً اوسترانہ جنوباً بلوچ فقرانی شرقاً دریائی ... غرباً ...

ملتے تھے - مگر چونکہ طاقت اس تمن کی ہمیشہ سے کمزور رہی ہے - اسلئے ملحقہ علاقون کے لوگ انکے علاقہ پر دست درازی کرتے رہے - اول بلوچ قیصرانی نے زور پہونچاکر پہاڑ سے انکو نکال دیا - اور انکے مقبوضہ پر قابض ہوگئے اور ہمیشہ پہاڑ سے نکلکر مال کہتر انون کا لیجاتے رہے - ایکدفعہ تیرہ کو لوٹ کر آگ لگادی - دولت والہ کا علاقہ جو فی الحال کلاچی بلوچون کی ملکیت ہے - ناہڑ خان بلوچ کلاچی نے جسکو گنڈاپورون نے کلاچی سے بیدخل کیا تھا - آکر قبضہ کرلیا - اور مشرقی طرف دیگر بلوچون نے بہت سا حصہ دبالیا - اب اس تمن مین صرف چند مواضعات باقی ہین - کہتر انون مین شاخ جانے سے ہمیشہ خان ہوتا چلا آیا ہے - فی الحال اس تمن کا کوڑو خان رئیس ہے پہلے وقتون مین خان کی حکومت زیادہ تر رعایا پر ہوتی تھی - اب بالکل خان کو اختیار نہین - مگر تاہم تمنداری کی رعایا پر وہ سختی ہے - کہ کوئی راضی نہین - اور یہہ ناراضگی بسبب دست اندازی حقوق یعنی پانی زور سے اپنی زمین پر لگا لینا وغیرہ باعثون سے ہے - کہتر انون مین کبھی کسی حاکم وقت سے بطور خود سرکشی نہین مگر اپنی فطرت سے تمنہای ملحقہ کو ترغیب دیکر سرکشی کرانے اور اپنی غرت اس حکمت سے بڑہاتے رہے ہین - یہہ کہتر انون کی نسبت عام مشہور ہے - کہ یہہ لوگ زبردست آدمیون کو جو تمنہای ملحقہ مین ہوتے رہے ہین - بنی یعنے ناطہ دیکر اپنی مقبوضات کو بچاتے رہے ہین - چنانچہ ہوت خان کلاچی بلوچ دولت والہ دلاور خان قیصرانی و مریدشاہ سید و غلام حسین خان تحصیلدار وغیرہ کو انہون نے ناطہ دئے

ضمن شانزدہم - تاریخی حال

قوم کلاچی

اعلی مورث

	ناہڑ خان		
محمد خان	حسن خان	حسین خان	
خان ہوت	گلاب خان	احمد خان	محمد خان
خان برخوردار		لال خان	

مصدقہ [illegible] غلام
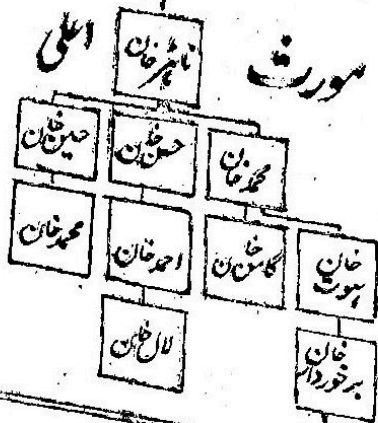
کلاچی جسپر اب گنڈاپور پٹھان قابض ہین - بقبضہ قوم کلاچی کی ہوتا تھا - جب نصرت خان ہوت کیوقت بلوچان وپٹھانون مین لڑائی ہوکر بلوچ مغلوب ہوئے - تو اوسوقت گنڈاپور وکلاچیون کو بیدخل کرکے علاقہ کلاچی پر قابض ہوگئے - ناہر خان تمن دار کلاچی نے جسکے قبضہ سے کلاچی کا قبضہ نکل گیا تھا - اسطرف آکر دولت والے علاقہ پر اپنا قبضہ کرلیا - اور موضع دولت والہ آباد کرکے رہائش اپنی اختیار کی - وبعدش پسرش محمد خان نے ایک کوٹ بنایا - جب تک کہ ملک پر ہوتون کی حکومت رہی - ناہر خان کی اولاد علاقہ دولت والہ پر حاکمانہ متصرف رہی - نواب محمد خان کیوقت بھی ہوت خان کو دولت والہ بعوض نوکری جاگیر رہا - مگر سکھان کی عملداری مین دیوان ساون مل صوبہ ملتان نے جسکے متعلق یہہ علاقہ تھا مشخصہ سرکاری اسپر مقرر کیا - اور ہوت خان کو جو اوسوقت قوم مین رئیس تھا - بعوض حفاظت سرحد و نوکری کے موضع مہنی والی وقصرانی والہ جاگیر مین عطا ہوا - اور زکات حسب ذیل فی بار مجیبہ فی بار شتر نیل ۱ وصول کرکے معاف کہاتے رہے - جب دیوان صاحب و تمن اوستر انہ مین جنگ ہوا - تو برخوردار خان ہوت خان کا بیٹا لڑائی مین مارا گیا - تب دیوان صاحب موضع وقصرانی والہ کچھ زمین عورت متوفی کی گذارہ کیواسطے دیدی جب عملداری سرکار عالیہ ہوئی - تو جاگیر متعلقہ ملازمت ضبط ہوگئی - صرف وہ ٹکرہ جو عورت برخوردار خان کو گذارہ کیواسطے ملا تھا معاف رہا - اب اس قوم مین کوئی آدمی نامور نہین -

دفعہ ۹۸ - چند نامی معزز خاندانون کے اعزاز کا حال

ضمن اول - خاندان نواب فوجدار خان علیزے

مورث اعلی

خدایار خان

ذوالفقار خان

پیر محمد خان

نواب محمد خان مرحوم

اِس خاندان کو سرکاری عملداری مین زیادہ فخر حاصل ہوا ہی۔ نواب مظفر خان ملتان کیوقت خدایار جان دادا نواب محمد فوجدار خان ایک چہوٹی عہدہ پر نواب مذکور کی سرکار مین ملازم تہا۔ اوسکی وفات کی بعد اوسکا چہوٹا بیٹا پیر محمد خان جو لایق تہا۔ اپنی باپ کا قایم مقام ہوا۔ ضبطی ملتان کی بعد جب پیر محمد خان نی لاہور مین حاضر سرکار سکہان مین نوکری کرلی۔ تو اوسوقت نواب محمد فوجدار خان ڈیرہ اسمعیلخان مین پاس اپنی ماموں عاشق خان کی جو بعہدہ جمعداری نواب حافظ احمد خان کی پاس ملازم تہا۔ چلا آیا۔ نواب شیر محمد خان کیوقت ملک دامان وغیرہ بہی حکومت خالصہ سکہان کی شامل ہوا۔ تو اوسوقت کنور نونہال سنگہ نی علاقہ ٹانک سے جو بسبب بغاوت اللہ داد خان کٹی خیل کی ضبط ہوا تہا۔ عاشق محمد خان علیزی و محمد پائندہ خان خواجکزی و جہان اللہ خان سدوزی کو جاگیر مین دیدیا۔ تب نامبردگان نی اپنی طرف سی فوجدار خان کو قلعہ دار مقرر کرکی انتظام جاگیر کا اوسکی حوالہ کیا۔ چند عرصہ کی بعد دیوان لکہی مل ناظم ڈیرہ اسمعیل خان کی طرف سی کاردار مروت بہر قلعہ گرہ [illegible] مین مقرر ہوا۔ جب لاہور مین رزیڈنٹی قایم ہوئی۔ اور سرحد ٹانک کی امین باہتمام راجہ صاحب دیال دریا [illegible] مشرقی طرف مقرر ہوئے۔ تو اوسکی طرف سی نوکر ہوگیا۔ جب سنہ ۱۸۴۸ع مین اڈوارڈس صاحب بہادر نائب رزیڈنٹ کو سورش ملتان فرو کرنے کیواسطے گرد ٹانک کے راستہ ملتان کیطرف جانیکا اتفاق ہوا۔ تو اوسوقت سے تاہنگامہ ملتان فوجدار خان صاحب ممدوح کی خدمت مین رہکر خدمات و خیر خواہی مین سرگرم رہا۔ اس خدمت کے صلہ مین بعد ہنگامہ ملتان و ضبطی ملک پنجاب اوسکو القاب خان بہادر معہ چہار ہزار روپیہ سالانہ جاگیر و چہار سو روپیہ پنشن ماہوار عطا ہوا۔ پہر سفیر سرکار مقرر ہوکر بسفارت کابل پر بہیجا گیا۔ بعد واپسی کابل خطاب نوابی عطا ہوا۔ اور تیرہ ہزار چہ سو روپیہ کی جاگیر دوام کیلئے مقرر کردیگئی۔ اور حدود جاگیر کے اندر اختیارات مجسٹریٹی کی بہی اجازت دی۔ سنہ ۱۸۶۸ع مین فوجدار خان مرگیا۔ بجائے اوس کے ربنواز خان پسر کلان نواب ہوا۔

ذکر اعزاز خاندان عاشق خان علیزی

عاشق خان

نواب غلام حسن خان

جب نواب محمد خان کو بادشاہ خراسان سے حکومت لیہ و بہکر و ملک دامان کی عطا ہوئی - تو عاشق محمد خان باپ نواب غلام حسن خان کا اوسکے ساتھہ آیا - اور بعہدہ جمعداری مقرر ہوا جب نواب شیر محمد خان کیوقت دامان متعلق سکھان ہوا - اور نواب کی حکومت جاتی رہی - تو کنور نونہال سنگہ نے علاقہ ٹانک عاشق خان و پائندہ خان وحیات اللہ خان کو جاگیر مین عطا فرمایا - مہاراجہ دلیپ سنگہ کے عہد مین جبکہ ڈیرہ کی حکومت ملک فتح خان ٹوانہ کو ہوئی - تو اوسنے پورانہ کینہ کے سبب جو اوسکی خاندان کی بیعزتی پٹھانون سے محمد خان کیوقت ہوئی تہی - عاشق خان کو مروا دیا - اور غلام حسن خان اوسوقت اپنے باپ کا قائم مقام ہوا ۱۸۴۸ء کی لڑائی کے بعد جب ملک پنجاب مقبوضہ و محروسہ سرکار کے ساتھہ شامل ہوا - تو غلام حسن خان کے خان پنشن مقرر ہوگئی - ۱۸۵۷ء غدر کیوقت ایک جمعیت سواران کی سرداری مین تعینات ہوا اور پہر سفارت کابل بہیجا گیا اور چند سال کے بعد ۱۸۸۱ء مین واپس آیا تو بصلہ خدمات خطاب نوابی و [illegible] روپیہ کی جاگیر عطا فرمائی گئی -

ضمن سوم - ذکر اعزاز خاندان نواب عطا محمد خان خاکوانی

خان برخوردار

خان مسیح الدین

خان غلام سرور

نواب عطا محمد خان

خاکوانی پٹھان بہی ابدالی کی ایک شاخ ہے - نواب عطا محمد خان کے بزرگ عالمگیر اورنگزیب بادشاہ دہلی کے عہد مین بامید ملازمت اپنے وطن خراسان سے ملتان مین آئے - جب محمد خان کو اس ملک کی حکومت ہوئی تو عطا محمد خان کا دادا برخوردار خان ملتان سے اوسکے ساتہہ آیا - اور بعہدہ جمعداری نوکر ہوا - بعد نواب

محمد خان کی جب اوسکی وارثون سی حکومت جاتی رہی - اور سکہون کا ملک پر عمل ہوا - تو سرور خان باپ عطا محمد خان کا ملک میران مین جا رہا - پہر وہان سی محاصرہ ملتان کیوقت اگر ہمرکاب ایڈوارڈس صاحب اسسٹنٹ ریزیڈنٹ (جو فساد ملتان فرو کرنی کیطرف متوجہ تہی) ہا بعد فتح ملتان سرور خان کی پنشن ہوگئی - اور بعد چندین سفارت کابل پر بہیجا گیا - وہان کر واپس آنی پر معہ مالیہ ... روپیہ کی جاگیر نسلاً بعد نسلاً عطا ہوئی - پہر بعد وفات سرور خان کے عطا محمد خان سفیر کابل مقرر ہوا - جسکی صلہ مین خطاب نوابی و اضافہ جاگیر ہوکر معہ مالیہ ... روپیہ کی جاگیر دوام کیلئے عطا ہوئی -

ضمن چہارم - ذکر اعزار خاندان حیات اللہ خان

قوم سدوزی

حیات اللہ خان	
غلام سرور خان	غلام قادر خان

حیات اللہ خان نواب محمد خان کا برادرزادہ تہا - جب نواب کی خاندان سی حکومت جاتی رہی - تو کنور نونہال سنگہ نے بلحاظ خاندانی حیات اللہ خان کو بشمولیت پائند خان خواجکسازی و عاشق خان علیزی - ٹانک کا علاقہ جاگیر مین دیدیا عملداری سرکار مین ... جاگیر مقرر ہوئی - جسپر اب بعد وفات حیات اللہ خان پسر انکی قابض ہین -

ضمن پنجم ذکر اعزاز خاندان پائندہ خان -

قوم خواجکسازی

پائندخان		
سکندر خان	حافظ سمندر خان	عبداللہ خان

موجود ...

جب نواب محمد خان کو بادشاہ دُرّانی سے اس ملک کی حکومت ہوئی۔ خواجکزئی پٹھان ملتان سے اوسکے ہمراہ آئے
اور خالصہ سکھان کا
بعد وفات اپنے والد کے پائند خان جمعدار ہوا۔ جب نواب کے خاندان سے حکومت جاتی رہی۔
تسلط ہوا۔ تو کنور نونہال سنگھ نے پائند خان کو ٹانک کا علاقہ بشمولیت عاشق خان علیزئی و حیات اللہ خان
سدوزئی کی جاگیر مین عطا فرمایا۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے عہد مین جب ٹانہ کو داوان کی حکومت ہوئی۔ تو
اوسنے بوجہ پورانہ کینہ کے جسکا ذکر اوپر آچکا ہے۔ پائند خان و پسرش نصر اللہ خان کو دہوکہ سے اپنے مکان پر
بلواکر قتل کرا دیا۔ گر جو جو انمردیان اوس موقعہ پران بہادرون سے سرزد ہوئین۔ وہ آجتک لوگون
مین یادگار ضرب المثل ہین۔ بعد خالصہ سکھان کے جب سرکار کی حکومت ہوئی۔ تو اس خاندان کے گذارہ کیواسطے
پنشن صعہ روپیہ سالانہ مقرر ہوگئی۔

نمبر ششم۔ حال اعزاز درگاہی خان۔

قوم جبکانی

- درگاہی خان
  - شادو خان
    - محمود خان
    - لشکر علیخان
      - محمد رضا خان
      - سرفراز خان
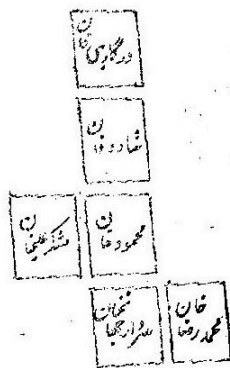
درگاہی مورث خان ہذا (محمود خان کا جسکے نام پر خاتمہ حکومت جبکانی ہوا ہے) چچازاد بھائی تھا۔ جب محمود خان کے
ہاتہہ سے حکومت نکلگئی۔ تو درگاہی خان کو بلحاظ خاندانی کے کچھ گذارہ ہوگیا۔ جب کہ اس پر سکھان کا تسلط ہوا۔
تو محمود خان و لشکر علیخان نے سرکار سکھان مین اچھی اچھی خدمات کین۔ بصلہ خدمات و قدیم خاندانی کے محمد رضا خان
کو بستی شادو خان و لشکر علیخان لونگ کوٹ جاگیر مین مہاراجہ رنجیت سنگھ نے عطا فرمایا۔ سرکاری عملداری مین

اب بلحاظ خاندانی چہہ سو روپیہ سالانہ انعام و بیس روپیہ ماہوار پنشن و عیوض روپیہ حق ریاست محمد رضا خان کو ملتے ہے

ضمن ہفتم۔ حال اعزاز دیوان لکھی مل۔

قوم اروڑہ وہوا

تیکا چند
دیوان لکھی مل
دیوان دولت رائے

ٹیکچند باپ دیوان لکھی مل کا چبوترہ ذکات پر محرر تہا۔ جب وہ مر گیا۔ پسر ش کہوتہ جو ہر دیوان لکھی مل ہوا ہے۔ نابالغ رہگیا۔ تب نواب محمد خان نے بلحاظ ملازمت اوسکی باپ کے کہوتہ کو تعمیر پر مقرر کیا۔ چونکہ نقیب یاور تہا۔ معاملہ حساب کتاب مین نواب صاحب کی مہربانی و توجہ ہوگئی۔ اور نام بحکم نواب صاحب کہونہ سے لکھی مل مقرر ہوا۔ پہر اپنی دیانتداری و عقلمندی سے روز بروز ترقی پاگیا۔ حتی کہ نواب شیر محمد خان کے عہد بعہدہ دیوانی ممتاز ہوا۔ جب ملک کی حکومت نواب کے ہاتہہ سے نکلکر سکہان کا تسلط ہوا۔ تو کنور نونہال سنگہ نے جو ناظم ملک سرحدی عقلمند ملکی آدمی لینا چاہتے تہے۔ دیوان لکھی مل کو ناظم ملک دامان مقرر فرمایا۔ جب بعد چندین دیوان لکھی مل نے وفات پائی۔ تو اوسکی جگہہ پسرش دیوان دولت رائے دیوان ہوا۔ اسکی تین چار سال حکومت کے بعد جب لاہور مین رزیڈنٹی قایم ہوگئی اور مسٹر ایڈورڈس صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ انتظام ملک کیواسطے آئے۔ تو دیوان کا تعلق حکومت اوٹھگیا۔ اب صرف الصہ روپیہ کی جاگیر گذارے کیواسطے ملتی ہے۔

ضمن ہشتم ذکر اعزاز خاندان دیوان لدّھا رام۔

قوم اروڑہ گوروواڑہ

دیوان لدّھا رام
ماکھائی دیوان
دیوان ہرسکھ رائے / دیوان نند لال
موہن لعل / اندر بہان / تیارام مل

سرکار مین نوکر ہوا۔ جسکا نی کی پہلے حیات خان عقیل مشہور تہا۔ یہہ شخص دانا و
لڈارام کا اصل وطن لیہ ہے۔ جبکہ حیات خان سرگانیون کے ہاتہہ سے مقتول ہوا
اور اپنے آقا کو اپنی خدمات سے خوش کرکے ترقی منصب پا گیا۔ اور اچہی طرح سے اپنے آقا کے
تو لڈارام نے منکیرہ وغیرہ مقامات جنپر باغیون کا قبضہ ہو گیا تہا اونسے چہوڑا لئے۔
خون کا انتقام لیا۔ اسلئے فتح خان پسر حیات خان نے جو پیچہے حاکم ہوا تہا۔ لڈارام کو اپنا دیوان بنا لیا۔ دیوان
لڈارام کی وفات کے بعد پسر ش مانکرای اپنے باپ کی جگہہ دیوان ہوا۔ جب بادشاہ درانی نے لیہ و بہکر کی حکومت
لی سند سرای کو دیدی۔ تو مانکرای بوقت دخل سرائے اپنے آقا کی خیر خواہی مین مانع دخل سرائے ہوا۔ مگر
چونکہ قبضہ سرای ہو گیا۔ اسلئے سرای نے مانکرای کو باتہام حکم عدولی بادشاہ درانی گرفتار کرکے کابل مین
بہیجدیا۔ وہان ایک سال تک قید رہا۔ مگر پہر زمان شاہ درانی کے حکم سے حکومت ڈیرہ غازیخان کی سند حاصل
کرکے وہان کا دیوان ہو گیا۔ جب لیہ و بہکر کی حکومت نواب محمد خان کو ہوئی۔ تو اونسے بباعث عقلمندی و بہادری
مانکرای کے اوسکو اپنی وزارت پر خوش کر لیا۔ اور مانکرای نے دور اندیشی سے وزارت کو حکومت باختیار سے اچہا
سمجہا۔ کیونکہ درانیون مین روز بروز فسادات ترقی پر تہے نواب محمد خان کی وزارت مین جو جو خدمات مانکرای
سے ہوئین۔ اونکا ذکر تواریخ مین مفصل درج ہوا ہے۔ نواب محمد خان کے بعد جب حافظ احمد خان نواب ہوا۔ تو دیوان
مانکرای نے بوجہ ظلم و عیاشی و بے نظمی آقا زادون کی علیحدگی پسند کی۔ جب مہاراجہ رنجیت سنگہہ نے فوج لا کر لیہ و بہکر کا
ملک فتح کیا۔ تو دیوان مانکرای کو بوعدہ صوبہ داری ملتان مین لیگئے۔ وہان پہونچکر اسنے قضا کی۔
مانکرای کی وفات کے بعد نندن لل و دیوان ہرجس رای پسران مانکرای دیوان ساون مل صوبہ ملتان کے
ہاتہہ کار داریان کرتے رہے۔ مگر جب مہاراجہ رنجیت سنگہہ کے وفات کے بعد سکہان کی سلطنت مین فسادات
پہر گئے۔ تو پسران مانکرای نے حکومت سے زمینداری پر قناعت کی۔ چونکہ سرکاری عملداری ہونے سے
پہلے ہی اولاد مانکرای نے حکومت چہوڑ دی تہی۔ اسلئے کچہہ پنشن وغیرہ نہ آئی۔ اب اولاد اوسکی اپنی
زمینداری پہ گذارہ کرتی ہے۔

مانک رائے کو علاقہ ڈیرہ غازی خان کا حاکم بنا دیا گیا۔

مانک رائے کی اولاد

ضمن پنجم ذکر اعزاز خاندان دیوان نراین داس

قوم اروڑہ گوروواڑہ

- ملقب باعتبار دیوان نراین داس
  - دیوان پنج بہان
    - چمن لال
      - تہارا رام
      - بہاری لعل
    - گوند رام
      - نشارام
    - رام کہال
      - بہارے لعل
      - پنا رام
  - چیلا رام
    - راندیال
      - ہوندہ رام
      - داس رام
      - موہن لعل
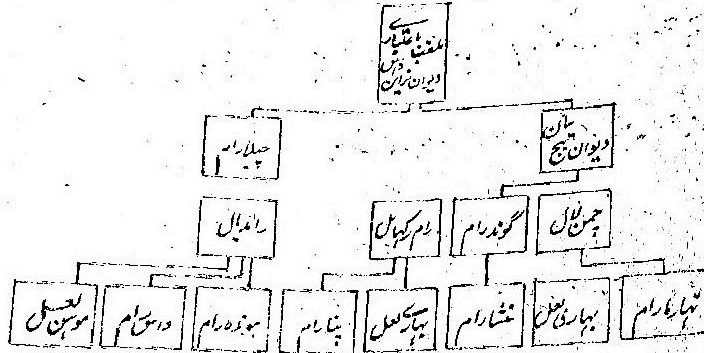
نراین داس باشندہ قدیمی خاص ٹنکیرہ کا ہے - بعہد حکومت نواب محمد خان سدوزی بسبب لیاقت ذاتی و استعداد جبلی بعہدہ دیوانی مامور ہوا - چونکہ نہایت درجہ کا دیانت دار تہا - اسلئے اپنے آقا سے بلقب دیوان اعتباری منسوب ہوا - جب نواب صاحب کی حکومت جاتی رہی - اور عمل دخل سکہان کا ہوا - تو مہاراجہ رنجیت سنگہ والی پنجاب نے لیہ وبہکر کے ملک کا ناظم و اجارہ دار مقرر فرمایا - بعدش پسرش پنج بہان اپنے باپ کا قائم مقام ہوا - مگر چونکہ اسکی عہد مین آمدنی اجارہ مین خسارہ رہتا تہا - اسلئے اسنے حکومت چہوڑ دی - بعدش اولاد نراین داس اعتباری صوبہ ملتان کے پاس عہدہ کارداری تک عزت پاتے رہے - عملداری سرکار عالیہ مین کوئی شخص اس خاندان کا اچہے عہدہ پر نوکر نہین ہوا - اور نہ کسی کو کرسی ملتی ہے - گذارہ زمینداری کی آمدنی پر ہے - اور چند آدمی اولاد نراین داس سے چہوٹی چہوٹی نوکریان پر گذارہ کرتے ہین -

دفعہ ۹۹ - در باب ضوابط و صولی مال و دیگر ٹکسہای و علاقہائی عہد پٹہانان ملتانی سدوزئی

(۱) پٹہانان علاقہ ہائے خود مختیار مین انتظام کی وہ صورت ہوتی تہی جیسے کہ اب علاقہ آزاد ملحقہ غربی سرحد ضلع مین (جسکا ذکر حصہ دویم مین آئیگا) ہے - باقی جو ملک متعلق سلطنت درانی تہا - وہ جن علاقہ علاقہ کا اجارہ لیکر جو آتا تہا - وہ مطلق العنان حاکم ہوتا تہا - تا اجارہ داری تنزل سلطنت درانی کہ وقت نواب محمد خان اس ملک کا خود سر حاکم ہوگیا - اسکے قواعد انتظامی حسب ذیل تہے -

انتظام مالی کیواسطے نواب کیطرف سے ایک ایک تعلقہ مین ایک ایک کاردار بمنزلہ تحصیلدار کے رہتا تھا - اور تین
تین چار چار سپاہی ماتحت کاردار اوسکی تعمیل احکام کیواسطے - کاردار کا سب سے زیادہ دکھی کام وصول خراج
و تاوان کا ہوتا تھا - مگر سوائے اسکے وہ فیصلہ تنازعات متعلقہ علاقہ خود ہی کردیتے تھے - اور کرسانون کی تسکین
و دلجوئی بھی کرنا اونکا کام تھا - تاکہ رقم خالصہ مین کمی عاید نہو - اگر کوئی کرسان مفرور ہوجاتا تھا - تو اوسکی جگہ
دوسرا بحال کرتے تھے - اور غیر زمین فرارعان کو دیکر ترقی آبادی کراتے تھے - تنخواہ کاردار پندرہ بیس روپیہ
ماہوار تک اور سپاہی عموم چار روپیہ ماہواری پاتے تھے - معاملہ رعایا سے نقد وصول نہین ہوتا تھا - بذریعہ
بٹائی حسب شرح ذیل زمین رودکوہی آبی سیلابہ بشرح آبی } الاتر ترکاری کی بٹائی نہین ہوتی
سرکار ⅓ پیدا ⅙ پانی ⅙ لقایہ ⅓
تھی بشرح ضبطی فی کنال نقد وصول ہوتا تھا - انتظام بٹائی کیواسطے ایک عملہ جو ماتحت کاردار جاہے - وہ خود ملازم
رکھہ لیتا تھا - چونکہ کاردار نتیجہ امتحانات سے جو بذریعہ بٹائی کے اوسکو حاصل ہوتا تھا - ہر ایک موضع کی حیثیت کا حال
بخوبی جانتا تھا - وہ بموجب حیثیت موضع کی ایک ایک کراو جہان گنجایش ہو وہان دو دو تین موضعون مین
ایک بعض ایک مین دو تین رکھدیتا تھا - اور فی دس کراؤن پر ایک کراول اونکا افسر - کراوی باہر گشت
کرکے فصل کی نگرانی کرتے تھے - باہمی معاملا کیواسطے جو رعایا و عامل مین ہوتے تھے - ایک دانا و نیک چلن موضع
وال جسکو کاردار بھی پسند کرتا تھا - ملک مقرر کرلیتے تھے - وہ رعایا کی عرضداشتین عامل تک پہونچاتا تھا
اور ہر بات مین رعایا کا خیرخواہ بنا رہتا تھا - اور فوائد رعایا کیواسطے کاردار سے جھگڑتا رہتا تھا - جو حکم عامل کا
ہوتا تھا - اسکی اطلاع بتعمیل کیواسطے سب رعایا کو کرتا تھا - غرض عموم رعایا کے معاملات معرفت ملک کے طے ہوتے
تھے - ملک رعایا کیطرف سے بمنزلہ مختیار کے ہوتا تھا - اگر کسی معاملہ مین حاکم اوسے جرمانہ چٹی کرتا تھا - تو وہ رعایا کے
ذمہ ہوتا تھا - چنانچہ کہاوت چلی آتی ہے چٹی پئی مہرون مہر بخشے شہرون ملک ہمیشہ زمیندار اپنے
گھرانے سے ہوتا تھا - غیر آدمی اس عہدے کیواسطے ہرگز نہین رکھا جاتا - اور ملک بسبب برادری کے موضع والون کا
خیرخواہ بنا رہتا تھا - مگر بعض کاردار سے ملکر زیادہ ستانی بھی کرتے تھے - حساب کتاب دیہی کیواسطے زمیندار

ایک دہنوائی جوہندی خوان ہوتا تھا۔ آپ رکہتے تھے۔ وہ باچہ بیگار وہی پایہ کا کاغذ تیار کرتا تھا۔ اور جو خرچ ملبہ کا ہوتا تھا۔ عموم اوسکی دوکان سے اوٹھایا جاتا تھا۔ اور کاغذ خرچ کا وہ ساتھہ کا ساتھہ بتاتا جاتا تھا۔ جب غلہ صاف ہوکر ڈھیریان طیار ہو جاتی تھین۔ تو اونکی گنتی یعنی وزن کرنا بہی دہنوائی کا کام ہوتا تھا۔ تقرری برخاستگی اسکی خود زمیندار کرتے تہے۔ دہنوائی کو عوض خدمات فی پیہہ دو ٹوپہ غلہ کے حساب سے ڈھیری مشترکہ سے ملتا تھا۔ اور برداست ملبہ کا روپیہ زمیندار پیداوار سے باچہ کرکے آپ دیتے تہے۔ جسوقت فصل کٹ کر خرمنگاہ مین آتی تہے۔ کراول واسطے تصفیہ لائی پوری یعنی مزدوری دروکنندگان وانتظام پہرہ کیواسطے رہتا تھا۔ اور کراوی موقوف ہوکر صرف فی خرمن ایک رکہوالہ رکھا جاتا تھا۔ جو حاضرباش رہکر نگرانی کرتا تھا۔ کراول کو ہمیشہ کی بڑی حفاظت ہوتی تہی۔ جس زمیندار کسان کا ٹوٹ جاتا تھا۔ اوسپر الزام چوری فصل لگاکر کلہ دار جتی لیتا تھا۔ صفائی غلہ کیواسطے اکثر پہاجوں یعنی خرمن ایک جگہ تجویز ہوتا۔ اور ہر ایک غلہ کی صفائی اوس جگہ کرتا تھا۔ کہ جاہات مین برعکس اسکی جاٹ وال اپنی اپنی چاہات پر خرمن بناکر صفائی غلہ کرلیتے تہے۔ اور بسبب زیادہ حدانفاصل و نقصان چاہ کے تعمیل حکم سے استثنی رکہی جاتی تہی فایدہ ایک جگہ پہاجوں سے یہہ تھا۔ کہ رکہوالا ایک رکھا جاتا تھا۔ اور کاردار کو بٹائی کی سہولیت ہوتی تہی۔ وہ ایک جگہ بٹائی کرلیتا تھا۔ اور محافظت متفرق جگہ سے بچ رہتا تھا۔ تنخواہ کراول وکراون ورکھا ٹہیری مشترکہ سے ملتی ہے۔ حسب ذیل فی کراول بحساب ۱۲ مہینا ہوار فی کراوہ بحساب فی پیہہ دو ٹوپہ رکھا بالمقطع

(۲) بذریعہ بٹائی جو غلہ سرکاری جمع ہوتا تھا۔ ملازمان کو بعوض تنخواہ دیا جاتا تھا۔ قبل از بٹائی تنخواہ دار حکم لیکر کاردار کے پاس آبیٹہتے تہے۔ تا وصولی تنخواہ اپنا خرچ خوراک بوکاوان ملبہ سے لیتے تہے۔ بوکاوان کی رقم بعض وقت اسقدر ہو جاتی تہی۔ کہ زمیندار متحمل ہوکر مفرور ہو جاتے تہے۔ جو غلہ بعد دینے تنخواہ داران کے بچتا تھا۔ وہ کا پہانڈا مین رجو ڈیرہ مین جمعیت غلہ کا بنا ہوا تھا۔ جمع کرا دیتے تہے۔ باربرداری اوسکی بہونچائی کیواسطے بیگار پکڑی جاتی تہی۔

(۳) سوائی آمدنی مال کے کئی قسم کے کمین جنکی نام حسب ذیل۔ بدی کہنجری چہجری مہتی بار گہوڑا

پایۂ غلہ پٹکا ٹوپی بوہا دوکان } ہین - رعایا پہ مقرر تہین - وجہ تسمیہ وغیرہ ہر ایک ٹکس کا حال اسطرح ہے

اول پرنی - یہ ٹکس پہلے نہین ہوتی تہی - نواب حافظ احمد خان نے (بہ قم سرکار) اپنے وقت مین مقرر کی - چونکہ لوگ نہایت تنگ تہے - اسلیے اونہون نے اسکا نام (پرنی) مشہور کیا - پرنی بیماری یرقان کو کہتے ہین - جس سے آدمی کے جسم کا خون خشک ہوکر رنگ زرد ہو جاتا ہے - اس ٹکس کے ایک مقدار مقرر نہین تہی - نواب صاحب سال بسال اپنی مرضی کے موافق ایک رقم لکہ دو لکہ روپیہ کی لگا دیتے تہے - جو رعایا پہ باچہ ہوکر سختی وصول کیجاتی تہی -

دویم کنجری - پیداوار پر بحساب فی بیتہ ایک آنہ حق طوائف نواب صاحب مقرر تہا - اسلیے یہہ ٹکس کنجری کے نام سے مشہور تہی -

سویم چہجری - جس شخص کی شادی ہوتی تہی - اوس سے دو روپیہ لیے جاتے تہے - چہجری پانی کے سلوچے کو کہتے ہین - اس سے مراد یہہ کہ نواب صاحب کی چہجری پہرگئی -

چہارم متھی پاڑ - یہہ ٹکس بہی نواب حافظ احمد خان کیوقت یادگار ہے - چونکہ سخت ٹکس تہے - لوگون نے تنگ آکر متھی پاڑ کے نام سے مشہور کردی - متھی پاڑ سے مراد ہر طرح ہلاک کرنیوالی سے ہے - یہہ ٹکس بہی مثل پرنی کے وصول ہوتا تہا -

پنجم گہوڑہ - بلحاظ حیثیت ہر ایک موضع پر مختلف التعداد روپیہ بنام نہاد گہوڑہ نذر نواب صاحب مقرر تہا - اسلیے اس ٹکس کا نام گہوڑہ تہا -

ششم پایۂ غلہ - جو غلہ فالتو بہانڈا مین ہوتا تہا - یا خراب ہو جاتا تہا - اوسکی قیمت بلحاظ نرخ بازار ایک سخت لگا کر حکم وصولی کا ہوتا تہا - اور دیوان بتعمیل حکم چودہریان ہر اہل حرفہ کو بلوا کر تعداد زر پایہ سے اون کو مطلع کر دیتا تہا - زراعت پیشہ لوگ اس قسم سے مستثنی رہتے تہے - چودہریان مذکور باتفاق صلاح بلحاظ حیثیت روپیہ پایہ کا باچہہ کر لیتے تہے - اور پہر باتفاق صلاح اپنی برادری کے حسب حیثیت روپیہ کی باچہ ہوکر تاکید وصولی کی کرتے تہے - جب کل روپیہ جمع ہو جاتا تہا - تو غلہ روپیون پر باچہہ ہوکر جسقدر کسینے دئے ہون - اوسیقدر روپیہ کا اوسکو ملتا تہا - اور غلہ پایہ کا عموم بجائی روپیہ کے تین چار آنہ کا ہوتا تہا - بر وقت وصولی جس جس کے نام باقی رہجاتی تہی

اوسکی جائداد وغیرہ بیرحمی ذریعون سے باقی بیباق کرائی جاتی تہی - بشرط زیادہ ناداری کے اوسکی رشتہ ارگشتہ

ورنہ کہاٹہ یعنی شہ الکڑا باقی دار کے پاؤن مین ڈالا جاتا تہا - جس سے نہایت تکلیف ہوتی تہی - اور چل نہ سکتا تہا بعض

لوگ پایہ کے خوف اپنا گہر باہر چھوڑ جاتے تہے - ہندی مین پایہ اوس شے کو کہتے ہین - جو ناحق بلا گلی پڑ جاوے -

ہفتم ٹکا - جو شخص اچھا ٹکا سر پر باندہا جاتا تہا - وہ ٹکس بلحاظ قیمت ٹکا دیتا تہا - جسکی تعداد ایک روپیہ سے

چہار روپیہ تک ہوتے تہے - کہتے ہین - کہ پہلے یہ ٹکس سرور خان کٹی خیل کے لگائے ہوئے ٹانک مین تہی - پہر حافظ احمد خان

کیوقت عام ہوگئے -

ہشتم ٹوپی - مثل ٹکا کے کنا وید وزری ٹوپی کا ٹکس تہا - اور سادہ کا اوس سے کم - کہتے ہین کہ ہندو لوگ جو

اوسوقت عام اس ملک مین ٹوپی پہنتے تہے - نہایت میلی کچیلی رکہتے تہے - اتفاقیہ اگر کسی کو عمر بہر دوسری ٹوپی کی بہی

ضرورت ہوتی تہی - تو وہ ٹکس کے خوف سے پوشیدہ طور پر میلی کرکے پہر ظاہر پہنتا تہا -

نہم بوہا - بوہا دروازہ گہر کو کہتے ہین - حرفت پیشہ لوگون پر حسب حیثیت فی بوہا دو آنہ سے لیکر آٹھ آنہ تک

ماہوار ٹکس وصولی ہوتے تہے -

دہم دوکان - ہر ایک دوکان پر بہی مثل بوہا کے ٹکس تہے - اسلئے نام اس ٹکس کا بوجہ اسکے کہ دوکانون سے

وصول ہوتی تہی - دوکان تہا -

یازدہم ذکات یعنی محصول چونگی - ذکات کیواسطے نظامتین حسب ذیل ٹانک خاص ڈیرہ کلاچی

کہیری گنڈاپک تیہ پہگر منکیرہ مقرر تہین - جب ایک نظامت سے گذر کر بیوپاری دوسری نظامت مین

جاتا تہا - پہر اوسکو اوس جگہ محصول ذکات دینا پڑتا تہا - ذکات کی شرح ایک نظامت کی دوسری سے اور

پیوندگان خراسان دیسی بیوپاریان کے مختلف حسب ذیل تہی -

گل معصفر ۸/ نیل فی من } مجیٹھ پر سوائی آٹھ آنہ مندرجہ لم دیگر جہان وزن ہوتی تھی محصول لیا جاتا تھا)

واضح رہے - کہ نظامت ڈیرہ میں جو شرح مال پوئندگان کی درج ہوئی ہے - بابت اوس مال کی ہے جو خراسان سے آکر اوس جگہہ فروخت ہوتا ہے - جو مال گذر ڈیرہ سے گذر کر مشرقی ملکوں کو جاتا تھا - اوسکی شرح اور جو بنوں سے آکر ڈیرہ میں فروخت کرتے تھے - اوسکی مختلف ذیل ہے -

جو مال گذر ڈیرہ سے پار اوترکر مشرقی ملکوں کو جاتا تھا — بنوں سے آکر فروخت ہوتا تھا

مجیٹھ وغیرہ کرایہ — میوہ سبزی فی بار — آلو بخارا فی من — کشمی فی من — تماکو فی من — گل معصفر فی من — قند بنائی من — زرد چوب نخود فی من

زیرہ وغیرہ کرایہ فی من — انگوزہ فی من — چرس فی من — ریشم و پشم و پشمینہ

خاص ڈیرہ میں انتظام پانچ محال ذیل محال گنج — ترازو — ذکات غلہ — روغن زرد — چبوترہ } مقرر تھے اور دروازوں میں تین تین سپاہی - جب مال داخل ہوتا تھا - تو ایک سپاہی ہمراہ جاکر جس محال کے متعلق ہوتا تھا جاکر دیتا تھا اور جو مال لیکر شہر سے باہر نکلتا تھا - اوسکی پاس نشانی محال کی دیکھہ لیتا تھا - سوائے محالات مندرجہ محال ضرب جدا تھا - جو چاندی واسطے طیاری روپیہ کے دیتا تھا - اوس سے ایک آنہ ذکات و ایک آنہ محنتانہ فی روپیہ وصول ہوکر روپیہ بنوا دئے جاتے تھے -

سرکاری انتظام گذرات دریائے پر کچھ نہیں تھا - ہر ایک گذر پر ایک ایک منشی آمدنی مالکیکے واسطے مقرر تھا جو صرف ذکات مال کا انتظام کرتا تھا - ملاح لوگ عبور کنندگان سے کسی قاعدہ کی رو اجرت نہیں لیتے تھے - جو ہاتھ آیا - لیلیا - مشکل وقتوں میں مقدار عبور کنندگان پر اجرت عبور دریائے لیتے تھے - غریب آدمی سے پیسہ دو پیسہ دولتمندوں سے آٹھ آنہ سے لیکر روپیہ تک -

دوازدہم ذکات ترنی - ذکات ترنی کا دستور دامان میں نہیں تھا - اس جگہ صرف پوئندگان سے لیجاتی تھی - اور پار کے علاقہ میں رعایا و پوئندگان عام لوگوں سے - اسباب پر کچھ لحاظ نہیں ہوتا تھا - کہ جو پوئندہ دامان ذکات ترنی دے چکے ہوں - پار کے علاقہ میں اونکو مستثنی رکھا جاوے - شرح ذکات ہر دو علاقہ

پار ہیکر والیہ

فی شتر گوسفند فیصدی ۔ فی راس گاؤ بیل ۔ فی راس گاؤ میش ۔ فی بکری

دامان

شتر فی مہار گوسفند فیصدی

دامان دو سال کے بعد ایک دن پہنچہ نواب اپنے لشکر کے آدمی دروں پر بٹھلا کر شمار مال پوندگان کا کراتے تھے ۔

سیزدہم آمدنی جائداد لاولد ۔ جو شخص لاولد مرجاتا تھا ۔ اوسکا مال و متاع ملکیت خالصہ سرکار ہوتا تھا ۔ اور کاردار بڑی احتیاط سے ضبطی کرتا تھا ۔ تاکہ کسی چیز کا نقصان نہو جاوے ۔ جس لاولد کی حقیقی بہن اگر موجود ہوتی تھی ۔ اونکو نصف ملجاتا تھا ۔ سوائے ایسی قریبی وارثان کے دوسرے کو کچھ نہین ملتا تھا ۔

چہاردہم دفینہ برآمدہ کی ضبطی ۔ پورا دفینہ جسکو زمین سے حاصل ہوتا تھا ۔ وہ مقدار مین کسقدر کم کیون نہو ۔ حاکم وقت لے لیتا تھا ۔ بلکہ اشتباہ مین اوسکے گہر کا مال بہی نہین بچتا تھا ۔

پانزدہم آمدنی مقدمات دیوانی ۔ کاغذات تملیک کا زیادہ دستور نہین تھا ۔ زبانی معاہدون و اقرارون سے تجاوز کم ہوتا تھا ۔ اور دونون اقرار کنندہ اپنے اقرار کے پابند رہتے تھے ۔ تملیک وغیرہ اگر کوئی لکہتا بہی تہا ۔ تو اوسکی تکمیل بقصد نہین ہوتی تہی ۔ بعض پورانے اسناد کے دیکہنے سے اوس زمانہ کا سادہ پن نظر آتا ہے ۔ لین دین قرضہ کے مقدمات بہت کم ہوتے تھے ۔ جہان کہین باہم دو آدمیون مین کچھ پیچ حساب پڑ جاتا تھا ۔ تو پنچایت سے فیصلہ کرا لیتے تھے ۔ اور پنچایت کے فیصلہ سے کسیکو کم عذر ہوتا تھا ۔ اگر کسیکو فیصلہ پنچایت کے برخلاف حاکم تک بہی ضرورت پڑتی تہی ۔ تو عرضی پرچہ کا کوئی دستور نہین تہا مدعی کے زبانی استغاثہ پر حاکم مدعا علیہ کو طلب کرکے مدعی مدعا علیہ دونون کی گفتگو سنکر فیصلہ کر دیتا تھا ۔ بیانات اوس وقت ایسے سیدہے سادے ہوتے تھے ۔ کہ کچھ فیصلہ مین وقت نہین ہوتی تھی ۔ مدعی مدعا علیہ کی تقریر سے اصل اصول مقدمہ کا معلوم ہو جاتا تہا ۔ فیصلہ مقدمہ دیوانی جبکہ مدعی کو زر قرضہ وصول ہو جاتا تھا ۔ چہارم حاکم لیلیتا تھا ۔ مدعا علیہ سے بابت قرضہ کے نقد روپیہ کمتر وصول ہوتا تہا ۔ اکثر مال کم قیمت کا زیادہ پر دیا جاتا تہا ۔ جو شخص نادار ہوتا تہا ۔ بشرط عدم ادائے اوسکو کچھ سزا نہین ملتی تہی ۔ الا جو شرارت سے جائداد ادہر اودہر کر دیتا تہا ۔ اوسکی پاؤن کاٹہ

یرلفظ

یعنی لکڑا ڈالا جاتا تہا۔ جس سے وہ تنگ آکر قرضہ بیباق کر دیتا تہا۔

(۴) تصفیہ مقدمات وراثت۔ نکاح وراثت کے مقدمات بموجب شرع شریف قاضی کے پاس فیصل ہوتے تہے۔ قاضی حسب شریعت محمدی بعد تحقیقات و لینے گواہی کے فیصلہ کرکے ایک تحریر حوالہ فریقین کے کر دیتا تہا اوسکو فارخطی کہتے ہین۔

(۵) تصفیہ مقدمات مارپیٹ۔ اگر فریق مجرم زبردست ہو۔ تو مستغیث کی فریاد پر کچھ لحاظ نہین ہوتا تہا۔ عموماً ایسے جرم کی سزا اون سے بری رہتے تہے۔ اگر مستغیث کی فریاد پر کچھ خیال بہی ہوتا تہا۔ تو اسقدر۔ کہ فہمائش پر اکتفا ہوتا تہا۔ سوائے زبردست آدمیون کے دوسرون سے چٹی بہی دو تین روپیہ لئے جاتے تہے۔ یا حاکم روبرو ان کے مستغیث سے مجرم کو ایکدو دکہہ دلواکر راضی کر دیتا تہا۔

(۶) مقدمات خون کا فیصلہ۔ خون کے مقدمات مین قاتل کو سزائے موت کم دیجاتی تہی۔ حاکم وقت ایک سخت رقم چٹی کے جسکو دینے سے اوسکے پاس کچھ بہی باقی نرہے۔ چھوڑ دیتا تہا۔ رقم چٹی سے کسیقدر بطور خون بہا وارثان مقتول کو ملکر باقی خالصہ سرکار ہوتا تہا۔ بعض وقت حاکم مقتول کے وارثان کو راضی کراکر سالم چٹی آپ ہضم کر جاتا۔

(۷) مقدمات زنا کا فیصلہ۔ عورت کو ہمبستر غیر دیکہکر جو شخص عورت اوسکے یار کے قتل کر دیتا تہا۔ تو حاکم سے کچھ پرسش اسبارہ مین نہین ہوتی تہی۔ اگر مقدمہ حاکم تک جاتا تہا۔ تو حاکم مجرم سے چٹی لیکر نفہمائش سزا چھوڑ دیتا تہا۔ اگر وارثان عورت کو برائے آئندہ نیک چلنی پر اوسکے امید نہو۔ تو حاکم مجرم کے ہمشیرہ یا دختر کا ناطہ خاوند عورت کو دلواکر پہر اوس سے طلاق عورت دلوا دیتا تہا۔ اور مجرم اوسکے ساتہہ نکاح کر لیتا تہا۔ جو شخص بستر سے گرفتار نہو۔ اوسکے قتل کا خاوند عورت مجاز نہین ہوتا تہا۔

(۸) چور کی سزا۔ چور کو نقب مین گرفتار کرکے ہر کسیکو اختیار تہا۔ کہ قتل کر دیوے۔ اور جو نقب سے گرفتار نہو۔ اور مال اوسکے پاس ثابت ہو جاوے۔ یا شبہ ہو۔ تو حاکم کے پاس فریاد کر دیجاتی تہی۔ بشرطیکہ ثبوت بعض چٹی دیکر جان بر ہوتے تہے۔ بعض کا کوئی عضو پیر یا ناک ہاتہہ کاٹا جاتا تہا۔

دفعہ ۱۰۰ - ضابطہ ہائی وصولی مال وغیرہ عہد سکھان) (۱) سوائی آمدنی مال وترنی و ذکات کے
باقی ناجایز ٹکسین جو نواب صاحب لیتی تھی - عہد سکھان مین معاف ہوگئین - عاملان سکھ دامان و جھنگ مین
بذریعہ بٹائی و تہل مین چاہوا نقد جمع وصول کرتے تھے دامان مین ½ کے جگہہ ⅓ و ¼ کی جگہہ ½ بٹائی اور ٹک
فی بہتہ دو روپیہ چھ آنہ کی جگہہ ایک روپیہ چھ آنہ وصول ہوتا تھا - چھک مین نوآباد زمینات کیواسطے ⅕ سے لیکر
½ بغیر ٹک اور لایق پختہ پورانی زمینات کیواسطے ⅕ سے ½ تک حسب حیثیت زمین بٹائی ڈٹک فی بہتہ ایک روپیہ سے
تین روپیہ تک } نوآباد زمینات پر بعد رعایت تین چار سال کی ایزادگی ٹک وشرح بٹائی ہوکر شامل پختہ زمینات کے
ہوجاتی تھین - سبز خوردہ نزگاوان کرسانون کو معاف تہا - اور بروقت بٹائی خرچ کراں کرادل رکھا وغیرہ
ملازمان انتظامی نکل کر پھر بٹائی ہوتی تہی - ضبطی کی اجناس پر بذریعہ کچھہ تماکو فی کنال
مونگ سرہانش فی کنال کپاس فی کنال کماد فی کنال نقد جمع وصول ہوتی تہی - جو
غلہ بٹائی کا بحصہ سرکار نکلتا تہا - وہ نرخ بازار کرسانون کو واپس لیکر نقد جمع لیجاتی تہی - تہل مین چاہ
نواحداث شدہ پر پہلے فی جوڑہ تین روپیہ کے حساب سے جمع نقد مقرر ہوتی تہے - بعد تین چار سال کے پھر سال بسال
ترقی ہوکر لعہ جوڑہ تک نوبت پہونچ جاتی تہی - الا ناکاشتہ سال کا پٹہ معاف ہوجاتا تہا -
(ترنی) دامان مین پیوندگان سے باشلخ شماری سہم ۱۵ بالمقطع - قم ترنی وصول ہوتی تہی - بار کی
تحصیلات مین بروی شمار - لیکن گائی بیل کی ترنی نہین لیجاتی تہی -
سکھون کے عہد دامان تو چندان پختہ انتظام نہین تہا - لیکن بار کی تحصیلات لیہ و بھکر جو متعلق صوبہ ملتان کے
تہین اچھا انتظام تہا - ناظم ملتان کے قواعدون کا ذکر جو انتظامًا تہے - ذیل مین کیا جاتا ہے -
(۲) انسداد چوری - دیوان کی (دوہی) عام مشہور ہے - اسکی عہد مین بالکل کم چوری کے
واقعات ہوتی تہی - ہرایک موضع مین معتبران دیہہ کا خاص تہا - کہ وہ وقوعات چوری کا انسداد کرین
اسلئے بوقت وقوع مقدمہ معتبران سے مواخذہ ہوتا تہا - جبتک کہ مجرم کو معہ مال بحوالہ کرین - رہائی نہین
ہوتی تہی

[illegible]تی - دیوان صاحب کا معقولہ تہا - کہ موضع والیون کا چلن معتبران دیہہ اچھی طرح جانتے ہین - بغیر جگہ
[illegible] بغیر وساطت موضع والون کی چوری نہین کر سکتا - مجرم کو دو دفعہ جرمانہ وضمانت پر رہا کیا جاتا تہا -
تیسری دفعہ بہی مرتکب جرم ہو - تو ناک ہاتہہ کٹوا یا تہا - اور ہر ایک گانو مین کوئی شخص جو بدون
[illegible] روزگار کی فضول خرچ ہوتا تہا - بدون ضمانت معتبران دیہہ نرہ سکتا تہا -

(۳) دورہ ناظم الملک - پہلے وقتون مین جب حاکم کا دورہ شروع ہوتا تہا - تو اکثر موضع
[illegible] اسوقت اپنا گانوں چہوڑ کر بہاگ جاتی تہے - اور چور ہجاتی تہے - وہ علاوہ نقصان زراعت واد ا
[illegible] کی دیگر اہل عملہ وغیرہ کی رسد مین نہایت تنگ ہوجاتے تہے - یوکاوان کا خرچ پیدا از موضع
[illegible] جاتا تہا - الا دیوان ساون مل کیوقت رعیت کو دورہ حاکم سے بالکل تکلیف نتھی - بلکہ خاص دیوان
صاحب کی دورہ کو تو رعیت عموماً (ساون آیا) یعنی بہار آئی کہتی تہی - کیونکہ اونکو اپنی عرایض کے
واسطے خوب موقعہ ملجاتا تہا - نئی چاہات وزعنیات کی رعایتی پٹہ حاصل کرتی تہے - دورہ مین ذخیرہ خرچ
خوراک ساتہہ ہوتا تہا - کسی موضع سے کچھ چیز خریدنی کا حکم نہین تہا - جب ذخیرہ موجودہ صرف ہوتا
تہا - تو کاردار سے جسکی نام جمع رکہنے ذخیرہ کا پہلے سے حکم تہا - قیمتاً لیا جاتا تہا -

(۴) اختیار کاردار ان - کاردار ان کو اختیار نہین تہا - کہ وہ اپنی علاقہ کی مقدمات خود فیصل
کر دیوین - البتہ وہ چہوٹی چہوٹی تعدادات باتفاق چند معتبران زبانی فیصل کر دیتی تہے - بڑی بڑے واقعات
کی نسبت ہر ایک کاردار دیوان صاحب تک اطلاع پہونچاتا تہا - اور دیوان صاحب خود تحقیقات کرتے تہے -

(۵) طریق مسموع نالش - بخلاف ناظمان دیگر دیوان صاحب عرضیان لیتے تہے - اور جو کام متعلق
کاردار کی ہوتا تہا - اوسکی نسبت حکم پشت عرضی پر لکھکر سائل کو عرضی دستی ملجاتی تہی - الا جس مقدمہ کا تصفیہ
اوسکی ذات کی متعلق تہا - اوسکی نسبت اگر طلبی کی ضرورت ہو تو اوسی جگہ بشرط ضرورت طلبی گواہان وغیرہ
کے حکم ہو جاتا تہا - کہ فلان تاریخ سے موقعہ فیصلہ ہو گا - کہتی ہین - کہ جو حکم ہو جاتا تہا - اوس سے سر ہو تجاوز [illegible]

ہوتی تہی - تحقیقات مقدمہ کی زیادہ ہوتی تہی - تشریف لیجاتے تہے - جگہ تاریخ مقررہ پر اوس
ہوتا تھا - اور دیوان صاحب تاریخ مقررہ پر اوس جگہ تشریف لیجاتے تہے - تحقیقات مقدمہ کی زیادہ ہوتی تہی
اور تمام معتبر وغیرہ موضع وال کو ساتھ شامل کر لیا جاتا تھا - بعد فیصلہ کے ایک مختصر حکم دیوان صاحب لکھکر مجلس کو
دیدیتے تہے - کہ سند اوسکے پاس رہے - دیوان کی عدالتون کو لوگ بطور قصص کرکے خوش ہوتے ہین - قرضہ کے
مقدمات مین دیوان کی بہی وہی عمل تھا - جو نواب کیوقت رائج تھا -

(۶) فیصلہ مقدمہ خون و سزاء مجرم خون کے مقدمہ مین جہانتک ممکن تھا - مقتول کے وارثان اور قاتل
مین باہم پیوند رشتہ کرایا جاتا تھا - جس سے برائی آیندہ خصومت و دشمنی کا کم اتفاق ہوتا تہا - یعنی بذریعہ پنچایت
قاتل مقتول کے وارثان سے بعجز والحاح رضامند کرکے اپنے لڑکے یا ہمشیرہ کا ساک دیدیتا تہا - اگر نبی پر باہم صلح نہو - تو
پھر خون بہا پر صلح کرائی جاتی تہی - اگر مقتول کے وارثان کو ان صورتون صلح کی خواہش نہو - تو پہر قاتل کا
بازو ملجاتا تہا - وہ بدون تکلیفات و تشددات بیرحمی کے بذریعہ پھانسی یا قتل قاتل کو مار دیتے تہے - حکم بازو ملنے کے
وقت ایک آدمی سرکاری ساتھ جاتا تھا - جو مقتول کے وارثان کو اور قسم کی بد ارادون سے جو تشددات
وغیرہ کے ہون - منع کرتا تھا - بعد سزائی کے لاش وارثان کو اوسیوقت ملجاتی تہی - اور آدمی سرکاری
واپس جاکر من وعن کیفیت عرض کر دیتا تہا -

باب چہارم در باب رواج وراثت و انتقال ملکیت

ب

نا ن	ھندو	
نمبر ۲ - تفصیل اقوام جنکا بموجب شرع محمدی کے عمل ہے		
پٹھان بابڑ پٹھان کہتران پٹھان بلخ خیل جب تہوری سکنہ موضع تہوری پرگنہ لیہ ارائیان بیٹ وساواسالی ناصرخان پولزی سکنہ دوچرضہ داھد بلوچ مران سکنہ سھل تحصیل لیہ جٹ کالرو سکنہ بیٹ کالرو تحصیل لیہ سنیان علاقہ سیر الہ سیلان کاہنگر ولانگ وامیر شاہ وبلوچ ـ	گرہست فیتو گہرباری	سانڈ بعیسر
سوائی سنیان علاقہ سیرواله کہ اون مین موافق مسلمانان نمبر ۱ کے عمل ہے - باقیین بموجب شرع محمدی کے	بروی حصص جدی ہر ایک حصہ پاتا ہے - قریب دور رستہ کا ہرگز خیال نہین ہوتا -	تشریح جواب سوال نمبر ۱ کے عمل ہے
بموجب شرع محمدی کے عمل ہے	بیوہ سے شادی جایز نہین اگر کوئی ایسی عورت کو بطور اشنائی کے گہر مین رکہے - تو اوسکی بیٹی کو جو اصلی باپ سے ہو وہ خواہ اپنی والدہ کے ہمراہ سوتیلی باپ کے گہر آیا ہو - یا اوسکے اصلی باپ کے نطفہ سے اسکی گہر اگر پیدا ہوا ہو - کچہہ حصہ نہین ملتا - صرف تا سن بلوغت پرورش پانیکا مستحق ہوتا ہے - اگر لڑکی	عورت کرنیکا دستور نہین ہے - جو کرے دوسری گور بہائی جیلا دیلوقت مکان مندر وغیرہ سے بیدخل کردیتے ہین -

جو ا

مسلمان

نمبر شمار	سوال		نمبر ۱ - تفصیل اقوام جنکا ایک رواج ہے
			سید قریشی پٹھان بلوچ جٹ شیخ لوہار ترکھان کمہار چھبڑ ماچھی موچی حجام بلال میراسی خوجہ قصائی
۸	دویم ایسی عورت جس سے بیاہ جائز نہین - یعنی غیر قوم مثلاً کنجری یا دیگر قوم سے ہو		ہماری قوم مین خواہ کسی مذہب کی عورت ہو - اگر وہ دین محمدی قبول کرے - تو اوس سے شادی کرنی جائز ہے اور جو اولاد ایسی نکوحہ سے پیدا ہو - تو وہ اولاد عورت اصلی سے حصہ وغیرہ مین کچھ تجاوز نہین رکھتے - برابر حقدار ہوتے ہین نظائر کی اسکی کچھ ضرورت نہین - اکثر خاندانون مین مثلاً پٹھان علیزی پٹھانان خواجکزی پٹھانان سدوزی پٹھانان کٹی خیل بلوچ وغیرہ مین ایسی اولاد نے برابر حصہ پایا -
۹	گولی کی بطن سے اگر اولاد ہو		گولے زادہ کا کچھہ حصہ نہین ہوتا -
۱۰	کن رشتہ دارون سے شادی کرنا جائز نہین ہے - خواہ بنسبت رشتہ داری یا دودھ یا عشق سے		مادر جسکی بطن سے ہو ہمشیرہ علمہ نانی ماسی دختر بیٹے کی زوجہ
۱۱	دختر یا اوسکی اولاد کا حق ساتھ اولاد نرینہ بحالت تقسیم ترکہ کچھہ ہے - یا نہین جیسا دفعہ ۸ باب ۴		**دفعہ ۱۰۳ - ذکر حقوق دختر یا اوسکی اولاد** دختر یا اوسکی کا حق بمقابلہ اولاد نرینہ کی مطلق نہین ہے - **نظائر** عموم دیہات مین صدہا نظرین موجود ہین - کچھ لکھنی کی ضرورت نہین - موضع جنڈہ مین مسماۃ جی دختر جیئو مرہ کرا پسران نے بابت حصہ والدہ خود عدالت ضلع مین مقدمہ دائر کیا - بموجب فیصلہ ۲ - مئی سنہ ۱۸۵۵ع ناکام ہوئے

مستثنات

تحصیل ڈیرہ اسمعیلخان	تحصیل کلاچی	تحصیل ٹانک	تحصیل بھکر	تحصیل لیہ
نمبر ۱ - موضع کوٹلہ سیدان مین مسماۃ نہر جان دختر عیسن شاہ شہید ترکہ پدری سے ترکہ مالک ہے نمبر ۲ - موضع نورنگ مین مسماۃ صاحبان دختر نمبر ۳ - موضع ماہورہ مین مسماۃ جوائی دختر نورخان کلاچی نمبر ۴ - موضع بقیم شاہ مین مسماۃ سلود دختر غازیخان لنگاری ملت کی ترکہ پدری سے مالک ہوکر مرگئی -			نمبر ۱ - موضع جنڈہ مین مسماۃ جواٹو و بہاران دختران بہارا قوم جٹ جھیرا کو حقیت پدر سے ارث مین ملے نمبر ۲ - موضع پہلیانہ مین اللہ رکہا و الہ محمد قوم جٹ اسران کو کل ارث نہین -	(گروہ) نمبر ۱ - مسماۃ لیہ جوائی دختر اسمعیل شاہ قوم سید نے اپنے مسمیان امیر شاہ و بہادر شاہ برادران حقیقی کے مقابلہ برو‌ئے تقسیم سوم حصہ پایا - نمبر ۲ - موضع سینہ والہ سی فتح اللہ قوم جٹ اسرار کی ایک پسر و ایک دختر تھی دونون نے حقیت پدری بحصہ برابر تقسیم کری -

ب ۱			
نان		ہندو	
نمبر ۲ - تفصیل اقوام جنکا بموجب شرع کے عمل ہے پٹھان بابڑ پٹھان گنڈاپور پٹھان میاں خیل تامرخان پول زئی سکنہ دو جرنو جٹ تھوری سکنہ تھوری راٹیان جٹ سادہ سادات سکنہ بلوچ مرانی سکنہ سہل جٹ کالرو سکنہ بیٹ کالرو پٹھان علاقہ شیر دالہ سیان کاہکر و لاٹک وامیر شاہ		گرہستی گجنی گرو	ڈھیر ساد
تحصیل ڈیرہ اسمٰعیل خان نمبر ۴ - موضع پنیالہ مین سماۃ گھنگی وگلبازی دختران بوستان و بائو دختر ظریف ترکہ پدری پر بر کی فیصلہ جو ڈیشل شرعًا مالک ہین نمبر ۵ - موضع میڈو دوالے سماۃ گلان دختر نور انخان بلوچ ترکہ پدری کی روسے شرعًا مالک ہین -	تحصیل کلاچی تحصیل ٹانک تحصیل بھکر تحصیل لیہ		

ب
نان

نمبر ۲۔ تفصیل اقوام جنکا بموجب شرع محمدی کے عمل ہے	ہندو	
پٹھان بابڑ پٹھان کٹھران پٹھان بلخیل ناصرخان پوپل زئی دوچرخہ داحد جٹ تہوری پرگنہ موضع تہوری آرائیان بیٹ وساوا سالی پٹھان مرزائی سکنہ موضع سہل پرگنہ لیہ جٹ کالرو سکنہ موضع کالرو تحصیل لیہ سیدان کاٹہگر ولانگ و امیر شاہ دبوٹ	گرہستی یعنی گھربار	فقیر سادہ
بموجب شرع محمدی کے عمل ہے	دونوکو اختیار ہے کہ اپنی جائداد دختر یا اوسکی اولاد ہبہ کردیوین نظایر نمبر ۱۔ موضع بہاڑ پور مین سماۃ جسی بائی و دہولن بائی دختران راجہ رام کہتری منجانب سوہاگ بائی والدہ خود۔ نمبر ۲۔ موضع انگرا پرگنہ بہکہر مین مسمی وہنی کو بہائی حقیقے کہونا مامی نے اور مسماۃ لچھمی کو نسبت نامے والدہ خود سے۔ مسمی کہوبانی کچہند پہین کنا رام داماد کو بذریعہ ہبہ دیدی۔	

ب		
نالن	ھندو	
نمبر ۲ - تفصیل اقوام جنکا بموجب شرع محمدی کے رواج ہے پٹھان بابڑ پٹھان کھتران پٹھان بلچ خیل ناصرخان پوپل زئی سکنہ دوچرخہ واحد بھٹی کھوری مذکور آرائیان بیٹ دوساوا اسکا بلوچ مرانی سکنہ سہل جٹ کالرو سکنہ موضع بیٹ کالرو سیدان کانہکر و لادگانے ایرشاہ و بلوٹ	گرہستی یعنی گھربار سے	فقیر سادہ
بموجب شرع محمدی کے عمل ہے	خواہ بیناہی ہو یا نہ - اگر قبضہ موہوب الیہان بذریعہ شکلیب سے کاہماری واپس کرنا گناہ قبیح ہے	

ب
نان

نمبر ۲ — تفصیل اقوام جنکا بموجب شرع محمدی کے ہے — حصہ د

پٹھان بابر پٹھان کہتران پٹھان بلچ قوم ناصر خان پوپلزی اور چرخو داحد جٹ تھوری سکنہ موضع تھوری ارائیاں بیٹ وساندو سمال بلوچ مرانی سکنہ بھل جٹ کالرو سکنہ موضع بیٹ کالرو سیداں کاٹھگر ولانگ امیر شاہ دیلوٹ	گرہستی یعنی گھر باہری	فقیر سادھ
بموجب شرع محمدی کے عمل ہے	شوہر دختر کی طرف منتقل ہوتی ہے منکلبہ شدہ واپس ہو سکتی ہے۔	

نمبر شمار	سوال	جواب
		مسلمان
		نمبر ۱ - تفصیل اقوام جنکا بموجب شرع محمدی کے عمل ہے
		سید قریشی پٹھان بلوچ جٹ خوجہ قصائی شیخ لوہار ترکھان کمہار جھبڑیہ ماچی موچی حجام ادلی مراثی زرگر
		دفعہ ۱۰۶ - ذکر استری دہن
۲۲	عورت کی جائداد بطور استری دہن اپنی خاوند سے پیدا ہوتی ہے کہ نہیں - بموجب دفعہ ادسو نہایت ۶ باب پنجم حصہ اول -	تحصیلات بھکر و تانکا میں کوئی جائداد عورت کی بطور استری دہن خاوند سے جدا نہیں ہوتی الا پرگنہ جات خاص ڈیرہ اسمعیلخان وکلاچی ولیہ میں چلن

ب		
نان	حصہ دوم	
نمبر ۲ ۔ تفصیل اقوام جنکا بموجب شرع محمدی کے عمل ہے		
پٹھان بابڑ پٹھان کہتران پٹھان یلم خیل تاجران بوزان سکنہ دوجرخہ جٹ تھور سکنہ موضع تھور ارائیان وساو اسماعیل پچھ مرالی سکنہ سہل جٹ کارو سکنہ ہیٹ کارو سیدان کاہنگر ولانگ و امیر شاہ وبلوچ	گر ہستے یعنی گہر باہری	فقیر سادھ
بموجب شرع محمدی کا عمل ہے	عورت کی جائداد بطور استر وچن اپنے خاوند سے جدا ہوتی ہے	عورت نہیں ہوتی

باب پنجم
درباب پویندگان خراسان
سنہ ۱۸۱۸ء

دفعہ ۲۰۰ اموہم آمد ورفت پوویندگان و مواقع تردول کردی - پوویندگان تجارتوداگران خراسانی و دیگر غریب مفلس لوگ جنکو اپنی ملک مین بر
سردی کی ذخیرہ صرف سرما جمع کرنیکی طاقت نہین - اس ملک قافلہ بنکر آتی ہین - اور دامان مین خیل دار ایک ایک جگہ ذو
کیواسطے پسند کرکے دولتمند بالدار اپنی جہولداری ڈیرہ بصورت جنکو اونکی عورات پشم شتری سے بنکر بناتے ہین - اور اونکی نوکر یا
گردی وکیزدی کر نام سے مشہور ہوتا ہے - کھڑا کرکر اوترتے ہین - اور غریب اپنے واسطے گھاس وغیرہ کی جہگیان بصورت کی جیسا
اس ملک مین فقیر نادار لوگ بناتے ہین بنا لیتے ہین جسکو کری اوترتی ہے - اوس جگہہ گویا نئی بستی بس جاتی ہے - نام ایک
کری کا ملک کری کا نام پر یا اوس سے پہلے جو نامور ملک ہوچکا ہے مشہور ہوتا ہے - جب کریان کا انتظام ہوجاتا ہے - تو پوویندگان
بوساطت باربرداری شتر مال ولایتی پنجاب ہندوستان کیطرف فروخت کیواسطے لیجاتے ہین - اور فرد دو گروہی جوان
اپنی گذران کیصورت دیکہنے مین سے چلے جاتے ہین - پیچہے کریون مین زن وبچہ و فی گہر ایک یا دو آدمی محافظ رہجاتے ہین - جنکے نگر
مال مہر و پہیڈ بکری وچرائی شتران کا ہوتا ہے - چیتر کی مہینے جبکہ موسم روز بروز ترقی گرمی پر ہوتا جاتا ہے پوویندہ لوگ ہمراہ اوسی
وطن ہر جگہ سے واپس آکر ہمراہ داپسے جمع ہوتی جاتی ہین - جب کل آدمی جمع ہوجاتے ہین - تو اول ناصران کی کریان جو زیادہ مالدار
ہین اور سوداگری کا شغل کم کرتے ہین - واپس جاتے ہین - پہر سلیمان خیل - پہر خروٹی - میاخیل لوگ سب سے زیادہ تاجر ہین - و
بماہ بیساکہ واپس آتے ہین - اور باقی پوویندہ دیگر اقوام جو جمعیت نفری خیل مین کم ہوتے ہین وبیوپاریان پنجاب وغیرہ سے
میانخیلون کی کری کے ساتہہ واپس ہوتے ہین - موقعہ فرود کری بائے ہر ایک قوم پوویندہ دامان و خراسان مین حسب ذیل ہین

دامان ملک سرکار

خراسان ملک سرکابل

قوم ناصر از نوحی تابع قندہار
خلیلاں ودیپالی و هنگیل از کرہ تابع ناکلای تانے متصل غزنی
قوم نیازی از علاقہ مقر تاکرہ باغ
قوم میانی از علاقہ مقر تاکرہ باغ

جلادخیل ناصر موضع سگو - کمال خیل ناصر موضع دراہن متصل مکان سنجر فقیر - بہادر خان دراہن
چلاک خیل ناصر زرکنی - کمال خیل ناصر موضع گرہ گلداد خان - بہار خیل ناصر موضع زرکنی - سو خیل ناصر چودہوان
ست خیل ناصر موضع چودہوان - موسی زئی ناصر موضع چودہوان

اقوام خروٹی وغیرہ جو سرِ سنگر قریب بہ زرمت

زنگی خیل سلمان خیل — بر درہ گرب
موسی زی سلمان خیل — متصل کوہِ تعلو
قریشی خیل سلمان خیل — سگو و کہا ڈر
عالم بیگ خیل سلمان خیل — پینا تہ
داود خیل سلمان خیل — سنگڑی و پنیالہ و کہا ڈر

مالی خیل سلمان خیل — ببار
غلام خان سوری و رضا یا خان — ببار
میان خیل — بیر و کٹ و ملانہ و دابن
دوتانی — بیر و کٹ ملانہ
سپر کٹی — بیر و کٹ ملانہ

مسوری — بیر و کٹ ملانہ
خروٹی دمیانی — میان پور و دیوان شاہ و بوڑی و درہ گرب تا تنگ بہادر پور

دفعہ ۱۰۸ - انتظام حفاظت بحالت کوچ کڑی - کڑیون کی آمدرفت کیوقت ہر ایک قوم کا خان جو جلب سے یعنی سردار کہلاتا ہے جسطرح مناسب ہو - باتفاق صلاح ملکان انتظام کرتا ہے - قوم کے مختلف شاخون سے جس جس شاخ کے آدمی دل چلے بہادر ہوتے ہیں اون سے بعض کو کڑی کے آگے بعض کو پیچھے تعینات کیا جاتا ہے - سوا اسکے چند سوار و پیادہ پاسبان جنکو بدرقہ بولا جاتا ہے - اور اجرت مقررہ وہ فی نفری و باردان پر حسب جائز وصول کرکے لیتے ہین - ہمراہ ہوتے ہین - یہ لوگ کڑی کے آگے پیچھے داہین بائین تو ڑیدار بندوقین اوٹھائے تفنگچہ تلوار لئے ہوئے چلتے ہین - اور خود کڑی کے لوگ بھی مسلح ہوتے ہین - جبتک کہ کڑی منزل مقصود پر پہونچ جاوی - ہر ایک کو اپنے مال و جان کا خوف عظیم ہوتا ہے - راستہ مین پہاڑ کے بیچ موقعہ بموقعہ غارتگران جو انتظار مین ہوتے ہین بمراد غارتگری کڑیون پر تاخت لاتے ہین - سب سے سخت اور مشکل بیوپاریان کو وہ گمبل کے راستہ وہ منزلین ہوتی ہین جنمین قوم وزیری و سلیمان خیل مین گذرنیکا اتفاق ہوتا ہے - کیونکہ اندونون قومون کا زیادہ تر گذارہ غارتگری پر ہے - سوا اسکے غارتگران کے سلمان خیل و خروٹی پوینده بھی دوسرے کا مال لوٹنے سے فرق نہین کرتے -

دفعہ ۱۰۹ - واقعات مبدا فساد پوندگان - بموقعہ تنگ رستون کے پہاڑ مین بہت دفعہ باہم پوندگان مین تکرار ہو جاتا ہے اس تقریب سے کہ جب ایسے موقعہ پر چند کڑیان جمع ہو جاتی ہین - تو ہر ایک کڑی والے اول اول گذرنیکے واسطے پیشقدمی کرتے ہین اس کشمکش مین مال ہر ایک دوسرے سے رلجانیکے سبب تکرار پیدا ہو کر نوبت جنگ و جدل تک پہونچ جاتی ہے - ایسے موقعون پر

اسباب کا تحمل (کہ وہ دوسرے سے بہی تال سے عبور کرے) کوئی نہین کر سکتا - کیونکہ ایسے موقعون پر جور وڈ گیٹ کو بہت فرق ملتا ہے - دوسرا یہہ بہی خیال ہوتا ہے - کہ شاید پہی اور کڑے نہ آجاوے - تیسرا تنگ افغانی بہی رستہ سے روکتا ہے -

دفعہ ۱۱۰ درباب چلن پوئندگان میانخیل نیازی و کنڈی وسپانی نیک چلن ہین - باقی سلمان خیل و خروٹی دنا مر فراق - سلمان خیل خروٹیمین سخت دشمنی ہین - بوقت آمد رفت راستہ مین جب اونکی کڑیان کا اتفاق ہو جاتا ہے - تو جنگ ہو کر کشت و خون تک نوبت پہونچ جاتی ہے - اور فریق زبردست مغلوب کا مال لوٹ لیتا ہے - لیکن اب خروٹیون کی درخواست پر کپتان مکالیصاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نے سلمان خیلون کو فہمائش کری ہے - اور برای آیندہ جس فریق کی بروئی شہادت و دیگر ثبوت گان زیادتی معلوم ہوگی اوس سے ہر بر تت [illegible] علاقہ سرکاری مغلوب کو ہرجانہ دلوایا جایا کریگا -

دفعہ ۱۱۱ طریق وصولی زرترنی و جرمانہ و ضوابط اطلاع حکم سرکار و تعداد زرترنی - جب پوئندگان کی کڑیان دامان مین آتے ہین - ہر ایک امر انتظامی کی اطلاع ملک کے معرفت کڑی مین ہوتی ہے - اور رقم جرمانہ وغیرہ بہی جو کڑی پر بحکم صاحب ضلع واجب الوصول ہو - ملک وصول کر کے داخل کرتا ہے - اور ایسی رقم بطریق بتانی حسب حیثیت ہر ایک باجہہ ہوتی ہے - پوئندگان پر کسی قسم کی ٹکس سوائے اسمامیعہ [illegible] زرترنی بابت گہاس چری دامان جو سکہون کیوقت دیتے تہے - نہین ہے - صرف وہ جب تک کہ پہاڑ کے نیچے اوترے رہتے ہین - درہ ہای متصلہ کے چورون سے محافظت کرتے ہین - رقم زرترنی کی کڑیان پر باجہہ حسب مندرجہ فہرست ذیل ہے -

نمبر شمار	نام کڑی	نام ملک کڑی	تعداد زرترنی
۱	شہباز خان پہنے	درک خان	[illegible]
۲	گل خان پہنے	شاہ محمد خان	[illegible]
۳	محمد خان نیازی علیخیل	ممریز خان	[illegible]
۴	رمضان خان ناصر	علی خان	[illegible]
۵	زین گل و قاسم خروٹی	قاسم خان	[illegible]
۶	کلان خان ناصر	نواز خان وغیرہ	[illegible]
۷	احمد خان نیازی	قادر خان و شہاب الدین خان	[illegible]
۸	امیر گل خان اپاخیل	ترین خان	[illegible]
۹	غزنخان و دو تالے میانخیل	سردار خان وغیرہ	[illegible]
۱۰	قتال خان سرپرگڑی	سردار خان	عمہ
۱۱	ہنگ خان پہنے	شاہ محمد خان پہنے	[illegible]
۱۲	حیات خان پسنے	حیات خان	[illegible]

باب ششم در باب جمیع بندوبست و قانون و ترتیب
کاغذات

دفعہ ۱۱۵۔ ذکر بندوبست قانونی و تعیناتی عملہ حکام سلف خراج سرکار مختلف طریق سے وصول کرتے تھے۔ پہلے بحصیلداری
جنہیں دیوان ساون مل صوبہ ملتان کی حکومت تھی - تو آباد زمینات کی پیداوار سے ½ حصہ سرکار لگکر باقی ہر فی بیگہ
تک وصول ہوتا تھا - اور پختہ پورانی زمینات سے ½ و ⅓ حصہ سرکار و ایک روپیہ ۱۰ - فی بیگہ تک مقرر تھا - گو نگلو و کنال کا
خوردہ نرگاوان معاف تھے - گنا و ترکاری و تماکو فی کنال حسب ذیل تماکو - کپاس - گنا - ترکاری - کچھ ہو کر بشرح ضبطی
معاملہ وصول ہوتا تھا جن میں سات روپیہ سے لیگر بارہ روپیہ تک فی جوڑہ کے حساب چاہات کی نقد جمع مقرر تھے - جسکو پیتہ کہتے ہیں - یہہ جمع بانا غا
معاف ہو جایا کرتے ہے - وہاں میں جہاں دیوان لکھی مل ناظم کی حکومت تھی سمت ۱۹ میں جب ملک پنجاب ضبط ہوکر داخل
ممالک محروسہ سرکار ہوا - تو اوسوقت پورانی کارواروں کے کاغذات وصولی جمع لیکر تین سال کی جمع کا اوسط نکالکر ہر ایک موضع
کیواسطے جمع مقرر کیگئے - مگر چونکہ یہہ جمع سخت تھی - اور لوگ ایک کم استطاعت و سر اعادی ادائی جمع نہ تھے - بہت سا
لوگ ملازمت کرتا دلسے محصول زمینات معاف کہاتے تھے - اب اونکو جمع لگائی گئی - اسلئے ادائی کرنا جمع کا لوگوں کے
واسطے سخت مشکل ہوا - متواتر سنگینی جمع کی درخواستیں گذرتی رہی ہیں - اور اکثر موضعون باقیات رہگئے - اسلئے ضرور ترمیم
جمع بندوبست ہوئی سمت ۱۹۱۱ پچھلے جمع ترمیم ہوکر بہت سا مواضعات کی جو سختی جمع کے باعث لاچار تھے رعایتیں دیگئیں -
مگر تاہم یہہ رعایت کافی نہوئی - سمت ۱۹۱۵ پھر بندوبست ہوا - پہلے دونوں بندوبستوں میں کاغذات مرتب نہیں ہوئے
اس بندوبست میں تمام اراضیات آباد پیمود ہوکر چند سالوں کا اوسط پیداوار لیکر اور اوسکا مقابلہ پیداوار سال بندوبست سے
کرکر جمع مقرر کیگئے - تعداد جمع ہر ایک بندوبست کی دیکھنے نقشہ الف سے ظاہر ہوسکتی ہے - چونکہ جمع بندوبست سرسری
اخیر سمت ۱۹۱۵ بہت نرم تھے - اس رعایت کے سبب کسان لوگ جو پچھلے حکام کی سخت جمعبندی کے
سبب سے بیدل اور خستہ حال چلے آتی تھی - آسودہ حال ہوگئے - اور اونکو سرسبزی آئندہ آبادی زمینات و
و درستی سامان زراعت کا زیادہ تر شوق ہوگیا - جسکا نتیجہ بہت سے زمینات ویرانہ آباد ہوکر

ہر ایک موضع مین زمین مزروعہ پہلے سے دو چند سہ چند سے بہی بڑہ گئی - اکثر دیہات مین نو آباد کے
آمدنی ہی مطالبہ سرکار کے کافی ہوتی رہے - سوائی تہل کے کہ اس مین قلت بارش سبب اور دامان مین
چند مواضعات جنکی طرف پانی رودون کا موتہہ بہر گیا تہا - باقی سے جمع بسہولیت تمام وصول ہوتی
رہے - اب چونکہ لوگ بہت مدت فایدہ کثیر اوٹھا رہے تہے - اور اونکی حالت کے مقابل برای آئندہ ایسے
فیاضانہ رعایت کی ضرورت نرہی تہی - اسلیے حسب الحکم گورنمنٹ پنجاب از روی اشتہار نمبری ۲۱ - مورخہ
۲۲ - فروری ۱۸۷۴ء بندوبست قانونی ضلع کا جاری ہوا - اور سٹلمنٹ چارج مسٹر ٹکر صاحب بہادر مہتمم بندوبست
ہو کر تشریف لائے - اور منشی چھجیت لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست بموجب گورنمنٹ گزٹ مقرر
ہو کر آئے - اور ہر ایک تحصیل مین ایک ایک سپرنٹنڈنٹ جنکو ڈپٹی مال کی اختیار دیگئی مقرر ہوئے -

دفعہ ۱۱۶ - ذکر محالات پہلے وہ محال اس ضلع کے بڑے بڑے تہے - اور اونکی اندر چہوٹی چہوٹی
مواضعات جنکی علیحدگی اونکے حقوق و ذمہ واریان مین فرق نہین ڈالتی تہے - بہت تہی - اور پہلے سے
بہی اونکے باہم حقوق جدا جدا تہے - علیحدگی مین اونکو لوگون کے بہی رضامندی تہی - اسلیے صاحب مہتمم بندوبست
بہادر نے ایسے حالات مین جہان نقصان نہین تہا سہولیت پیمائش و کاغذات کیواسطے جناب صاحب مہتمم بندوبست بہادر نے
جدا جدا اسم قرار دیئے - جو دیکہنے نقشہ الف سے معلوم ہو سکتی ہے -

دفعہ ۱۱۷ - ذکر طیاری کاغذات - پٹواری اس ضلع کے کام پیمائش و ترتیب کاغذات بندوبست سے
واقف نہین تہے - چند مدت اونکو کام سکہلایا گیا - مگر چونکہ رقبہ مواضعات زیادہ تہا - اگر ہر موضع ان سے پیمائش کرایا جاتا تو بہت

مدت صرف ہوتی - اور خرچ بڑہ جاتا - اسلیے بہت محرران واقف کار جنہون نے اضلاع پنجاب مین بہی کام کیا تہا
پیمایش و ترتیب کاغذ کہیوٹ کے اچہو واقف تہے - آمدنی مدہواری سے بطور مددگاران پٹوار مقرر کئے گئے
اور پہلے کام حدبست کا شروع ہوا -

کام شروع ہونے سے پہلے ایک ایک اشتہار میعادی پندرہ پندرہ بیس بیس دن گذرگاہ عام ہر ایک موضع
مین لگایا تہا بدین مضمون - کہ اس تحصیل مین موضع دار اپنے اپنی حدود کی برجیان و حلقہ اوس ہیئت کی جسکا نمونہ
دروازہ تحصیل پر بنایا گیا تہا بنادیوین اور منصرمان کو تاکید ہوئی - کہ وہ اپنے اپنے حلقہ مین گشت کر دیکہین - اور
جس جس موضع مین تعمیل اشتہار ہو چکی ہو - اطلاع دیوین - چنانچہ بعد آنے رپورٹ منصرم کے ہر ایک موضع مین ایک ایک
واقف کار پیمایش کنندہ تعینات کیا جاتا تہا - اور ہر ایک کو نقل ہدایت چکبندی جو صاحب مہتمم بندوبست نے بنائی تہی ملجاتی تہی -
حسب ہدایت صاحب ممدوح مشمول الیہ پیمایش کنندگان زمین کی قدرتی اختلافات ناموں پر چک بندی کرتے تہے - اور برابر سے
حدود دیگر دیہات کی وقت نمبرداران سرغنہ پٹی داران دیہات زیر پیمایش و ملحق حاضر رہا کرتے تہے - جبتک کہ چکبندی
و ہاک بست کا کام ہوتا تہا - منصرم و ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ دوسرے تیسرے اوسکی پرتال و ہدایت کی پابندی دیکہتے تہے - اور
صاحبان سپرنٹنڈنٹ بہی - صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست و صاحب مہتمم بندوبست بہی دورہ کر کے کام پڑتال فرماتے
رہی چنانچہ وہ ایسا کوئی موضع ہو گا - جو صاحب مہتمم بندوبست بہادر کے ملاحظہ سے رہگیا ہو -

بعض بعض موضعات جہان باہم بنہ کا جہگڑا ہوا تہا - اوسکی نسبت یہہ وطیرہ تہا - کہ پیمایش کنندہ اون نشانون پر جو
دونون موضعات کے لوگ بتلاوین پیمایش کر لیتا تہا - اور ایک لین کمیاس کی بموجب نکال لیتا تہا - تہہ تینون لین اوس وقت تک

کاحکام

کہ حکام فیصلہ کرین - حاکم تحقیقاتین منصرم کی رپورٹ پر پہلے صاحب سپرنٹنڈنٹ مفصلونکی ذریعہ اگر دونون فریق
رضامندی سے تسلیم کرین - فیصلہ کرادیتے تہے - بشرطاہم تصفیہ بر سر موقعہ بند دیکہکر عمل کماپس و عمل موجود کو
دیکھکر نتیجہ رائے خود لکہکر مثل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست کی خدمتمین بہیجدیا کرتے تہے - اور صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ
بر سر موقعہ بنہ کو دیکھکر بثبت رائے خود کاغذات جناب صاحب مہتمم بندوبست کی خدمت مین بہیجدیتے تہے - جو حکم صاحب ممدوح کا صادر
ہوتا تھا - بموجب اوسکے بنہ تعین ہوجاتا تھا -

ہماک لبست و چک لبست کا کام ختم ہونے پر ترتیب شجرہ کشتوار کا کام شروع ہوا - اسکے واسطے اہلکاران نقشہ
حدبست و چک لبست کا عکس لیکر اوسکے اندر پیمایش کشتوار شروع کی - جبتک کہ پیمایش ہوتی رہی - ہر روز وہ زمیندار
جنکی کہیتون کی پیمایش کی نوبت پہنچ گئی ہو - ہمراہ پیمایش کنندہ کے رہکر پیمایش کراتے تہے - اور پرچہ اپنی حقیت کا
ساتہہ لیجاتے تہے - بعد پیمایش کے ہر ایک کا کہیت خسرہ منتخب پر درج ہوکر نقل اوسکی اوسکے پرچہ پر لکہکر دیجاتی تہی -
اس سے زمینداران کو بہت موقعہ حاصل تہا - کہ وہ ہر معاملہ مین موقعہ پر اپنی تسلی کر لیتے تہے - کاغذ
بہر صورت صحیح طیار ہوتا تہا - اور جبتک کہ پیمایش جاری رہتی تہی - منصرم و ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پڑتال کرکر کام
جانچتے رہتے تہے - افسران اعلی بہی دورہ کرکے ہر ایک کے کام کو ملاحظہ فرماتے تہے -

پہلے اس ضلع مین پٹھان لوگ دوامان کی پیمایش مرلہ کنال گہماو وغیرہ سے بالکل ناواقف تہے
جب اونکو ضرورت پیمایش اتفاقیہ پڑتے تہے - تو متوسط قد آدمی کے ساتہہ ایک لکڑی ناپ کر اوس سے زمین
پیمایش کرتے تہے - اور عرض طول زمین ہموار کرکر تعداد اوس لکڑی کے یاد رکہتے تہے - الآیار کی تحصیلات لیہ
وبہکر مین پہلے سے ہی لوگ مرلہ کہماو کنال سے وقف اتے ہین - پیمایش کے واسطے وہ کرم مسل پٹھانوں کے

بہیجکے۔ مقدمان بہ نشاندہی نقشہ کشتوار زمینداران کو اونکی کہیت دیکہلا کر اور چہوا اسکی تصدیق و گرداوری کو تصدیق کر کر پرچہ منتخب پر اپنے تصدیق لکہدی۔ پہر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے ہر ایک پرچہ کو تصدیق کر کر غیر متنازعہ کہاتوں کا فیصلہ کر کر اونکی اندراج کیصورت قایم کرے۔ اور متنازعہ کہاتوں پر خاص سپرنٹنڈنٹ نے حکمدیا۔ مگر چونکہ پہلے بندوبستوں مین کاغذات حقیت و تصفیہ حقوق طیار نہین ہوئے تہے۔ اسلئے بنظر مزید احتیاط صاحب مہتمم بندوبست بہادر نے ہر ایک موضع کیصورت قایم کرنیکے واسطے مثل صورت دہی بنانیکا حکم دیا۔ تصدیق کیے وقت ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ شجرہ انساب کیوٹ حقوق مالکان رجسٹر بیانات مزارعان و رواجات کی کاغذ بنا کر بحاضری زمینداران صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیش کرد یا کرتے تہے۔ خاص سپرنٹنڈنٹ بعد تصدیق مثل صورت دہی بنا کر اور تمام کاغذات کا نتیجہ لیکر اوسکی بموجب صورت موضع و استحقاق قابضان تجویزاً قایم کر کر مثل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست بہادر پاس بہیجدیتے تہے اور صاحب محتشم الیہ بعد تجویز و تحریر اخود بخدمت صاحب مہتمم بندوبست صاحب مہتمم بندوبست بہادر اون تمام کاغذات کا ملاحظہ کر کر حکم مناسب صادر فرماتے تہے۔ اسی طرح یہہ مشکل اور نازک کام بہی احتیاط اور کوشش سے ختم ہوا۔

دفعہ ۱۱۸۔ ذکر تصفیہ نمبرداری۔ بندوبست سابق مین نمبردار ہر ایک موضع مین مقرر رہے۔ مگر بندوبست حال مین بباعث تقسیم جدید محال و صورت حقیت موجودہ کے ہر ایک محال مین مسلہ نمبرداری از سر نو مرتب ہوئین۔ اس تحقیقات مین جہانتک ممکن تہا پورانہ نمبرداروں کی رکہنے مین کوشش کی گئی۔ اور اکثر وہی بحال رہے۔ الا بعض بعض محالات مین بوجہہ اسکے کہ نمبردار اجارہ دار غیر مالک تہا۔ یا اون محالات مین جو نئی قایم ہوئی ہین۔ اونکی ملکیت نہی وہان مجبوراً جدید نمبردار کی ضرورت پائی گئی۔ ایسے جگہہ ایک ایک دو دو نمبردار وہ شخص ملکیت و تعین

دوسرون پر فوق رکہتے تہے - اور پہلے بہی جدآبا رسے وہ موضع کے اندر سرغنہ چلے آتے تہے - اور لوگ
بہی اونپر رضامند تہے - چن لئے گئے - تحصیل کلاچی مین بوجہ خام تحصیل بعض بعض علاقہ مین نمبردار پہلے سے
مقرر تہے جیسکہ چودہوان و اوسترانہ - اور اون علاقون کی ایسی صورت ہے کہ مالکان علاقہ خاص مقام مین دور دور
مقامات مین رہتے ہین - اور اندر علاقون کی ملکیت بوتکہ غنڈی وار ہے - پٹھانون مین ہر ایک تکہ و بو کی مالک دوسرے
بوسے غنڈے تکہ کے افسری کو نہین مانتے - بلکہ ایسے صورت مین فساد ہونے کا احتمال ہوتا تہا - اسلئے ہر ایک
غنڈی دغیرہ جو سرغنہ تہے - وہ نمبردار مقرر کئے گئے - اور مضافات مین مزارعان سے ایک ایک [illegible] جو پہلے سے
مالکان کیطرف سے کاربیگار موضع کا کام کرتا تہا بلفظ ماتحت نمبردار تجویز کیا گیا - جو بعوض خدمات نصف پچوترہ کا کیا گیا
غنڈی تبلی وار کے مخالف صرف ایک دو علاقون مین جہان دوسرا نمبردار مقرر کرنے سے حاملان علاقہ کے [illegible]
فرق آتا تہا - اور سرکاری خدمات مین نقصان - وہان فقط خوانین نمبردار ہے -

دفعہ ۱۱۹ - درباب تقرری ذیلداران - پہلے اس ضلع مین ذیلدار مقرر نہین تہے - بندوبست حال مین بہ تجویز
جناب صاحب مہتمم بندوبست بہادر سوائے پرگنہ کلاچی و ٹانک کے ذیلدار مقرر ہوئے - وہ لوگ جو علاقہ مین عزت و
حیثیت مین دوسرون پر سابق تہے - پرگنہ ٹانک و کلاچی مین اکثر پٹھانون کے علاقہ مین جنہین اونکو
دوسرے کی حکومت ناگوار معلوم ہوتی ہے - اسجگہہ اگر ذیلدار مقرر کئے جاتے - تو بجائے فایدہ کے
نقصان متصور تہا - اسلئے ذیلدار اندر پرگنون کے نہ بنائے گئے - فہرست نام و حلقہ ذیلداران کے
دیکہنے نقشہ مشمولہ سے معلوم ہو سکتی ہے -

دفعہ ۱۲۰
درباب
چکلہ بندی

(اس صفحے کی آگے نقشہ صفحہ ۳۰۹ و ۳۱۰ چسپاں کیا جاویگا)
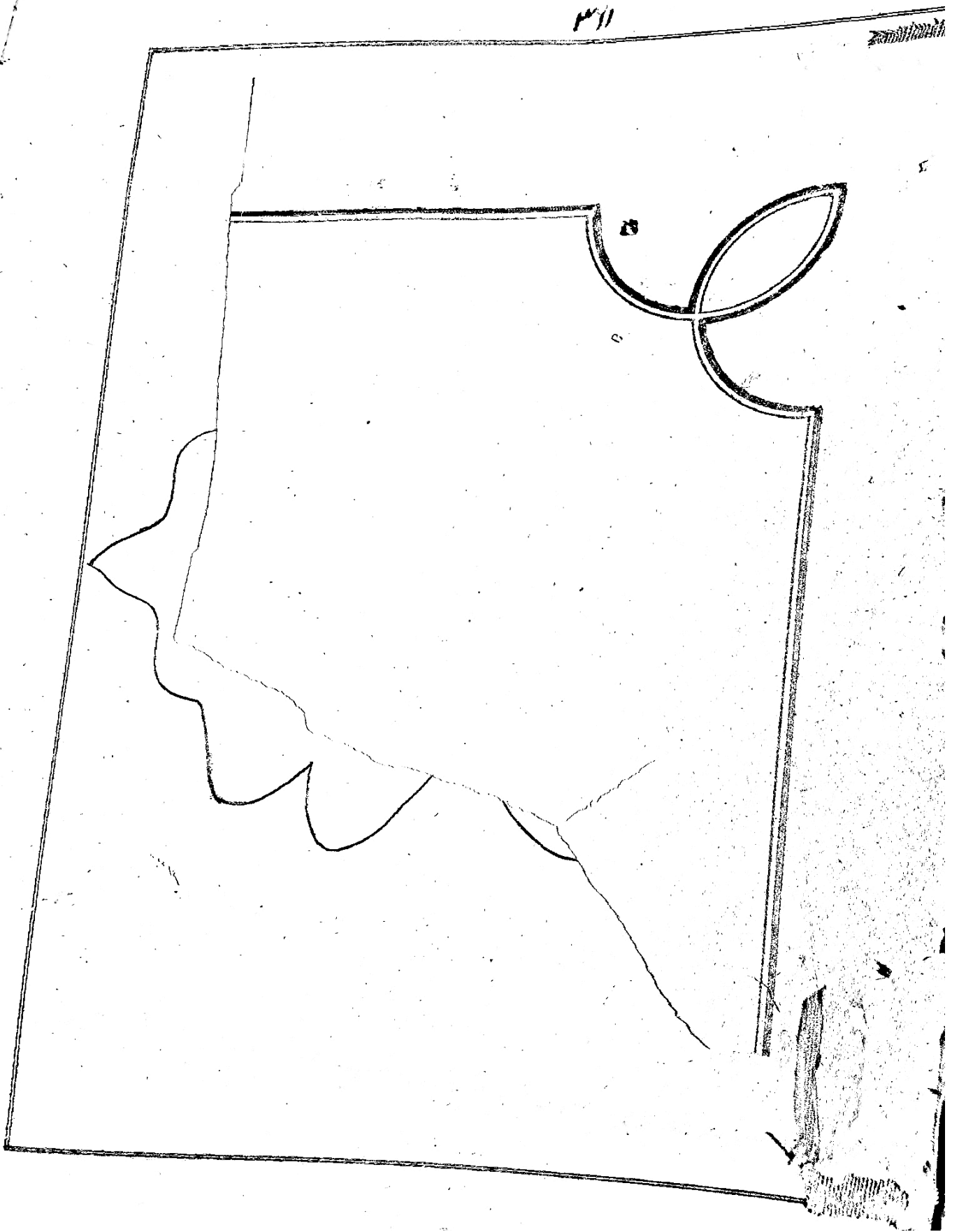
دویم رقبہ قتموار ضلع
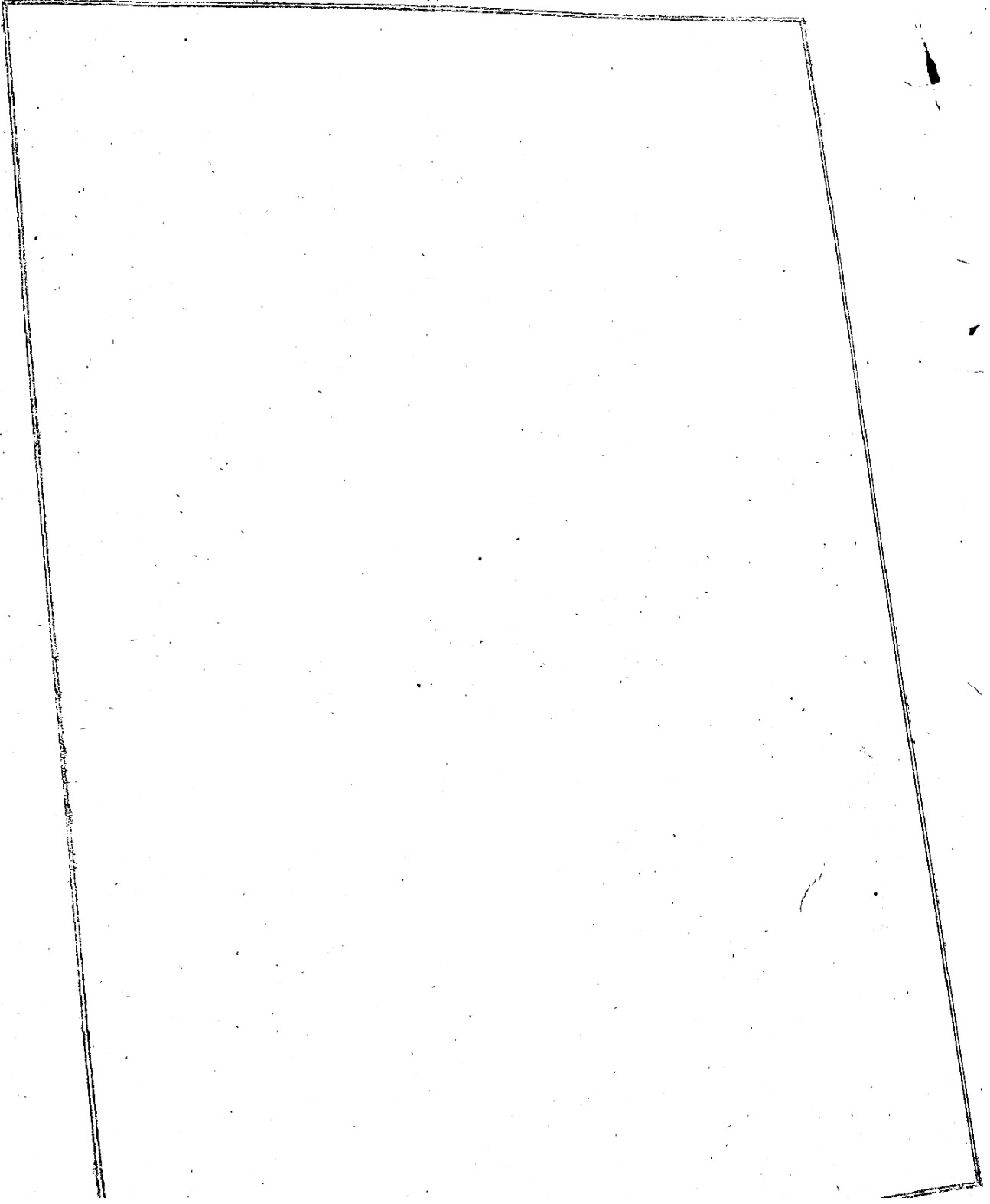
ضمن سوم در باب ذکر چکلہ بندی

تحصیل ڈیرہ خاص - اس مین دس چکلہ ہے - اصل مین رقبہ پانچ قسم کا ہی - یعنی پانچ چک پر تقسیم ہو سکتا ہے - رقبہ سیلابہ جو دریائے سندھ سے لگتا ہے - رقبہ پہاڑی متصل گری خور - رقبہ ریگستان متصل نیا لہ وہ رقبہ جو پہلے سابقہ زیر صدمہ دریا ہوا - جس مین ایک پانی دریا کا چڑہتا ہے - لیکن جسمین چشاما بہت ہین اور زمین پختہ ہے - رگ پہاڑ پور کے نام سے مشہور ہے - باقی رقبہ اس تحصیل کا دامان ہے اسمین کاشت صرف آب رود کوہی کے ہوتی ہے - اور کاشت بندون کی اندر ہوتی ہے - علاقہ بندالہ و پہاڑ پور کا علیحدہ علیحدہ چکلہ تجویز ہوا ہے - رقبہ سیلابہ دریا سے سب ایک قسم کا رقبہ ہے لیکن لحاظ ذیل سے تین چکلہ بنائے گئے - عموم مواضعات چکلہ کچہ مین آتے - لیکن بطرف شمال چکلہ شور مقرر ہوا - اس لحاظ سے - کہ عموم مواضعات سیلابہ اس چکلہ کا پہاڑی رقبہ بہی رکہتے ہین - اور اسمین سب کر قریب تمام پہاڑ اس حصہ کے شامل ہے - اور کچہ کچہ چکلہ پہاڑ پور و بنیالہ مین بہی ہے - اور بطرف جنوب چکلہ کہیری علیحدہ کیا گیا - کسواسطے کہ دوسرے سپرنٹنڈنٹ کے ذیل حلقہ ہے - دامان کا چار چکلہ بنایا گیا - بلحاظ نالجات جنسے آبپاشی ہوتی ہے - حسب ذیل گمبل - ٹکوارہ - لونی اول یعنی مواضعات سرویہ جو لونی پر ہے - لونی دویم مواضعات پائین - لونی گڈہ ٹوئیہ - ایک پانچوان چکلہ میرن جسکو آبپاشی رمک و ریگستان کی رود سے ہوتی ہے - تحصیل کلاچی اس تحصیل مین تجویز چکلہ بندی بلحاظ حدود ذیل تمون کی کی گئی - کسواسطے کہ ہر ایک قسم کا ایک علیحدہ ملک مشہور ہی - اور اکثر ہر ایک مین پہلے سے علیحدہ چکلہ

طریق وصولی معاملہ کا چلا آتا ہے اسطرح پر چکلہ ذیل - گنڈاپور - میانخیل - بابڑ - اوسترانہ - دولت والہ - مقرر کئے گئے - باقی رہگیا - علاقہ وہوا و فتح خان - جسکا ایک چکلہ بنایا گیا - جسمین لوگ متفرق قوم کے رہتے ہین - کھتران - بلوچ جٹ وغیرہ اصل مین اس کل تحصیل کا رقبہ صرف دو قسم کا ہے - دامانی دریائی سندھ - رقبہ دریائی قلیل ہے کل چکلہ وہوا مین واقعہ ہے - باقی رقبہ چکلہ رودکوہی سے سیراب ہوتا ہے - اور اکثر ہر ایک تمن مین کچھ کچھ زمین از قسم کالا پانی ہے - تحصیل ٹانک مین چار چکلہ بنائے گئے - کنڈی عموماً زمینداران قوم کنڈی کا اس مین غلبہ ہے - اور کاشت قسم رودکوہی و بارانی ہے - آبپاشی - سوہیلی - آنکواڑ وغیرہ رودکوہی کے ذریعہ سے ہوتی ہے - دویم چکلہ جٹاتر - اس چکلہ مین لوگ قسم متفرق ہین - اور ملک پہلے سے بنام جٹاتر مشہور ہوا - کسواسطے کہ مواضعات شرقی مین جٹون کا غلبہ ہے - تو بھی قوم افغان بلوچ متفرق جٹون سے برابر ہین - اور کل رقبہ کالا پانی سے سیراب ہوتا ہے - جو ٹانک گمبیل کے زام سے نکلتا ہے - لیکن کالا پانی بندون مین لگایا جاتا ہے - جیساکہ رودکوہی کے پانی سے کاشت ہوتی ہے - چکلہ گمبیل اسمین اکثر افغان متفرق ہین - پہلے سے گمبیل مشہور ہے - کسواسطے کہ آبپاشی اسکے رود گمبیل کالا پانی سے ہوتی ہے اور اس چکلہ و جٹاتر مین زیادہ فرق - کہ جٹاتر مین کاشت اوپر بندون کے ہوتا ہے - جسکو وچوے بولتے ہین اور کاشت اس مین بطور ٹانڈی خلہ جات زمین پر پانی لگاتے ہین - چکلہ بہنی اس چکلہ مین کاشتکاران اکثر بہان ہین - اور معاملہ پہلے سے بطریق خام وصول ہوتا رہا ہے - آبپاشی زام ٹانک کے پانی سے ہوتی ہے - الا طریقہ آبپاشی بہ نسبت چکلہ جٹاتر مختلف ہے - ان وجوہ پر علیحدہ چکلہ بنایا گیا (لیکر لیہ

زمین نشیب والی

ان دو تحصیلوں میں حیثیت زمین ہم شکل ہے - اور زمین دو قسم کی ہے - تہل نشیب - زمین نشیب

کل طغیانی دریا سندھ سے سیراب ہوتی ہے - لیکن جسقدر کنارہ تہل کا نزدیک ہو جاتا ہے اوس میں کثرت ہیں -

اور جو غربی حصہ نشیب ہے اوسمین صدمہ دریا سندھ زیادہ ہوتا ہے اور چاہات کمتر ہیں - اسلئے کل نشیب

ہر دو تحصیل کا دو چکلہ ایک کچھ ایک پکہ تجویز ہوا - تحصیل بھکر مین علاوہ اسکی شمالی حصہ

نشیب کا ایک علیحدہ چک بیٹ تجویز ہوا - چکلہ بیٹ اگرچہ چکلہ کچھ سے نزدیک ہے - لیکن یہہ فرق ہے

کہ چکلہ کچہ پار کنارہ دریا سے لگتا ہے چکلہ بیٹ دریا کے درمیان واقعہ ہے - (تہل) رقبہ تہل سمت

شمال و طرف شرق زیادہ اونچا ہے اس مین عمق چاہات بہت زیادہ ہے - اور کاشت چاہے

بہت کم ہے - اکثر لوگ مال مویشی سے اپنی گذران کرتے ہین - کچھ کاشت بارانی بھی ہے - اور لوگ

ہندوانہ و ٹہنگ کو عام طور کاشت کرتے ہین - یہہ رقبہ کل تحصیل بھکر مین واقعہ ہے - اور اوسکا

چکلہ کلان تہل بنایا گیا - اس سے نیچے چاہات زیادہ ہین تب بھی اکثر تہوڑی ہین - بہت نہین

اور چاہات جو واقعہ ہین اکثر نزدیک نزدیک دگرون مین واقعہ ہین - اور ایسے دگرون مین

دور تک زمینات افتادہ واقعہ ہے - چکلہ تہل تحصیل لیہ منجملہ اس قسم کا ہے یہہ کل رقبہ تہل بھکر

باستثنائے چکلہ تہل کلان - لیکن علاوہ اسکے تحصیل لیہ مین ایک اور رقبہ متصل دہایہ نشیب

واقعہ ہے - اور جو اکثر ہموار ہے - اور عمق چاہات اوس مین کم ہے - اور آب بھی کم ہے - اور جو

درختان جنڈی زیادہ ہین تہل جنڈی سے مشہور ہین - مگر بلحاظ صورت ملک چکلہ بندی کیا جاتا

تین چک

دور دور تین چاک ہوتے تھے - لیکن اکثر موضعات جو ڈاپہ نشیب پر واقعہ ہین اونکا رقبہ درمیانی تک جاتا ہے خصوصاً تحصیل لیہ مین اور چکلہ بندی بلحاظ موضعات کی ہوئی ہے - کچھ حصہ تہل درمیانی تحصیل بہکر چکلہ کچہ تہ نشیب کے شامل کیا گیا - اور باقی کا چکلہ دگر بنایا گیا - جنکی موضعات سالم تہل مین واقعہ ہین - تحصیل لیہ مین قریب تمام تہل جنڈی وبھاری حصہ تہل درمیانی بلحاظ حدود موضعات چکلہ نشیب کے ساتھہ شامل کیا گیا - اور جو موضعات باقی بطرف مشرق واقعہ ہوئی اونکا علیحدہ چکلہ تہل بنایا گیا نتیجہ یہہ ہوا - کہ چکلجات بقدر مندرجہ نقشہ مشمولہ ہونگی -

دفعہ ۱۲۱۔ ذکر تجویز جمع طیاری نقشجات جمع

بموجب سرکلر نمبر ۲۰ ۱۸۶۰ء
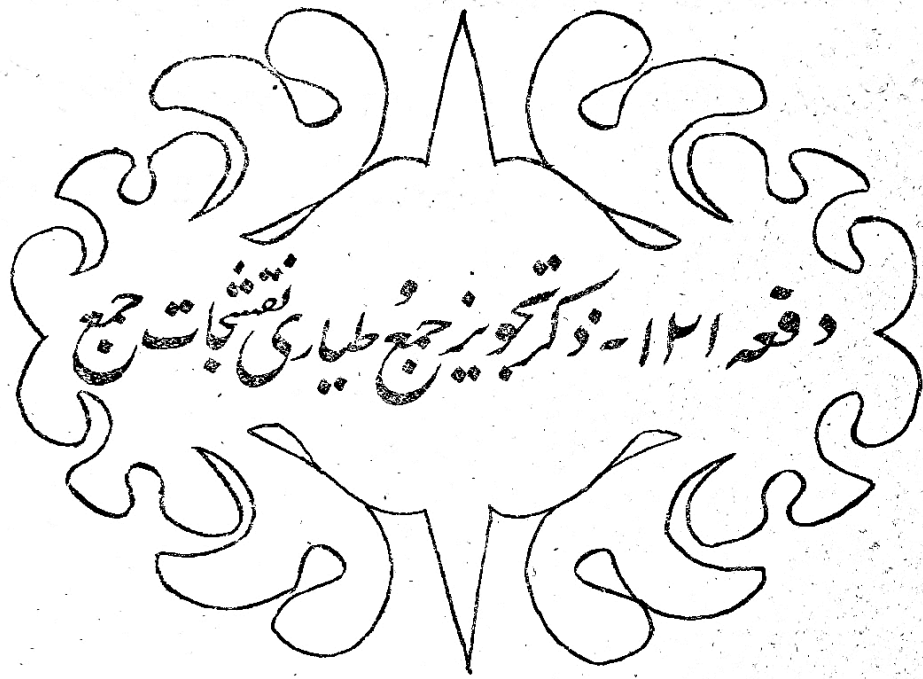
اول افسران بندوبست نے بذاتہ خود اجناس مختلف کا امتحان
کیا۔ اور زمینداران ذیشعور سے رائے بہ نسبت پیداوار فی ایکڑ لی گئی۔ اوسپر ایک اوسط پیداوار
فی ایکڑ اجناس قایم کیا گیا۔ نرخ نامہ بست سالہ ساہوکاران سے لیکر اوسط نرخ سالوار نکال کر
بموجب اوسکے جمع جنسوار مقرر ہوئی۔ جو نقشہ جنسوار مشمولہ مین درج ہے۔ پرنہ رہنے پایا
و قلبہ وار و چاہ وار ہر ایک قسم اراضی نکالا گیا۔ اور کرسانون کی آسودگی و زمینات
کی موجودہ حیثیت پر بھی بخوبی خیال کیا گیا۔
بلحاظ صورت مختلف قسم زمینات ضلع کے پختہ جمع اگر لگا دیے جاتے۔ موثر ہوتے۔ ایک
بڑا حصہ ضلع کا دامان جو دریائے سندھ کے غربی طرف ہے۔ اوسکی آبادی کا حصہ (سوائے
علاقہ جات ملحق پہاڑ کے جس مین کالہ پانی آتا ہے) بالی بارسی کوہستان پر ہے۔
اور اس مین بھی اکثر روگردانی رودون سے ایسا ہو جاتا ہے۔ کہ بعض وقت عمدہ زرخیز
علاقہ ویران اور جسطرف رود چلا جاوے عمدہ ہو جاتا ہے۔ ہاجیک کا ملک اوس مین جہان
جہانتک پانی طغیانی دریار سندھ کا چڑھتا ہے۔ بہت سے قسم کی تغیرات ہو جاتی ہین۔
بعض جگہ ناقص زمین عمدہ بعض جگہ زرخیز ویران ریگزار ہو جاتی ہے۔ صرف ایک رقبہ
متصل کا ضلع بر مین ایسا ہے جسمین تغیرات بالکل نہین ہوتی۔
بلحاظ صورت مختلف جناب صاحب مہتمم بندوبست بہادر نے جو رقبہ کہ مستقل تہا۔ اوسپر جمع
مستقل مثل اضلاع پنجاب اور جو غیر مستقل تہا۔ اوسپر دو قاعدے پر جمع مقرر کرے۔ غیر مستقل

و رقبہ جسمین دریا سندھ کے باعث تغیرات ہوتے ہین - صرف پرتہ جنس ارقی ایکہ مقرر کیا
جسکی موجب زمین کاشت شدہ پیمائش ہوکر بقدر کاشت جمع وصول ہوا کریگی - داماں
مین استثنائی علاقہ جات ملحق پہاڑ یا اون زمینات کی جسمین غیر مستقل جمع رکہنے سے بسبب
ناقص زمینات کی خرچ بہت جاتا تہا - ایک جمع تجویز کرکے چہارم اوسکا مستقل مقرر کیا
باقی ۳/۴ کی بہلات کا رقبہ پرکے جنسوار پرتہ شامل رقبہ چاہ زیر طغیانی دریائے سندہ
الا داماں مین علاقہ گنڈاپور کے اندر جسمین ملکیت کے پیچیدہ ہونے کے باعث جمع ایک فریق
کے نام مقرر کرنے سے علاقہ مین فساد کیصورت دائمی برپا ہوتی تہی - تمام تحصیل رہا -
تہل کے جمع پختہ لگائی گئی ہے - جس جس قدر رقبہ جس جس قسم جمع کے متعلق ہے اور
پرتہ وغیرہ اوسکا دیکہنے نقشہ (ای) سے معلوم ہوسکتا ہے -

ضمن ۲ - از قتینہ الف ضلع اسمعیل خان

ضمن ۳

نقشہ دال رجنبوار ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان

ضمن (۴) نقشہ (ب)

ضمن ہا نقشہ داری تجویز ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

حصہ دوئم

در باب حالات علاقہ غیر ملحقہ بسرحد ضلع

دفعہ اول ذکر کوہستان فدہ غربی سرحد ضلع - وہاں کی مغربی پہاڑوں کا سلسلہ ایک حد سے شرقی حد کنارہ دریای سندھ سے شروع ہو کر سرحد تک چلا گیا ہی - ان پہاڑوں میں سب سے بلند اور اونچی کوہ قیسی کی چوٹی ہی - اسکی شرقی و مغربی پہاڑوں کی چوٹیان علیحدہ علیحدہ بنا دیکھتی ہیں - یہان صرف ان پہاڑوں کا ذکر کیا جاتا ہی جو اس ضلع کی مغربی سرحد پر کوہ قیسی کی شرقی ذنال سرین دیکھو نقشہ پر [illegible] کوہ قیسی کی شرقی طرف تین پہاڑ قیس ہیں - جنہیں ایک موقعہ پر مختلف ناموں سے موسوم ہیں - اور جو جو نام انکی ہر ایک علاقہ میں ہیں - وہ حسب ذیل

دیگر علاقہ جات ہیں
چھٹی | پیتین شہر | تور شیر | تور شر
سرگی سراغر | زام کمر | زام کمر

اور زام کمر کا پہاڑ غربی سرحد ضلع پر واقع ہے چین شہر زام کمر کی غربی طرف اور تور شیر سیفی شہر سے غربی یا قرار واقع ہی - یہہ پہاڑ جس طرح سر کر میدان ضلع سے پکڑتے جاتے ہیں - بلندی انکی ایک دوسری سی زیادہ ہوتی جاتی ہی - اور درمیان میں بہت سی پہاڑیاں ایک دوسری سی جدا ہو کر آپس میں ملتی ہیں - اسلئی ساکنان کو زراعت کیواسطی سوا کی بعض چھوٹے چھوٹے قطعات کی جنکی نشان نقشہ میں کئی گئی ہیں - کوئی سرا سطح میدان نہیں ہوم ساکنین علاقہ کی اراضیات جو آباد دیہات رود ون کی کنارہ جو پہاڑوں کی بیچ سی نیا نہیں آتی ہیں - واقعہ ہیں - اور ان اراضیات سی بہت کچھ ہیں - خانہ ساکنین نے اپنی محنت سی بنا یا ہی - پہاڑون میں دستور ہی کہ جس جگہ پر دو کانل ہر لیفیہ ہوتا ہے - وہاں پانی کا راستہ چھوڑ کر باقی کو تین طرف اونچا کر کے گرد اوسکی پتھروں کی مضبوط پشتہ لگا دیتی ہیں - جب بارانی بندی میں آتا ہی - تو اوسمیں مٹی چھوڑ دیتی ہیں - چند مدت تک اسی طرح کرنے سے زمین قابل زراعت ہو جاتی ہی - زام کمر و چین شہر نگی پہاڑ ہیں - نظر کی حد دو دست کیلئے انپر جنگلی درخت نہیں

ضمن اول ذکر کوہ سراغر

پہاڑ سرکاری علاقہ سی بفاصلہ ۱۵ میل تمن تھٹی میں واقعہ ہی - اور شرق اسکی ایک عمدہ میدان پانچ کوس عرض اور بارہ کوس طویل - عمدہ سرد پہاڑ ہے - موسم گرما میں تمام تھٹی اپنی کریان اس میدان میں لگا کر آرام پاتے ہیں عام اتفاق ہے کہ سرسبزی میں یہہ پہاڑ خوند سی اعلیٰ درجہ کا ہی - پانیکا چشمہ اسپر کوئی نہیں - ایک خام تالاب انیوسی کا ہی - جب پانی بارش جمع شدہ اوس کا خشک ہو جاتا ہے - تو کیڈا سے سی دو دو دین تین تین فٹ کھود کر لگا کر پانی حاصل کرتے ہیں - پانی کی قلت خوند کے برابر نہیں نام پہاڑ کا بوجہ عمدہ سرد پہاڑ کے پشتو میں سراغر ہی - لیکن سراغر کو اور غیر پہاڑ کو کہتے ہیں

ضمن دویم ذکر کوہ سروی

یہہ پہاڑ مسعود وزیری میں واقعہ ہے - سراغر سی سراغر زیادہ پڑتی ہے - پانی و گھاس و جنگلی درخت بکثرت ہیں اس پہاڑ پر بھی ایک میدان عمدہ چراگاہ - چونکہ وزیروں کی ملکیت ہے مگر چونکہ گرمی کی موسم میں تمام پہاڑی وزیر اس جگہ اپنی کریان لگا دیتے

ہیں - اسلئے قوم سنگی مالکان کو سوائے نام ملکیت کے کاشت کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا -

دفعہ دہم ذکر پیداوار معدنیات - معدنیات کے اقسام و پیداوار و انکی مواقع جات کا حسب مندرجہ ذیل ہے

نمبر شمار	نام علاقہ جس میں کان ہے	قسم	کس قدر روپیہ کی سالانہ آمدنی ہے	کیفیت
۱	علاقہ ازمری کوہ سیون میں	نمک	عمدہ نمک نہیں ہوتا علاقہ بالا کے لوگ بعد صفائی و سنگ کے پانی کرانے میں ڈال لیتے ہیں -	
۲	موضع پروارہ علاقہ شیرانی و علاقہ قصرانی	تیل	.	قصرانیوں میں پانی کے ملا ہوا نکلتا ہے جلانے کے کام نہیں آتا - اور جو پروارہ شیرانی میں نکلتا ہے وہ جل بھی سکتا ہے - لیکن بسبب زیادہ بدبو کے کوئی نہیں جلاتا - اس تیل کی حاصل کرنیکا یہ قاعدہ ہے - کہ موقعہ کان پر ایک سوراخ دو فٹ کا لگا کر جب وہ پانی سے لبریز ہو جاتا ہے - پھر چار پانچ روز بعد تو اوپر کی پانی کے ساتھ آہستہ آہستہ اوس تیل کو حاصل کرتے جاتے ہیں - ایک پہر میں تقدر ایک سیر کے حاصل ہو جاتا ہے - یہ تیل خارش وغیرہ بیماریاں مویشی کیواسطے فائدہ مند ہے -
۳	علاقہ قصرانی	گندھک	ایضاً	قصرانی لوگ نکال کر بعد صفائی کے قصبات داماں میں فروخت کرتے ہیں
۴	علاقہ وزیری	مٹی	ایضاً	بیوپاری لوگ دیگر بسبب بلا محصول و [illegible] مالکان لاکر قصبات داماں میں فروخت کرتے ہیں - یہ مٹی سر دھونے کے کام آتی ہے - اور رود گنبل کے دہنوں کنارہ پہاڑ میں جلتی ہے اسلئے کان نہیں واقعہ ہوتی
۵	ایضاً	لوہا	[illegible] ہزار کی قریب	علاقہ وزیری میں بلکہ کوہستان کا نرم و مکین لوہا کا پتھر ملتا ہے یہ پتھر وزن دار رنگ سیاہ ہوتا ہے - کاریگران جمع کر کر بھٹی میں دو حصہ کوئلہ و ایک حصہ پتھر ڈالکر تاؤ دینا شروع کرتے ہیں - آگ کے تاؤ سے لوہا الگ ہو جاتا ہے - اس پہلے دفعہ کی لوہا کو کچا لوہا بولتے ہیں پھر دوسری دفعہ بھٹی میں مل بذریعہ تاؤ دور کر کر پختہ بناتے ہیں - اس کان کا لوہا نہایت عمدہ ہے - اور خراسان میں بڑی خواہش سے خرید کر اسلاح بناتے ہیں -
۶	کوہ کالا میں جو کہ [illegible] ایک علاقہ میں	پتھر	.	پٹھان لوگ [illegible] مکان پر ڈالتے ہیں -

پیداوار اجناس و ترکاریان کہ ہر ایک فصل مین تفصیل ذیل ہیں

دفعہ سوم درباب پیداوار اجناس

خریف

ترکاریان

فصل ربیع

اجناس

گندم جو تماکو

باجری کمی چاول مونگ + گاجر مولی کچالو کدو باونگن مونہہ آلو پیاز

سوائی آلو و چاہ کہ باقی ترکاریان قدیم اس ملک کی ہین - الا آلو تین سال ہی اور چاہ ۲ سال بہر سو کپتان میکالی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر

علاقہ مسعود وزیری کانی گرم مین لگوائی ہین آلون کیواسطی زمین موافق نکلی - دن بدن پیداوار ترقی پر ہے - لیکن چاہ کی نسبت

ابہی نتیجہ امتحان نہین ہوا -

دفعہ چہارم درباب پیداوار نباتات و گہاس اور درختان

نباتات کی جہاڑیان ان پہاڑون مین بیشمار ہین

نام و غیرہ اون کے سوائی محققان نباتات دوسر انہین سمجہتا - الا درختان و گہاس جنکی نام ذیل مین لکہی جاتی ہین - پیدا ہوتی ہین -

درختان

گہاس

غیر میوہ دار

میوہ دار

چینہ کہاوی اوربہر گم سہر

خوہن گورکہا بوٹی گوزند کہیو

سرگشا جالو سترزہ شنج اوزما

بترہ سونہ

انخروٹ بادام انار چہیل خرلنجہ بلوسہ

انجیر انگور آلوچہ خنڈی پپٹہ مزری

سنبرینی کو لنڈ آلوچہ

سوگرہ توت سرگنگن

جال بیر کرکنا

درختان مندرجہ سے چہیل خرلنجہ کو بادام } سے گری اچہی ہوتی ہے - مگر سب سے لنتر و خرلنجہ سے

فایق ہے اور پہاڑ سے دامان مین آکر فروخت ہوتی ہے -

دفعہ پنجم ذکر علاقہ ہای پہاڑ -

پہاڑ ملحقہ غربی سرحد ضلع مین ایک ایک قوم ایک ایک علاقہ پر قابض ہے - اور نام ہر ایک علاقہ کا اوس قوم قابضہ کے

نام پر ہے تفصیل علاقہ ہای سرحدی جنکی ساکنین کی ساتہہ نسبت ملحق سرحد یا قریب بسر حد کی دکام سرکاری کو انتظاما

معین معاملات مین اتفاق پڑتا ہے - سہود بہٹنی اذرمہ سیرانی مرخیل لیپ ہری پال بیانی

دوسترانہ سنوشہ جعفر سکون بلوچ نصرانی } ہر ایک علاقہ کی حد دیکہنی نقشہ سے معلوم ہو سکتی ہے -

دفعہ ششم ذکر قصبہ جات کلان واقعہ علاقہ جات سرحد۔ علاقہ ہاے متذکرہ بالا مین عموماً اکثر چھوٹی چھوٹی آبادیان ہین۔ کوئی بڑا قصبہ نہین مگر منجملہ ان آبادیون کے چند نامی و بڑی آبادیون کا حال ذیل مین لکھا جاتا ہے۔

مضمون اول حال آبادی قصبہ کانی گرم۔ یہہ قصبہ بالک علاقہ سرکاری جانب غرب یا شمال ضلع ڈیرہ اسمعیل خان پہاڑ علاقہ محسود وزیرین مین واقع ہے۔ مدت آبادی کی معلوم نہین۔ مسمی کانی گرم اور مرغہ نے بنا قصبہ قایم کری تہی۔ تخمیناً پانچہزار آدمی اقوام مختلف ذیل ہنود ٥٠٠ سید ٢٠٠٠ اور گمر ١٤٠٠ مسعود وزیر تخمیناً کے اس مین بستی ہین۔ آبادی مکانات کے سوائی قوم سادات کے گرد ہے مکانون کی قصبات داران کے موافق ہے۔ باقی تمام موضع عام پتھرون کے بنے ہوئے ہین۔ قصبہ کے غربی سمت خواجہ صاحب کی زیارت ہے اسپر جمعہ کے میلہ ہوتا ہے۔ دو تین سو مرد و عورت بتقریب زیارت جمع ہو جاتے ہین۔ دوسرا میلہ اس قصبہ مین عیدگاہ کا ہوتا ہے۔ صنعت اس قصبہ مین کسی قسم کی نہین ہوتی۔ الا بندوق تلوار چہری جو اس جگہ تیار ہوتے ہین۔ وہ بہ نسبت دیگر جگہون کے پہاڑ مین زیادہ پسند ہین۔ نواح قصبہ کے سرسبز ہے۔ اور باغات کی رونق ہے انار انگور آلوچہ زردالو سیب آڑو تارڑو غروث گلاب بادام آلو کے درخت باغات مین بکثرت ہین۔ انگور کانی گرم کا بہت اچھا ہوتا ہے خصوصاً سیدون کے باغ کا انگور سب سے سابق ہے۔ اس قصبہ مین جس قدر لوگ سوائے قوم سادات کے غیر اقوام کے بستے ہین۔ وزیرون کی رعیت ہین۔ بخصوص اور مردون کے گھر تو وزیرون مین تقسیم شدہ ہین۔ جب کوئی وزیر کانی گرم مین جاتا ہے۔ تو وہ اپنے حصہ کے گھرون سے روٹی کھاتا ہے اندر قصبہ کے سیدون کے مدی یعنی چونکہ مشہور جگہ ہے۔ جو مسافر باہر سے کانی گرم مین جاتا ہے۔ سیدون کی مد مین اوترتا ہے۔ چارپائی۔ درولی مسافر کی خدمت سادات کرتے ہین۔ کانی گرم وہ قصبہ ہے جب سرحد پر حملہ عام حسب

واسطے سرکوبی مفسدوں کے فوج لیے گئے تھے -

ضمن دویم آبادی قصبہ مکین - یہہ قصبہ ٹانک سے غرب بفاصلہ تخمیناً ہ میل علاقہ مسعود وزیرین واقعہ ہے - شہرت
آبادی کی معلوم نہین مکین نام ہاتھ نے اپنے نام پر بنا قصبہ قایم کری - مگر جب وزیر ودانی نے اور مروان کو مغلوب کیا - تو اوسوقت معہ دیگر علاقے کے
اسپر قابض ہوگئے - اب تو بیل خیل جو مسعود وزیرون کی ایک شاخ ہے - اسمین بستی ہے - ساڑہی چار ہزار مرد وعورت کے
تخمیناً اس قصبہ مین آبادی ہے - ہندو اس قصبہ مین بہت تہوڑی ہین - صرف ایک دو دوکانین ہندونکی ہین - نواح
قصبہ چنیال پر قصبا نہین - عمارت مکانات خام پتھرون کی بنی ہوئی ہین - اس قصبہ کے نواح پہاڑ وسنی لوہے کا پتھر نکلتا ہے -

ضمن سوم قصبہ میدان - یہہ قصبہ بھی ٹانک سے علاقہ سرکاری غرب واقعہ ہے - کہتے ہین - کہ جب وزیر اور مروتونکو
بیدخل کرکے اس علاقہ پر قابض ہوئے - تو شمن خیل شاخ مسعود نے بنا قصبہ قایم کرے - نام قصبہ کا رقبہ کے نام پر جو پہلے سے میدان تہا
مشہور ہوا - اس قصبہ مین قریب الیسو گھر کے آبادی ہے - مگر چونکہ اس مین لوہے کی کان ہے - اسلیے
نام اسکا زیادہ تر مشہور ہے -

ضمن چہارم حال آبادی کرم یہہ قصبہ بھی بہت پورانا ہے - کرم اور مرتے اپنے زمانہ مین بنا اس قصبہ کی اپنے
نام پر قایم کری تہی - جب اور مر بیدخل ہوکر وزیرون کا قبضہ ہوا ہے - برابر اسی قوم کے قبضہ مین ہے - تخمیناً دو ہزار
آدمی کے اس قصبہ مین آبادی ہے - اور تین چار دوکانین ہندونکی بھی ہین - بسبب نکلنے لوہا کی اس قصبہ کی زیادہ تر شہرت ہے -

ضمن پنجم - حال آبادی گڈوالے - ٹانک سے غرب بال شمال علاقہ مسعود وزیری مین واقعہ ہے - نام قصبہ کا بسبب اسکے
کہ پہاڑ مین تنگ جگہ پر واقعہ ہے - گڈوالے مشہور ہے - گڈوالے پشتو مین تنگ جگہ کو کہتے ہین تخمیناً ... آدمی کے قصبہ مین آباد ہین بسبب نکلنے لوہا

اسکی شہرت ہے۔ ہندو اس قصبہ مین کوئی نہین ہے۔

ضمن بست و ششم ذکر آبادی قصبہ سینکلی یہہ قصبہ اٹک سے جانب غرب بفاصلہ ۴۰ میل علاقہ مسعود وزیر مین ہے۔ مدت آبادی معلوم نہین۔ نام قصبہ کا بسبب اسکے کہ گرد اگرد ریگ کے شبہ بہت ہین سینکلی مشہور ہے۔ بنیاد اس قصبہ کی اوڑ مر کے ہاتھ سے ہے۔ جب یہہ مسعود وزیر ون سے بیدخل ہوئے تو یہہ قصبہ وزیرون کے قبضہ مین آگیا۔ آباد سے قصبہ کے متفرق ہے۔ دوکان ہندوان کے کوئی نہین تخمیناً دو ہزار مرد عورت کی قصبہ مین آبادی ہے۔

ضمن بست و ہفتم ذکر آبادی دراز دراین علاقہ سرکار سے غرب بفاصلہ ۱۲ میل پہاڑ اندر ٹمن سیرانی مین آباد ہے بہت پورانہ قصبہ ہے کہتے ہین۔ کہ جب داراشاہ بادشاہ ایران واسطے فتح ملک ہندوستان کے آیا۔ تو اوسنے اپنے نام پر بنا قصبہ قایم کری۔ مگر غلط العوام دراز نام مشہور ہوگیا۔ پہلے معلوم نہین کون قوم اسمین بستی تھی۔ مگر مدت دراز سے اب تصیفہ قوم سیرانی کے چلا آتا ہے۔ تخمیناً ایکہزار مرد عورت اس قصبہ مین آبادی ہے۔ اور چہل گہر قوم ہنود کے بہی ہین۔ اس قصبہ کو سنہ ۱۸۵۰ء مین انگلیسین جب صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نے سرکشی قوم شیرانی و ویران کردیا تہا مگر پہر سے انہون نے شرایط سرکار قبول کرکے آباد کرلیا۔ سوائے اس قصبہ کے پرداۃ و کارت مغل دو بر قصبہ تمین شیرانی اس قوم کی ہے۔

ضمن بست و ہشتم ذکر آبادی قصبہ چودہوی اوستر انہ درہ کوہ سے بفاصلہ دو میل پہاڑ مین ٹمن اوستر انہ مین آباد ہے۔ وجہ تسمیہ معلوم نہین بنا اسکی چند پشت باد شاہ درانی کے عہد قوم اوستر انہ سے ہوئی۔ قریب دو ہزار کے مرد عورت کے اس قصبہ مین آبادی ہے۔ اور قریب ۳۰ بیس گہر بنیا کی ہندوان کے بہی اسمین گہر ہین۔ بیوپار اس قصبہ مین اچہا ہوتا ہے۔ منجملہ زمرہ عیرہ کے لوگ اسی جگہہ سے اپنا دیسی مال فروخت کرکے گڑ و غلہ خرید کر لیجاتے ہین۔

دفعہ ہفتم۔ سلسلہ انساب اقوام و نام ملکان وغیرہ

جسقدر قومین علاقہ ہاے مندرجہ بالا مین رہتے ہین۔ اونکی شاخونکی نام ہر ایک شاخ کی ملک و تعداد قوم شمار و حال جیسے بڑی بڑی شاخ کا معلوم ہوسکا ہے سلسلہ شجرہ نسب اونکا ذیل مین لکہا جاتا ہے

دوست محمد
منگل
عبدالرحمان
جوگی
مردان
عمر خان
چمن
صحبت
حیدر
بهرام
نیکی دار

عمر
احمد
نصرت
دریا
غازی
رستی
پیرک
خواجہ
غازی
خورک
احمد کمول
شاہ نواز خان
سمی کمول
سپاہی
حسن
۲ ۵۰ ۱۲ ۲۵ ۴۰ ۳۰ ۵۰ ۳۰ ۲۰ ۱۲ ۳۰ ۱۵ ۲۵ ۵ ۲۸ ۶
اماں
مقام
حیات
ملو
روزی
میانخان
دلدار

قوم بابڑ	قوم میانی	قوم سوہڑہ
بابڑ غورہ زئی ۔ مستو خیل ۔ براہیم خیل منگل زئی ۔ تقر زئی ۔ سرباز زئی ۔ صفر زئی ۔ سین زئی ۔ سکر زئی ۔ مردان زئی ۔ احمد خیل ۔ موسیٰ زئی ۔ یادن زئی	میانی میانی دراصل شاخ ہے شیرانی اسکو استانہ دار اپنی سمجھتے ہیں۔	سوہڑہ
	۲۰۰۰	۲۰۰
		بھاگو خان
	بدیدار	نیکی دار